

دل جاں کو نہا ہوا اگر جاں ہوسم نے لو
نہ ہوگا غدر کچھ ہر گھر اگر جاں ہوسم نے لو۔
رزق رسولؐ

- طریقتہ تعلیم
از یار محمد

پہ معلوم ہو۔ کہ وہ جو رب کو نہیں سمجھتا۔ تو معلوم کو چاہئے۔ کہ اوستی اور حقیقت پر حضرت
 اور حقیقت کی۔ اور نہ یہ چاہی۔ کہ جو رب طلبہ دیں۔ اور گونا گونا جہاں۔ کہ کوئی
 طالب علم بے پیکار نہ ہو۔ تو نہیں نہ ڈراؤ۔ ورنہ ہر سوال میں جگہ نہ دینی چاہئے
 رہے تو یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اگر طالب علم جو رب پر میرے عجیب معلوم ہوا کرتے ہیں۔ لیکن
 حقیقت میں وہ ایسے ہیں جو نہیں ہوتے۔ جب کہ وہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس کی
 کوئی عقل کی پت ہوتی ہے۔ اور یہ اور وقت معلوم ہوا کرتی ہے۔ کہ جس خیال سے طلبہ
 جو رب یہ ہے۔ کہ اس میں خیال کو ہرگز۔ اور حقیقت کی۔ جبکہ طلبہ کو معلوم ہے
 نو یا اعتبار نہ ہوگا۔ وہ برائے اور پھر فی کے ساتھ جو رب نہ دیکھتے۔ اور اگر ان کے
 دل میں جیسے یہ ڈرتا ہے۔ کہ اگر غلط جو رب ہوگی۔ تو کمالی اچھا سنتی ہوگا۔ تو وہ
 جب تک ہر سید۔ جو رب نہیں لکھا ہے۔ اور معلوم کے جاویں نہ ہوگا۔

اچھی جوابوں کے صوف

اچھی جواب دہ صوف ہونی چاہئیں۔ دماغ اور صفا
 حقیقت کسی طالب علم کے جو رب پر غور اور فکر پایا جائے۔ تو معلوم کو چاہئے۔ کہ نہ ہرگز
 روکے دل نہ دے۔ لیکن یہ افسانہ طرہ کی۔ کہ طلبہ سے سوال لکھا جو رب فوراً طلب
 نہ کری۔ اس سے ان کو غور کرنی عادت ہوگی۔ مانا کہ بہت سی صورتیں ایسی ہوتی ہیں
 کہ سوالوں کا جو رب فوراً دیکھتے ہیں۔ لیکن جن سوالوں پر غور و فکر کی ضرورت ہو
 وہ کہ جو رب دینی میں اگر طالب علم جلدی کریں۔ تو ان کو روکنا اور غور کرنی

سوا اولیٰ درت ہزار پنی ہوا لریجہ - اور جب سیر اپاہ مدہ عاود پیدا ہو جاتی ہے - وجوب
 دینی سے پہلی سوجا کر گئے ہیں جس وجوب میں صفائی نہیں - وہ قابل اطمینان نہیں
 طبع کا فاعل ہوتا ہے - کہ خود اپنا وجوب نہیں دیتے - بلکہ خود کا دستور بنا کر خود کو دیتی ہیں
 اور امیہ کرتا ہے - کہ وجوب بت رہ گئی ہے - اور کو معلم خود اپنا کر دیتا ہے - یعنی وجوب بتی جو
 صورت و شکاہ ہونی چاہتی ہے - وہ خود معلم ہی بنا دیتا ہے - اور ہر مدرس وہ اکثر کا مہیا
 ہوا ہو جاتی ہے - لیکن ایسی جہاں کو ہرگز منظور نہ کرنا چاہئے کہ کئی وجوہات کی ہیں جو
 نہ سب معلوم ہوتا ہے - کہ وجوب طبع دیں - ان کو انہیں کو صحت منہ اور خود اپنا
 کھینچا ہوا ہے - خواہ وہ وجوب کبھی لفظ نہ ہوں - جیسا کہ چوٹی چوٹی جماعت عین
 رکن ہوا کرتا ہے - خواہ وجوب سیر پیر سے بہت فرقہ اور غبارت ہو - جب کہ اعلیٰ درجہ
 کی جماعت میں اکثر ہوا کرتا ہے - بنا اس طرح اگر انہیں برابر مشق کرانی جائیگی -
 تو طبع کو مجبور اپنی خیالات جن جن طریقہ سمجھنے پڑ گئے ہیں اس کے علاوہ انہیں پانچ
 سلاست اور روانی آجائے گی - اور معلم کو ان کے مہولت پر آگئی ہو جائے گی - اور اگر کاتب
 یہ ہوگا - کہ ان کی تعلیم زیادہ با وقار اور پُر اثر ہوگی

جوابوں کا تصفیہ

سکو و نیز ایک ہی طریقہ جاری ہے - کہ اگر طبع کی وجوب اور خام طرز عبادت مختلف
 ہیں - جو معلم چاہتا ہے - تو مع دو کتبہ منظور کرتا ہے - معلم کو تو درست آسانی ہو جائے
 ہے - لیکن طبع کا حق سیر معنی نہیں - کہ خود کہ طبع ایک ہی برابر اور ایک ہی رکن ہوا

ہر ایک طرح علیحدہ ہوتا ہے ۔۔۔ اور جو طرح تھی کہ ذہن سر علی بنی ہے ۔۔۔ دراصل وہ یہاں کرتا
 ہے ۔۔۔ جو مجمع طبعہ قدرت کو اور وہ نہ طور پر ظاہر نہیں ہو رہا تھا ۔۔۔ کہہ رہا تھا ۔۔۔ وہ تو کئی
 عقل اور ضمیر کو اٹھانے نہیں دیتا ۔۔۔ کہہ سکتا کرتا ہے ۔۔۔

بعض مجمع ہر کہ برعکس غلطی کرتے ہیں ۔۔۔ پہنچا ۔۔۔ یعنی جو حربہ طبعہ دیتی ہیں ۔۔۔ اور کبھی تو
 مستقیم لگاتے ہیں ۔۔۔ اور نہ کتنے جنسی کرتے ہیں ۔۔۔ کہہ ڈھیلی ڈھالے اور مجبوراً ڈھالتے
 سبک منظور کرتے ہیں ۔۔۔ اور جو حربہ بر غلط اور بچہ دونوں ہوتی ہیں ۔۔۔ اور کو یہ کہہ سکتے
 ہیں ۔۔۔ کہ ان کی ہے ۔۔۔ اور جو ٹیپا نہیں کھینچتے ۔۔۔ اور کبھی جو مستقیم لگاتے ہیں ۔۔۔
 وہ انہوں نے بنی ہوئے ہیں ۔۔۔ یہ وہ تو طرز ایسی ہیں ۔۔۔ کہ وہ نہیں جو ان کے قصص پر کیا
 ڈھالتے بالکل نہیں پایا جاتا ۔۔۔ جو حق تعالیٰ کا ایک جزو اعظم ہے ۔۔۔

اگر محنت کی خاطر طبعہ جو بوں کو دیکھنا چاہے ۔۔۔ تو بعض بالکل صحیح ہوتے ہیں ۔۔۔ اور
 بعض تو بڑی بہت غلط ہوتے ہیں ۔۔۔ اور بعض بالکل غلط + اور بعض جو ان کے
 ساتھ نہیں کوئی زیادہ غور کیا جاتا ہے ۔۔۔ اور کوئی کہ ۔۔۔ مجمع کو چاہئے ۔۔۔ کہ طبعہ کے جو ان کے
 منہ پر نہیں وہ ان کے خیال کی ۔۔۔ ایک ہی ہوتی ہے ۔۔۔ کہ سمندر صحیح ہیں ۔۔۔ وہ تو
 کہ کہ طبعہ علم نے سمندر غور کیا ہے ۔۔۔ اور جو حربہ دیتی قدرت اور کہ ذہن میں
 کیا عبادت ہے ۔۔۔ اگر جو حربہ کچھ ہی دیت ہے ۔۔۔ تو مجمع کو چاہئے ۔۔۔ کہ اور کو بالکل
 نا منظور ہے ۔۔۔ مانا کہ اور کبھی صحیح بات بہت توڑی ہے ۔۔۔ اور انہیں صحیح بات کو
 جو کہ لگا لگا نہیں ہے ۔۔۔ لیکن جہت اور جو حربہ کو نا منظور ہے ۔۔۔ تو ان کے ساتھ ہی
 جو حربہ دیتی ہے طبعہ کو تا دم ۔۔۔ کہ جو حربہ سمندر صحیح ہے ۔۔۔ اور میں خود نہیں

[illegible]

بہ نہایت خرد پزیر۔ کہ طبع جو غلطیاں کرے۔ اور کسی اصلاح نہ ملے۔ اور نہ کسی تدریس نہ ملے۔
 تعلیم کو پختہ معلوم کو بڑی وقت و ہمت میں ہوتی ہے۔ کہ طبع کی احتیاجات کو مرقع قیام کا
 ڈھنگ اختیار کرے۔ لیکن چھری بہت سی محنت والگاں جاتی ہے۔ اور جس قدر
 پس پڑتا تو بڑی زحمت ہوتی ہے۔ معلوم کو معلوم ہو جائے۔ کہ اس کے طبع کی اصلاح کو نہیں
 سمجھتا۔ اور اگر جھڑکونی بات پوچھ لگائی جائے۔ کہ غلطیاں ایسی ہیں۔ کہ انہیں نہ کسی کے
 چھوڑ کر انہیں نہیں۔ اور کسی اصلاح میں جتنی محنت اور کھانا۔ اور کس قدر
 بھی ضائع نہ جائے۔ کہ نہ کوئی کہ جو مفقود ہے۔ وہ بقدر ممکن ضروری ہے۔
 دوسری غلطی کہ زبانی طالب علم کی طبیعت کا ایسا حال ہوتا ہے۔ کہ بہت دراز تک اور کتنا
 اور باور رکھنے کی امید ہوتی ہے۔

عموماً جو اصلاح کی جاتی ہے۔ وہ بہت کم فوٹ جاتی ہے۔ معلوم کو بہت اتنی پرکتفا کرنا
 چاہئے۔ کہ جو اصلاح کرے۔ اور کو خود ایک فوٹ ہے۔ یا دوسرے طالب علم کے کچھ دے
 بلکہ جس طالب علم نے یہ غلطی کی ہے۔ جب تک دوسرے کو جوئی معلوم نہ ہو جائے۔ کہ یہی
 غلطی کیا تھی۔ اور کو دوسری اصلاح نہیں ملے۔ اور اس کے یہ خرد پزیر۔ کہ اگر ایک غلطی
 کو خوب واضح طور پر پکڑ لیا جائے۔ اور جو اصلاح کی جائے۔ خود معلوم فوٹ ہے۔ خود طالب علم
 سے کرے۔ جتنی بار مناسب ہو۔ غلطی کہ زبانی طالب علم کے کچھ دے۔ علیٰ طور پر دیکھا
 جائے۔ تو غلطی بہت سی عادت یا طبیعت کے میدان کے باعث ہوا کرتی ہے۔ ہر بار
 اصلاح کا کچھ نہ کچھ ملے۔ اور غلطی ایسی طرح نہ سمجھائی جائے۔ کہ یہ اس کا

جزا - پر ہی اپنے وار کو پاؤ رکھنا چاہئے - کہ جو غلطی طلب علم نہ کی - مختصر
 کہ اگر وہی ہی صورت پیش آئی - تو اور طلبہ ہی وہی غلطی کریں - غیر معلم کا فرض ہے
 کہ اصلاح و اصلاح دے - کہ صرف غلطی کر رہے ہی طلب علم کو ہی نہیں - بکد اور اصلاح
 کو ہی غائب و غائب اس بات کو ہی یاد رکھ - کہ عجب کہ وہ چار طلبہ تو دوسرا اصلاح
 دہرائی - اور اگر نہ سب سمجھ - تو مہارتی بنطور پر کئی طلبہ سے کہہ دے نہ
 اور معلم غلطی کی اصلاح نہیں ہے طریقہ پر نہ رکھا - تو بہت سہولت فائدہ ہوگا -
 اور طلبہ سر نہ راہی بیسیلیگی - میرا اس مدرسہ میں جتنی احتیاط کرتے - ہر تری
 ہے - اور اصلاح کر رہے ہو غرض - اس طلبہ کو فائدہ ہوئے - تو اصلاح و اچھی طرح رہی جائے

صحت بدلیانی کا ملکہ

قیام کی وقت معلم کی طرز حکام کو صرف متبع نگاہ رہی پر نہ سمجھا جائے - بکد وہ طلبہ نہ ہی آج
 نوز ہوتا ہے - دوسری نقد سے ان کی قوت حکم پر بڑا اثر ہوتا ہے - یہ دو نوبتیں
 بہرہ روزی ہیں - مختصر ہے - کہ دوسری کا مہیا کی نسبت کم ہو سکی طرز حکام پر
 منفرد ہے نہ

معلم کا طرز حکام پر دو وصف ہونا چاہیے - وہ صحت بدلیانی نہ مہارت ہی طلبہ نہ رہتا تو
 کی صورت دینی حکام کو رہتی کی تابعدار - منفرد یہ وصف ہونے چاہیے نہ
 وہ معلم کا تلفظ درست ہونا چاہیے - نہ صرف خوشنوازی کی قوت - جبکہ وہ طلبہ کو
 صحیح تلفظ سکھا رہا ہو - بکد کل سبق نہیں یاد دے - کہ طلبہ کا تلفظ کی اصلاح نہ ہوت

۲۱ معلم کی گفتگو صرف دماغ کے دوسے ہی ورثہ سے ہوتی ہے۔ لیکن طلبہ اگر غور نہ کر سکیں
درست ہونہ نہیں سیکھا کرتے۔ کہہ نفیہ

۲۲ علامہ ہی درست ہو۔ یعنی عرصہ اندر کی گفتگو اور بال بال کے پرہیزگار۔ اس بار
میں معلم جو غلطی کیا کرتے ہیں۔ اور کی وجہ یہ ہے۔ کہ اور کثرت میں جو بات پیش ہوئی ہو
۳۔ کہ ہر طرح کے خوبصورت صورت میں جاتی ہے۔ اگر یہ ہی خیال کیا جائے
کہ زبان زندہ ہوتی ہو کرتی ہے۔ ہر ہی پرہیزگار ہی نہیں۔ لیکن کثرت ہی غلطی
طلبہ ذہن میں شائع ہو جائیگی۔ وہ اس کی عادت ہو جائیگی۔ اور اس کے ذہن سے
اور زبان ناگفتگو ہو جائیگی۔ معلم کو چاہیے۔ کہ اولیٰ یہ کثرت سے۔ کہ اس کے
علامہ ترقی کر کے درست ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔
چونکہ طلبہ کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کی کاپی کا ایک ٹراڈ ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔
حاصل ہو۔ لیکن اگر کوئی صورت ہو کرتی ہے۔ کہ ایک ہی مضمون کو کئی طرح بیان کرے
تاکہ مختلف وقت کے طلبہ اور کلاس سمجھ جائیں۔ اور اس کا مطلب سب ذہن نشین ہو جائے
طلبہ کی توجہ اس وقت قائم رہتی ہے۔ اور وہ اس مضمون کو اس وقت سمجھتے ہیں۔ کہ اس کی
طبیعت معلم کو چاہیے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔
روانی ہونی چاہیے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔
طلبہ کی توجہ اور شوق قائم رہے۔

لیکن یہ احتیاط اس کے درخت سے ہے۔ کہ نفع طلبہ ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔

یہی طبیعت دین ہی ایک روت ہے۔ اور جو اسکا اثر ایک طرح ہوا
 ہے۔ معلم کی ہی از رو ہوتی ہے۔ کہ چنانکہ ہو سکے۔ ہر ایک پت کو خوب مت اور واضح
 طور پر بیان کرے۔ لیکن جو امور کا ادنیٰ خیال رکھنا چاہئے۔ اول تو گفتار نہیں۔ اگر
 ممکن ہو۔ تو مناسب نہیں۔ کہ بہت کو بے فزوت و برقد بیان کیا جائے۔ کہ اور کی
 جڑ سے بنیاد تک پہنچ جائے۔ بچہ کو نہ تو کسی فزوت ہوتی ہے۔ اور نہ وہ چاہتا ہے۔
 کہ اور کی طبیعت پر بالکل نور نہ ڈالا جائے۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ بچہ
 خود اپنی طبیعت کے ذریعے کمال لیتا ہے۔ اور اس کے بڑا خوش ہوتا ہے۔ دوسری
 یاد ہے۔ ایک خاص درجہ تک مدرک کا بیان وضاحت کا کام دیتا ہے۔ دوسرے بڑھکر
 وضاحت کے بجائے الجھاؤ پیدا کرتا ہے۔ جب دوسرے بڑے بیان کرتا رہتا ہے۔ اور ہر ایک
 بات کوئی طرح پہنچاتا ہے۔ تو وہ ایک طرح پر ہی طبیعت کی کچھ سر نہیں آتی۔ پس
 معلم کو اپنی دلیریاں ہی تصفیہ کر لینا چاہئے۔ کہ کوئی بات تیری چاہیے۔ اور طبع
 طور پر ہی موثر رہے۔ کہ ہر ایک معنوں کو مستحق بیان کرنا ضرور ہے۔
 یہ ممکن ہے۔ کہ معلم ایک بات کو کتنا ہی واضح طور پر بیان کر دے۔ مگر طبیعت پر طبی
 نہ سمجھ سکیں۔ کہ وہ علاج نہیں۔ کہ اسکو بار بار بیان کیا جائے۔ بلکہ ایسی موقوفہ
 پر صبر اختیار کرنا چاہئے۔ تاکہ خود طبیعت دوسرے پر غور کر سکے۔ اور سوچیں۔ کہ ہر مہلت
 کے بعد پھر اسکو بیان کرنا چاہئے نہ

طبیعت کی پختگی ایک طبعی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ معلم کا پانچ ٹھیک ٹھیک اور صحیح
 ہنس ہوتا۔ جبروت

اور جو صوبہ اپنا کرتا ہے۔ تاکہ اور کسی کے بیان کی ترمیم اور اصلاح ہو جائے۔ مقرر
 کہ معلم نے دوسری بار وہ بات اچھی طرح بیان کر لی۔ پھر ہی اوس کے بعد غرض کہ
 اپنا اصلاح شدہ بیان کا اثر نہیں ہوتا۔ معلم کو چاہئے کہ جو کچھ وہ بتانا چاہتا
 وہ ٹھیک ٹھیک اور پورا پورا بیان کرے۔ شکر کم نہ زیادہ۔ وسطیٰ وہ اپنی
 بات کو بار بار بیان کر لینی وقت سے بچ جائے گا۔


معلم کی زبان یا طرزِ کلام مناسب ہو :

بچوں کی تعلیم میں طرزِ کلام بڑا جاتی ہے۔ اوس کے فوہ میں جو کچھ نکلتا ہے۔ جس کے
 پس منہم کے مضمون پر غور کیا جائے۔ بچے کو زندانی وسطیٰ حاصل کرتے ہیں۔ کہ جو
 دیکھنا اور دیکھنا سیکھنا سیکھنا ہیں۔ اور ان کی نسبت اپنا منہم دیکھنا ہیں۔ اور جو کچھ
 سامنے صرف الفاظ ہی الفاظ اور غیر مرئی چیز دیکھنا ذکر کیا جائے۔ تو زبان زانی
 کبھی حاصل نہیں کی۔ پس معلم کا بیان طلبہ کی سمجھ میں اور سہولت آئے گا۔ کہ مضمون
 اور کبھی سہولت کے مطابق ہو۔ اور جب ہم یہ بیان کر گئے۔ کہ معلم کی زبان اور کلام
 کیسی ہونی چاہئے۔ تو ہم یہ فرض کر لیں گے۔ کہ مضمون طلبہ کی سہولت کے مطابق
 منتخب کیا گیا ہے۔ اس کو غیر متعلقہ بیان کیا جائیگا۔ وہ کچھ کچھ کے ہونگے
 جو دوسرے کو غیر جاری ہے۔ کہ دوسرے کو موافق خیال کیا جائے۔ زبان اور کلام کی
 دوسری خاصیت یہ ہے۔ کہ یہ زبان کو الفاظ کے مطابق سے حاصل نہیں کیا کرتا
 بلکہ الفاظ کا عام زبان کی کیفیت سے حاصل کیا کرتا ہے۔ یعنی زبان کو مستعمل

کہ کوئی ایسا لفظ نہ ملے لفظ چاکر۔ جو پہلے نہ پہنچا ہو۔ اول تو یہ امر بکس
 نامکمل ہے۔ اور اگر ممکن ہی ہو۔ تو زبان کے خاصہ غیر سیدہ عظیم ہو جاتا ہے۔ لفظ
 کا استعمال بھی سیدہ سیدہ اس طرح نہیں کرتے ہیں۔ لفظ کو ایسی معنوں کی نسبت مستعمل
 ہیں۔ جو ان کی رشتہ کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور ایسی ربط و تعلق ہوتے ہیں۔
 جسکو ہم کہتے ہیں۔ (ان معنوں کو خواص کہہ سکتے ہیں۔ لفظ کا مقام اس
 معنی پر گت ہے۔ اور چھوٹے معنوں کو لفظ سے منسوب نہ کرتے ہیں۔ کہ کوئی زبان

کہ لفظ پر ایسی کامل قدرت جو اگر کچھ کچھ اور نہیں ہے۔ لیکن استعمال کی ضرورت ہے
 جو اگر کوئی طرح خاصہ نہیں ہوتی۔ کہ طبع خود ہی سوچ کر دیتے ہیں کہ نسبت
 نتیجہ لفظ پر نہیں ہے۔ بلکہ کوئی نیا لفظ کا معنی نہ لانا چاہئے۔ بالکل بنیاد پر نہیں
 ان کے فعل کا قول ہے۔ کہ ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ قطعاً یہی اور شے کے بنا کر توڑنا
 کہ ایسا دل کہا جائے۔ کہ اور معنی صرف وہ لفظ ہی ہے۔ یا دوسرے معنی وہی لفظ
 اور یہ کہ شے خود ہی کے معنی کوئی اور ہو کر رہے۔ کہ جس زبان کا گوشت اور گوشت
 کی کیفیت فوت کے وقت پہنی سے خاصہ نہیں ہوتی۔ اور لفظ کی تلفظ
 اور حدود یا اور نہیں۔ بلکہ اس طرح۔ جبکہ ان الفاظ طرح طرح کے حقیقی تلفظ
 ہیں طبع کے ذہن کے سامنے نہیں ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کو اپنے خود سے جدا وغیرہ کا جان
 سکتے ہیں۔ تو ان کے ذہن میں یہ معنی طرح طرح کے عمل ہو رہے ہیں۔ اور
 یہ عمل روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ گو وہ الفاظ بکس کے ہیں کہ نہیں آتے۔

بعض معنیوں میں ڈرا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ لفظ اس معنی کی ان الفاظ سے ملتا
 نہ آتا ہے۔ جس معنی سے لفظ نہ سمجھیں۔ یا غلط سمجھیں۔ کہنے والے کو بھی سمجھیں
 کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ اور اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 یہ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 چونکہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 اور اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 غیر اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 لفظ کے باعث اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 یہ۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 فوہ کی ترتیب میں یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 یہ۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 یہ۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔
 کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔ کہ اس کے یہ لفظ نہیں۔

مجرای پر کرنا ہے - قطع نہ - یا تھکنا کا چاہو - دو کھیں بڑی بڑے الفاظ
 در ایسی الفاظ جو کام میرا کرتے ہیں - جی جی بے لطف و مغل کر سنی جا سیں -
 مشکل الفاظ اور بڑی لفظ بڑے سہارے (کوئی بڑی خوشی سے اور اس کی
 سمجھتا ہے) - سمجھنا نہ چاہی - جس قدر اہل خیرات سے پرہیز کرنا چاہی -
 جسکی سہارے جوئی طبیعت کا خلق نہیں ہوتا - یا دیگر خوشی سے پرہیز کرنا چاہی -
 جو مشکل اور صاف صاف ہو 

ایک صاحب جو فن تعلیم میرا بڑی مدرس ہے - ہر بچے میں وہ
 فراموشی میں - کہ زبان کچھ سہیں کر سکی کو شرم نہ کرے - اور بہت خود سال ہوں
 تو ہمیشہ دیر نہ کوتاہ جاتے ہیں - اور پسند کرتے ہیں - زبان کو آسان کر سکی
 عورت ہی نہیں - بچہ کوئی زبان کو بوجی سمجھ جاتے ہیں - اور معقول
 دیکھ رہا دیکھ اندر - اور اور کی سمجھتا ہو مرض چاہی جائے +
 کوئی کو مشہور - کہ کیا بچہ زبان کو سمجھتا ہیں - یا نہیں - تو ہر بچہ کو
 فہم دینا چاہی رہے - جو کتا سنی جو کتا سنی چاہی کہ نہ
 ایک کتا کتا کرے - کہ نیچے مازیر خود کتا دیکھا - وہ دیکھتا ہے
 اور اور گشت کرنا چاہتا ہے - اور کو زمین پر گوشت کا ایک بڑا
 چوبہ نظر آئے - فوراً دنگوں میں پڑ کر جھٹ لے جائے - اور ایک کتا
 در کتا کتا سے غائب ہو گیا - اور پر دیکھا ہی نہ دیا -

کہی جادیں۔ لیکن کل کہانی کا مطلب دیکھو وہیں میں بالکل صحیح دیکھو۔ وہ
 یہ ہے۔ درمختص آواز ہے۔ اور اسکی وقت ایسی ہیں۔ کہ بہت چونا چہ
 ہی شوق سے سنی گئی۔ ہر ایک نے لفظ و سطح، آواز کو ٹپا کر۔ کہ اسکی سنی
 شوق سے سنی جاتے ہیں۔ یہی طریقہ ہے۔ جس کے ذریعہ طبع و زبان کو حرکت ملتی
 ہے۔ وہ الفاظ کو سنی تو لکھیں گے تو دیکھیں گے۔ کہ وہ ان فوٹو کے تعلق
 سے لکھتی ہیں۔ جنہاں الفاظ کو سنتے ہیں۔ اور ایک عورت کی مشق کہ لکھ کر
 میں جو ان کو نہایت بہت حد تک پہنچاتی ہے۔ یہ پہلی ہے۔ کہ وہ فوٹو و غلطیاں
 کر دیتے ہیں۔ مگر اسے نہیں ۴

اور یہ کہ جان سے منع پر فہم کر دیا۔ کہ جی جنت میں لکھ کر فوٹو کے ان کا
 بد و نیر۔ اور سب کے تعلق کا یہ ہے۔ کہ ان کا فہم ہے۔ کہ ان کے فوٹو چوکی
 فہم کے اندر ہے۔ اور ان کی ترتیب طبع کی اسکا وہ کہ فہم ہے۔ کہ وہ فوٹو نہیں کہ
 نے لکھ کر ان کا فہم ہے کہ کبھی کبھی سنی اپنی طرز و کلام کو چو کر اور۔ کہ ان کو کل فوٹو کا مطلب
 سمجھ جائیگی خاموشی کا کہ سنی ہی اسکی سچ ہے آجائے۔ جو خیال کی لفظ سے
 ظاہر ہو رہی ہے۔ گو یہ وہ اور فوٹو سنی رہتی ہیں۔ اور خیال کو اور علامت اور فوٹو
 اور یہ فوٹو رہتی ہیں۔ لیکن یہ اسکی یہ ہی بد و نیر ہے۔ کہ وہ خاموشی کا
 ایسا نہیں۔ جسکی فہم فوٹو ہے۔ اور ان کی فوٹو ہے درگزر کر۔ اور ان کو فوٹو
 کر دی۔ اور سمجھ دیا۔ کہ اسکی فوٹو کی طرز و کلام اور رابطہ
 فہم ہے۔ کہ وہ ان الفاظ کے سنی سنی ہے طبع و عجب طبع کی غلطیاں لکھتے۔

سے بہتر جاننا کرتی۔ جو کئی فنون کی آسان ترتیب اور ربط سے جاری کرتی ہیں۔ یہ
 غلط فہمی جو جاری ہے۔ کہ کسی لفظ کو استعمالی کرنا چاہیے۔ جب تک وہ پس منظر
 میں چھپا ہو۔ مثلاً بزرگی وہ یہ ہے۔ کہ ابتدا میں زبان کی تعلیم کی وقت زبان کا فوری
 پہچان کی فہمی فنون کی تعلیم سے جو غرض ہو اگرتی ہے۔ اور اس کو صحیح غلط سمجھ کر ہی ہوتے
 ہیں۔ بچہ اولیٰ لفظ کے فہم میں رہتا ہے۔ بعد میں اس کو فہم میں لفظ کا فہم
 پہنچاتا ہے۔ اس سے پہلے ہی ہے۔ کہ اس کو ان الفاظ میں فہم دے دیتے ہیں۔
 اور خیانت کی تصدیق پہلی ہو جاتی ہے۔ جو ان الفاظ سے ظاہر ہوتے ہیں
 بچہ کی عقلی تعلیم کا یہ مفید اور ضروری جزو ہے۔ کہ اس کو اس کی غرض پہنچا کر دیتی ہے
 کہ بچہ کی قوت متاثر ہو کر پہنچے۔ اور متنبی غرض تک وہ سہل میں رہے۔ اس اور
 کو یہ نظر رکھنا چاہئے۔ کہ اس کو اس کے مختلف ہی۔ جبکہ اس کو
 کمری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس کو جو سے سطح خطاب پہنچا کر۔ اس کی
 زبان دہانی کی قوت پہنچائی کو دیکھئے۔ اور اس کے معمولات بڑھتے ہیں بنا

اچھا لکھ لکھ

اچھا لکھ لکھ دو وصف ہوتے ہیں۔ اول صفائی۔ دوم ترتیب اور
 صفائی۔ یہ وصف بڑے کام کا ہے۔ اولیٰ لکھ لکھ دو وصف بڑے کام کا ہے۔
 اختیار کرتی ہیں۔ اور اس کا وہ ہر سہل لکھ لکھ لکھ ہے۔ اس کے لئے یہ خیال
 کیا کرتے ہیں۔ کہ اس کے صفائی کا خیال عبادت خوان کی قوت رکھنا چاہئے۔ کہ اس کو

یہ خیال غلط ہے۔ بچہ لٹ لٹ لہجہ کا اچھا نمونہ اور اس کی عادت پر منحصر ہے۔ جس قسم
 کی طرز اور آواز سنتا رہے گا۔ وہ اس کے موافق اور اس کی عادت ہوگی۔ مثلاً بچہ اگر
 فریاد میں اپنی کیفیت نہیں ہوتی۔ بلکہ دوسرے پر عکس کرتا ہے۔ بچہ جو صفا کی گئی
 ستہ بچہ نا صفا کی گئی ستہ بچہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بچہ اگر بچہ کی نسبت بولنے
 کی مشق زیادہ کرے گی۔ بچہ اگر دوسرے کی دوزخہ کی گفتگو سنا ہوگی۔ تو طبیعت
 بڑھتی اور بولنے کی طرز گفتگو بھی سنا ہوگی یا نہ

دوسری۔ دوسرے لٹ لٹ لہجہ صفا کی ہو گیا سبب جنہیں کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ دوسری
 دیکھنے کی صحت۔ تصفیہ۔ حکومت کی ڈوبائی جاتی ہے۔ جو کہ معلم کی زبان سے
 لگتا ہے۔ وہ طبع کے دوسرے بولنے کی نقش ہو جاتا ہے یا نہ

آواز مناسب۔ اگر دوسرے دستہ آواز ہی بولے گا۔ تو یہ نقص تو
 ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اصل طبع اور اس کی گفتگو نہ سمجھ سکیں گے۔ اور ہمیں شک
 نہیں۔ کہ طبع ہی اور اس کے نمونہ پر چلیں گے۔ بچہ یہ بولے گا۔ کہ قہقہہ کا بہت سا
 حصہ اصل عبارت کے نزدیک بھاڑا ہو جائیگا۔ اگر کسی عبارت طبع آواز سے آواز
 بولیں گے۔ تو دوسرے لٹ لٹ لہجہ اور طرز گفتگو میں کوئی سقم ہے۔ ہر طرف سے
 دوسرے دوسرے کی آواز سے بولے گا۔ تو دوسرے تمام سکول میں جہاں بہت سی
 ہی عین ایک ہی وقت میں قہقہہ ہوتی ہیں۔ شور و غل بڑا ہو جائیگا یا نہ
 چونکہ آواز نکلنے کا نہ ہوتا ہے۔ رشتہ کا نہ ہوتا ہے۔ طرز کو سمجھنا اور سمجھنا

یہ سب باتیں اس کے موافق ہوتی ہیں۔ جو وہ سمجھتا ہے اور اس کی عادت پر منحصر ہے۔

مدد نہ کرے عبودیت کا رشتہ جو کچھ ہوتا ہے۔ خون ہمیں جانتا ہے۔ دوستی سبب ہی
 قصہ کی دلچسپ ہو جاتا ہے۔ بیان سیرکب رنگ ہو جاتا ہے۔ حکم میں کیا راز
 آجاتا ہے۔ غرض نتیجہ کے ذہن نشین ہو غیر بڑا دماغی ہے۔ ہجو کی طبیعت پر
 رشتہ اثر بہت ہوتا ہے۔ مہر لایع ہے۔ کو رچی دودھ کے اصول بیان کرتی جائیں بنا
 دیا، اچھی دیکھ کی بنیاد خوش فرائی ہے۔ ہر غلطیوں پر ہوتا ہے۔ کہ مسلم تعلیم کو قوت
 ہر وقت رہتا نہ رہی۔ اور شہر اور کمال طلبہ کے ساتھ تامل سے برتر۔ ان صفات کے
 باعث طلبہ مسلم پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ اپنی کام سے عینہ خوش رہتی ہیں۔ کام کو
 اچھی طرح سے کرکشی خود شہر کے دل میں خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ طلبہ اس عادت
 کے پیدا ہو جائیں یہ سمجھا جاتے ہیں۔ کہ مسلم کی تعلیم عوز سود مند ہوگی۔ اگر کسی کے
 برصفت مسلم کا مزاج چڑھا۔ شہر میں اور رزق پہنچا ہے۔ تو طلبہ کا مزاج بھی
 ایسا ہی ہو جائیگا۔ اور مسلم کا طریقہ دیکھا بھٹکا ہو۔ سہ روزی اور کی مزاج میں
 ہو۔ تو طلبہ دشمن کو ہنس دل شکنہ ہو جاتا ہے۔ اگر معلم تہذیب ہے۔ تو طلبہ
 کے دل میں اور کی طرف سے عینہ خوف رہیگا۔ اور جو بات بالکل دوسری سمتوں
 کے لئے نہ ہوگی۔ اور کو ہی نہ کر سکیں گے۔ اور نہ کہ سکیر گے۔ عینہ دودھ کے
 پر مبنی ہیں۔ کہ طلبہ اپنی کام پر آمادہ ہیں۔ جس مسلم کے دودھ میں اور پر کی
 طرز پر باہر پائی جائیں۔ دوسرے دودھ کو دستہ بردار خیال کرنا چاہئے۔ جہاں تک

دہلی تہذیبی تعلیم موثر اور نشت ہوئی۔ کہ اگر کوئی اپنی حیثیت پر فخر اور اطمینان ہو۔ اور
 اگر کمالیہ علم کا ذخیرہ بند ہو۔ کہ وہ کچھ چاہے۔ بہت موجود ہو۔ جس شخص کو اپنی خودی
 اعتنا نہیں۔ تو وہ کچھ اسبندی چاہے۔ کہ وہ اس پر اعتنا کریں۔ بہت آ
 چہ فرجیہ تہذیبی تعلیم کی نگاہ یا کمالیہ سے بالکل ہی الگ ہیں۔ انہی نے وہ کچھ
 وہ بھی اطمینان ہوتا ہے۔ جبکہ حاکمیت میں ہے۔ یعنی وہ اطمینان جس کا ذوق
 معلوم ہے کہ وہ کچھ تعلیم کی نگاہ یا کمالیہ سے بالکل ہی الگ ہیں۔ وہ کچھ تعلیم
 کی رشتہ جانتے کی طرف سے ہا اور کمالیہ سے وہ فرمے۔ یہ اطمینان کفایت نہیں
 کرتا۔ بہت کچھ کہ وہ کچھ تعلیم کی نگاہ یا کمالیہ سے وہ کچھ تعلیم ہے۔ کہ وہ اور کمالیہ سے
 کسی رشتہ بالکل گھبرانہ ہے۔ کہ وہ کچھ تعلیم ہے۔ بہت چاہے۔ کچھ چاہے۔ بہت
 ہے۔ تو وہ کچھ تعلیم کی نگاہ یا کمالیہ سے وہ کچھ تعلیم ہے۔ کہ وہ اور کمالیہ سے
 نہ چاہے۔ کہ وہ کچھ تعلیم کی نگاہ یا کمالیہ سے وہ کچھ تعلیم ہے۔ کہ وہ اور کمالیہ سے
 ہو جائے۔ اور پر اپنی سبق کا سلسلہ دہلی جگہ سے شروع کرے۔ جہاں
 جہاں ہے۔ پہلی بار کچھ ہے۔ کہ وہ کچھ تعلیم کی نگاہ یا کمالیہ سے وہ کچھ تعلیم ہے۔ کہ وہ اور کمالیہ سے
 مستند ہے چاہے۔ اور وہ کچھ تعلیم کی نگاہ یا کمالیہ سے وہ کچھ تعلیم ہے۔ کہ وہ اور کمالیہ سے
 بے لطف ہے کہ وہ کچھ تعلیم کی نگاہ یا کمالیہ سے وہ کچھ تعلیم ہے۔ کہ وہ اور کمالیہ سے
 کہہ سکتا۔ کہ وہ کچھ تعلیم کی نگاہ یا کمالیہ سے وہ کچھ تعلیم ہے۔ کہ وہ اور کمالیہ سے
 پہلی بار کچھ ہے۔ کہ وہ کچھ تعلیم کی نگاہ یا کمالیہ سے وہ کچھ تعلیم ہے۔ کہ وہ اور کمالیہ سے

دلی زندہ دلی اور طاری کا ہونا ہی مسلم پر ضروری ہے۔ یوں نہ چاہے سہ ہر دس
 اور کو کا پھر نہ تھا ہے۔ دیکھو قدرت نے جو مخلوق بنایا ہے۔ زندہ دلی میں نہ پات
 داخل نہیں۔ اگر مسلم صرف بدنی پیرنی اور دل کی دیکھائی۔ کہو کہ کس طرح۔ کہ مسلم
 کے ذہن کے پیرستی وہ لاکھ خوش و خوش تو بہت ہو۔ نہ دلی زندہ دلی کا
 کا نام ہی تو۔ گورکھیں کہا نہیں۔ کہ کسبید بدنی کا ہونا ہی ضروری ہے۔ یہ وہ
 ہے۔ کہ مسلم سائن اور تفسیر طریقت سے طلبہ کی توجہ قائم رکھ سکتا ہے۔ کئی ایک
 دیکھتا ہے کہ جو بدترین معنوں کو خوب بیان کرے۔ اور شوقِ دل سے
 پڑھا رہا ہو۔ دیکھو ان کے دوست اور زور حرکت میں نہ ہوتا
 دلی مسلم کی دین میں تصفیہ اور حکومت کی بڑائی جائے۔ طلبہ کی توجہ
 حاصل کیے لئی مسلم کو فائدہ سستی کے لطف اور اپنی طبیعت کی زندہ دلی پر
 وقف رکھنا چاہئے۔ لیکن طلبہ پر غلبہ دین۔ حاصل کیے لئی آخری
 خدوہ حکومت میں۔ مسلم کی طرز سے طلبہ پر غلبہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ
 شوق اور توجہ کے لئی وہ سنت نہیں کرتا۔ بلکہ اور کہ دوست و دشمن رہے۔ کہ
 وہ جبراً توجہ کر سکتا ہے۔ اگر اور کو یہ تمیز دینی ضروری ہے۔ کہ حکومت کا رہنا
 اور چہرہ ہے۔ اور اور کو ہمیشہ غائب کرنا اور باج ہے۔ اگر اور کو حکومت
 حاصل ہے۔ تو دیکھا دیکھو کہ وہ کیا ہے۔ یہ مناسب نہیں۔ کہ اور کو ہر ماہ
 نوکر کیا جائے۔ ہر حکومت کو مناسب طور پر کام میں لائے لئی دیکھو چاہئے

(۱) آؤت پر ہے۔ کہ معلم کا طرزِ نشین ہے۔ زنہ ولی اور سفید موزی
 نشین لٹکی طور کے مانع نہیں۔ چونکہ معلم ہمیشہ ہی جامہ کرتا ہے۔ کہ میں طبعِ نازبا
 حرکات اور بسلیقہ طور کے پرہیز کو میں۔ دوستوں خود ہی چاہے۔ کہ طبع کھی
 لٹی ایک بچہ طرزِ نشین۔ معلم اپنی طبع کے ساتھ بے لطف اور گزادو طبع ہو سکتا
 ہے۔ جسکے ٹی پر مزد نہیں۔ کہ اپنی ریشہ کو ترک کیے +
 تعلیم کا دلیر نقش ہونا۔

سب قریب ذہن نشین ہو جائے۔ یہ جانو۔ کہ پڑھنا نہیں لگا۔ بلکہ معلم کا
 کام ختم نہیں ہوتا۔ جب تک۔ اپنی طبع کو میں نہیں تو پڑھنا دینی کے علاوہ
 وہ یہ درپشت نہ کرے۔ کہ دیکھا لب لباب طبع کا ذہن میں بیٹھ گیا۔ پس
 ہر سب کی کوئی کڑا اثر یہ ہونا چاہیے۔ کہ سب کا کونست حد حدیعت کچھ
 لگتی ہے۔ حیدر اذکی عقائد اور حافظہ مزے کا لیا جائیگا۔ اور کچھ نہیں
 سب کی معذور اور کچھ ذہن نشین ہوگی۔ پس اس سیدھی سا دہی کو زرا نشین سے
 یہ خوبی دیکھ سکتے ہیں۔ کہ سب میں کس قدر نفع و نر میں ہوئی ہو +
 اچھے اور خبیثہ میں بعض وقت اتنا نہیں کہہ سکتے۔ کہ سب ہمیشہ کہ لٹی حدیعت
 ملکیت بنائے۔ اور کچھ اگلیت یہ ہوتی ہے۔ کہ معلم خود پڑھ کر نفع میں ہوتے ہیں
 اور مدد کرتی دونوں میں یہ غرق ہوتا ہے۔ کہ طبع کی فح کو ترقی دیں
 گویا وہ زینر کو بڑی ہوشیاری سے جوتی ہیں۔ اور دیکھ کر ہر بچہ بڑھتا ہے۔

اور نور عقلیہ کی ترقی کے لئے رطبہ سیرۃ دینی میں - در دوسری علت
 سے بھی سبقوں کو سنیں - اور یہ دیکھیں - کہ انکو کس قدر یاد ہے -
 تو رطبہ سیرۃ میں آتا ہے - دوسری وجہ حاشیہ پر ہے - یہ نہ سمجھنا چاہئے
 کہ جو رطبہ میں عقل سے کام لیا جائے - وہ تعلیم حفظ کے نام سے نہیں -
 بلکہ یہ جاننا چاہئے - کہ حافظہ کا علیوں ہے - اور وہ کام خاص طور پر
 کے مطابق ہونا چاہئے - جو رطبہ تعلیم سیرۃ میں کام لیا جائے - اور اس کا جب
 ارکان بیان ہو گیا - تو غرض کہ یہ تعلیم - مسلمہ ہے حافظہ کا کام ہی
 عقل ہے - کہ دوسرے سبب یہ ہیں - کہ حفظ کے خاص عملوں کے ذریعہ
 کام لیتا - تعلیم تو دوسری - کہ طبع کے ذریعہ پر نقش ہوئی - جو رطبہ کو
 بتایا جائے - اور وہ ان کا ذہن سیرۃ میں لے کر بنیاد پر - تو ان باتوں کو کام لیتا ہے
 وہی معلم صفائی کے لئے اور وسطہ تعلیم ہے - کہ طبع کو دل پر نقش ہو جائے - ہر
 میں طرز تعلیم کی اس سبب باتوں کا خیال رکھنا چاہئے - جو ایسی بات ہو جس
 وہ معلم جو باتیں سن میں بنانی چاہتا ہے - انکو دہرائی تاکہ اس کا خیال خود اندر رکھا
 رہے انکو محنت کی استقامت اور ذہنی صفائی تاکہ اس پر ترتیب رکھ سکے
 یہ سمجھ کر ہی اچھی اچھی تعلیم کا میں کہہ رہا ہوں -
 یہی معمول سوادہ کے ذریعہ طبع کی عقل کو بگاڑے -

وہ معلم کا ذاتی سلیقہ دل کش اور خوش ہو۔ تاکہ جو بحث تعلیم سے غائد و بے ہوا ہو۔

دوم۔ ان کو امر کہ خیال رکھنا چاہئے۔ جو طبیعت و دیگر نقش کریں گے موزنی سیرت۔
وہا خستہ بنیں سیرت میں انیس۔ ان کو کافی وجہت کہ ساتھ بن کر رہے۔ تاکہ طبیعتی سیرت میں ان کا
بعض مسئلہ ان کو بہت ڈر رہے چونکہ وہ سیرت میں بہت سیرت کے تہذیبی خصوصیات کو ہی جدی
میں لے کر رہتے ہیں۔ ان میں بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔
کہہ سکتے ہیں کہ خدا کے ایک ہی سیرت میں بہت سیرت ہے۔ ان میں بہت سیرت ہے۔ ان میں بہت سیرت ہے۔
جو بہت سیرت ہے۔ ان میں بہت سیرت ہے۔ ان میں بہت سیرت ہے۔ ان میں بہت سیرت ہے۔ ان میں بہت سیرت ہے۔
کوئی خاص نتیجہ نکالنا چاہئے۔

وہ تعلیم کے نقش کریں گے موزنی سیرت میں بہت سیرت ہے۔ ان میں بہت سیرت ہے۔ ان میں بہت سیرت ہے۔
یا خود طلبہ بن کر رہیں۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔
ان کے چاہئیں۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔
ان کی اصل طبیعت بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔
سبب سیرت پر اعتماد ہو سکتا ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔
یعنی سیرت کی بڑی بڑی باتیں سیرت میں بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔
ان کے سیرت میں بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔
ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔ ان کو بہت سیرت ہے۔

دارودار سبب چھاپی شمع کے تکرار پر توجہ -

سبق کے انجام پر پڑی پڑی باتوں کا دوسرا

پڑنا تو مت مسلم جو اعداد کرتا ہے۔ دوسرے پڑائی تو طبیب کی سمجھ پر ہوتی ہے۔ سنسن بڑی
 ذہن نشیں جب ہی ہوتی ہے۔ کہ سنسن کہ تیز ترین دہرائی جاتے۔ یعنی سنسن کی بڑی بڑی
 باتیں سلسلہ در زینت دیکر سطح بناوے۔ کہ کل سنسن ایکٹ کہ بجائی۔ اس کے کہنے
 پٹانہ ہے۔ کہ حافظہ کو غفلت سے ہی نہیں۔ کہہ منطقی طور سے ہی مدد ہوتی ہے۔
 کہ صرف بڑی بڑی خیال طریکے ظاہر ہی نہیں ہوتے ہیں۔ کہ کہہ کہ بیان کا کہانی ہر
 چند طبع جی اور مفصل باتوں کو سمجھنے سے ہر۔ جو ہر ایک بڑی بات کہ متعلق لپکا جاتی
 ہر سطح ہر سطح علیحدہ دوسرے فائدہ یہ ہے۔ کہ سنسن کی بڑی بڑی باتوں کو سلسلہ در بیان
 کہ سنسن سنسن کو طبیب نے ذہن نشیں کہ غیر گت فائدہ ہے۔ یا نہ۔ ہر ہی دوسری مشق
 کہ سنسن طبیب کی عقل پر زور پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ ہر دور کے ذریعہ طبیب و
 یہ عادت ہر جی ہی ہے کہ اول درجہ کی باتوں کو دوم درجہ کی باتوں کو دیکھ کر دیکھ کر
 اور عقل کو غفلت سے غفلت نہ کر سکیں۔ کہ کہہ کہ سنسن کے مضامین کا دہرانا ضروری
 ہے۔ نو اگر ضروری ہے۔ تو کئی سہولتوں کے درمیان سے کا دہرانا کے ضروری سمجھنا چاہئے
 مسلم کا حرف ہی کا نہیں۔ کہ سنسن کو سمجھاؤ۔ کہہ ذہن نشیں ہی ہے۔ حرف ہی نہیں
 کہ اور وقت کے ہی ذہن نشیں کر دی۔ کہہ ہر طرح کہ فہم کے نتیجہ طبیب کے دو معین

جاسکتی۔ وہ بیچ کی بنائی باتوں کو لڑنے والے خارجہ فکریں۔ گزشتہ کا موز پرست
 نظر ثانی نہ۔ اگرچہ کبھی عملی کام ہے۔ لیکن اکثر کوئی بوجھ نہیں۔ لیکن بات یہ
 ہے۔ کہ جسطرح بچہ بزرگ کو تکرار سے کمی نہ ہے صبا کی حالت اختیار کرتا ہے۔ (دریغ)
 علم کے ابتدائی اصول تکرار کے ذریعہ ہی دیکھ دو غیر بیٹا لڑتے ہیں۔ سچا بچہ۔ تو سکول تک
 دہشت میں نہ صرف زیادہ سہولت کی تکرار اور نظر ثانی پر ترجیح دیتا ہے۔

جو بات کہ سمجھتا ہے۔ اور کمالیہ کرنا نہیں ہے۔ کہ طبیب، نوٹ اور گزشتہ۔ لیکن جو
 سترہ بیٹا کی دہشت ہے۔ یا کچھ ہی سوچ کر کرتا ہے۔ وہ اعلیٰ کو ناگوار نہیں
 ہوتا ہے۔ اس کو بچہ کی طبیعت اور طبیعت کی سہولت دیتا ہے۔ کہ بچہ
 ایک ہی حرکت کرتی ہی بار بار دہرایا جائے۔ وہ بھگتی نہیں۔ بشرطیکہ معلم اولیٰ
 مجدد رہے۔ اور اولیٰ دل سمیٹ کر کرتا ہے۔ تاکہ دیکھ کر بھگت نہیں ہے۔

دوسرا یہ معلم نظر ثانی کے بہت سے ڈنگ دیکھ لے سکتا ہے۔ کہ ہر ایک بچہ کو
 بنیادی معلوم ہو۔ پھر تکرار کرنا دیکھ لے۔ معمول نہیں ہے۔ زبان کی نظر
 ثانی کے مختلف اعداد کے سوا بیک بڑے ہر مطلب کی عمدہ کام دیتا ہے۔ (البتہ
 معلم کو سہولت ملے ہو۔ کہ خاص باتیں جن کی نظر ثانی کرنی منظور ہے۔ ان کو صفائی

نہ نہ اور صحت کے بیک بڑے ہر کھسکے۔ یا بچوں کی۔ کہ معلم سکول
 میں کوئی چیز پوچھے۔ یا دوسرے بچے۔ کہ سبق کی بڑی باتیں کہہ سکے، لکھ سکیں

جن چیز کے سوا اس باب میں کام لے سکتا ہے۔ اور ذکر ان کا طریقہ نہیں ہے۔

بڑا اثر ہوتا ہے۔ یہ خدا وادبائیں دیگر خدا وادبائوں کی طرح مختلف ادیبوں کو مختلف انداز میں
 کیونکہ قدرت سے عطا ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے بعض شخص کی تعلیم کی سطح زیادہ لائق ہوتے ہیں۔
 بعض کم۔ لیکن یہ قدرت کی طرح کسی انسان کے تصرف سے عطا ہوئی ہوں۔ جو نہ ہر قدر
 اور مستعد کے ساتھ اپنی طالب علموں کی ترقی کا خیال رکھتی ہیں۔ وہ ان کو بڑا سکسہ ہیں۔

اشیاء کے سبق

عرض۔ زبان تعلیم کے وسیع ہوا کرتا ہے۔ اگر اور کے وسیع ہونے کی وجہ سے۔ تو اس کی کل
 تعلیم پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ طبیعت کی صفوں کو اس کی تدریس اور پیا کے بزرگ اور
 بنیاد میں مسکتی۔ اور اس کی تدریس اور پیا کرتا ہے۔ وہ سب کچھ زبان ہی ہوتا ہے۔
 لیکن زبان تعلیم کا اطلاق عموماً اس سبق کی نسبت ہوا کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ اس سبق کے
 طبع کی وضعیت عام چیز کی نسبت پراپا ہے۔ اولیٰ اولیٰ جو غیر پڑھتے اور سنا کر
 اس کی قابلیت نہیں ہوتی۔ اس کی عقل کو بھانپنے اور سمجھنے کے لیے جو چیز کی نسبت
 زبان تعلیم دیا جاتا ہے۔ اس طرح کے سبقوں کو اشیاء کے سبق کہتے ہیں۔

اشیاء کے سبقوں کی وسعت۔ اس طرح کے سبقوں کی طبیعت کا خاندان قدرت
 اور علمی طبیعت کی ہر شے کی جانتے ہیں۔ جو بچوں کو دلچسپ ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً اس طرح کے
 سبقوں کی لٹی مزید ذریعہ مفاہیم میں سب سمجھ جاتے ہیں۔

اسی طرح کے حیوانات۔ نباتات۔ جمادات۔ خود طبعہ ملک سیر پائے جاوے۔ خود غیر ملک کو
 ہی۔ جو ہر ایک۔ بدرجہ ہوا کے مختلف کیفیات۔
 اسی دنیا کے ہر صدمہ و منظر نظر آتے ہیں۔ اس کی ہیبت و حرمت۔

بدون نامم - الفاظ و جملہ اور بیانات و دلیلیں حاصرت کرتا -
 بعد از مدت زیادہ کے ذریعہ چیزوں کو دیکھنے والی کر چوتھا لفظ تھیں - الفاظ کو ادنی
 عدالت سمجھا کرتا ہے +

ہم اپنی خیالات کا اظہار الفاظ کے ذریعہ کیا کرتے ہیں - لیکن جب تک کہ الفاظ کے معنوں
 پوری پوری اور مکمل واقفیت نہ ہو - ہم اپنی خیالات کو ظاہر نہیں کر سکتے - لہذا الفاظ کے
 صحیح معنوں کا جاننا خیالات کے اظہار کے لئے ضروری ہے - یاد رہے کہ الفاظ کے معنوں
 واقفیت حاصل کرنے کا طرز اس کے بہتر اور کوئی نہیں - جو اور بچہ پہنچتا ہے - یعنی
 پس طلبہ و تلامذہ کے دیکھنے والی میں معروف ہیں - اور تحقیق اور تصدیق کے بعد
 جو کوئی نتائج اور نتائج میں پہنچتا ہوں - ان کو ادنی عدالت یعنی الفاظ کے ساتھ منسوب
 کریں - زبان کا جو مقصد ہے اس ڈھنگ سے سمجھتے ہیں - اور پھر میں زیادہ قدرت
 ہوتا ہے - بالنسبت اس کے کہ جو وہ درس میں کتابوں کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں -
 اول صورت میں طلبہ نے الفاظ کے معنی خود مشاہدہ اور تصدیق سے حاصل کئے ہیں -
 دوسری صورت میں درس کے بچے اور تلامذہ سے سمجھتے ہیں - اول صورت میں
 الفاظ کے معنوں کا لفظ لفظ اور ذہن میں حاضرت اور نقش ہو جاتا ہے
 دوسری صورت میں درس کو صرف مہل اور محفل خیال ہے - کیونکہ اس میں حقیقت کو
 دیکھ کر تصدیق کرنا ضروری نہیں ہوتا ہے

دوسری صورت میں طلبہ کے سببوں کا یہ ہے - اول صیغہ جو کوئی نہیں کرے
 چیزوں کا نسبت ہر ہر معنی اور رذقہ کی گفتگو اور دل چاہے ذریعہ ہوا کرتی ہے -

درست میں بھی وہی طرز جاری رکھو۔ تاکہ زبان عامری اور انکی وقعت زیادہ وسیع ہو جائے
 دوسری اونکو مستند بنادیا ہو جائے۔ کہ کتابوں کے مطالعے اور زبانزدانی کے وقت
 کو در بھی بڑا مستند ہے

یہ کتاب کے سبقوں کی تعلیم سے جو فائدہ حاصل ہوتی ہیں۔ اولاً پورا پورا اندازہ غیر ہستی۔
 جب تک اردو امریکا خیال رکھا نہیں جاتا۔

اول اگرچہ اولاً بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ جو بچہ زبانزدانی اور فتح کو ترقی ہوتی ہے۔ کہیں میں
 قسم کے سبقوں کو اگر سوچ سمجھ کر بنا دیا جائے گا۔ تو یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ طلبہ ہر ایک
 خاص حالت پیدا ہو جائیگی۔ اور انکی طبیعت میں ایک خاص مزاج پیدا ہو جائے گا۔ جس سے انکو
 زندہ اور منت بڑا فائدہ ہوگا۔ جبکہ دو وقت مشاہدہ اور تصور کے مطالعے سے فائدہ
 وقت استدلال اور مفید کے مفید فیاض ہونگے۔ اور وقت چیز انکی نسبت جو انکی طبیعت
 میں جو شوق اور وقعت پیدا ہو جاتی ہے۔ آگے بڑھ کر اس اور جتنی توجہ دینی چاہیے
 استدلال اور مفید کے ساتھ ان کو وقت بہت کارآمد ہوتی ہے۔ کیونکہ اول تو چیز انکی
 درست درست وقت و وقت حاصل ہو جاتی ہے۔ دوسری تو چیز اور غیر ہستی انکی اور انکی
 وقت کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ بلکہ ان چیزوں کے انکی دلچسپی اور حُب و محبت نہیں
 ہوتی۔ اور نہ وہ سمجھتا ہے اور اثر ہوتا ہے

دوئم۔ زبان کے سبقوں کی یہ غرض نہیں۔ کہ ان بچوں کو اخلاق کی تعلیم دی جائے۔

لیکن یہ بھی انہیں اخلاق کی تعلیم کے لئے بہت متوجہ بنائے گئے ہیں۔ تاکہ ان کو چاہئے۔

کہ انہیں ہر ایک امر کے ساتھ ان کے فائدہ اور نفع۔ انہیں تعلیم سے طلبہ، صدا، طبع، کا

یوں ہوں جو حیالات و اظہار کرتے ہیں۔

اس کے یہ مبالغہ نہ ہو۔ کہ ہم کو صرف الفاظ کا علم ہے۔ چیزوں کا مطلق نہیں۔

جن خاصیتوں کے سبب ہم کو کلمے کو در چیزوں کے تمیز کرتے ہیں۔ الفاظ ہر کو طبع کی

نسبت کو زیادہ علم نہیں۔ ان۔ اور کو کوئی کی چیز ایسی خاصیتوں سے واقفیت ہی

جو اور چیز غیر کی پائی جاتی ہے۔ اور نیز چیز الفاظ کا معنی جانتا ہے۔ لیکن یہ الفاظ

یہی ہر بچوں کو در عمل کسی کام نہ آتی۔ بلکہ وہ اپنے علم کے اندر ہے۔ بچہ اس سے خوب جانتی ہے۔

اور ان کے مشاہدہ میں آتا ہے۔ علم اس کی نسبت بہت کم ایسی باتیں سمجھتا ہے

کتنے وقت۔ جو کہ صرف اس کے الفاظ آتے ہیں۔ اور اگر اب وہ جانتی جائے گی۔ تو وہ

طبع کو اس کے سمجھنے کا موقع ملے گا۔ لیکن علم کے اندر کو بہترین سمجھتا ہے۔ اگر

بچوں کو چیزوں کا علم بڑا نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ وہ کلمہ اس کا درجہ ہے۔ تو جو کلمہ

یہ علم کے بڑا ہے۔ وہ ہر علم میں داخل نہیں۔ جسے علم طبعی کہ سبق میں

منہ ہے۔ اور سب سے ہمیشہ یہی بات پائی۔ کہ علم میں چیزوں کا علم نہ دیکھا۔

وہ بچوں کو نیز الفاظ کی الفاظ سمجھتا ہے۔

ہم سب سے پہلے کہ ہم ہر۔ کہ زبان کی سبق کی ایک غرض یہ ہے۔ کہ بچوں کی واقفیت

زبان سے ان میں بڑے۔ ہر کئی نوکروہ بالک یہ نہ سمجھتا ہے۔ کہ جن الفاظ کا

معنا درست اور غلط ہے۔ ان کو نہ جانتا چاہئے۔ بلکہ ہر سے غرض یہ

ہے۔ کہ ان کے الفاظ ہی لفظ نہ بتا جائے۔ بلکہ چیزوں کے خود کو غور سے

مشاہدہ کرنا چاہئے۔ تاکہ ان کو درک ہو کہ وہ کلمہ

پیچھا رہی۔ اگر لہذا ان خاصیتوں کو منسلک الفاظ میں لایا جائے گا۔ پس اگر سترہویں
 الفاظ کا میں لائن۔ جو بحث کی سترہویں بار ہوگی۔ جو اول جمل میں نہیں آتے۔ انہی
 ان کی پرانیسی کہ وہ غیر آتے۔ تو میری غلطی تھی۔ یہ کہ اگر لائی گئی ہے۔ خود ہم یہ
 کہیں۔ کہ کوئی نہ ہوتی ہوتی ہے۔ اس میں غلطی ہوئی ہے۔ نہ کہ ان الفاظ میں ہوتی ہے۔ خود
 ہم یہ کہیں کہ کوئی نہ ہوتی ہے۔ اس میں غلطی ہوئی ہے۔ نہ کہ ان الفاظ میں ہوتی ہے۔

وہ وضع سے کہا مطلب یہ ہے۔ اعلیٰ درجہ کی بحث دینی سترہویں جو غلط اصطلاحات
 کو سمجھ جاتی ہے۔ لیکن جو تین تین نزدیک ہوں۔ غلطی آدھ ہوتی ہے۔ جن خیالات کو عام
 لفظ منظور ہوتا ہے۔ ان کو ہی ہر غیر لفظ۔ بعد ان کو چھاپ دیتے ہیں۔ اگر یہ پوچھا جائے۔ کیا وہ
 سترہویں کس قسم کے الفاظ کا حامل ہیں۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ ان سبقوں میں ہی
 وہی قاعدہ ہونا چاہئے۔ جو اور مضامین کے سبقوں میں ہوتا ہے۔ یعنی جو درجہ کی غلطی اور ان
 میں ترقی رکھتا ہے۔ تیسرے وقت اسی درجہ کی غلطی الفاظ کا حامل ہیں۔ نہ کہ ان سبقوں
 کا جو کوئی نہ ہے۔ اگر وہ کوئی نہ ہو۔ تو معلوم ہو جائے۔ ان الفاظ میں کہ ان
 لفظی۔ جو کل یا تقریباً کل چیزیں مشترک ہوتی ہیں۔ بعد ان الفاظ میں ہر درجہ کی غلطی
 جو عام اصول سے متعلق ہیں۔ اور جسے سبب کار کہہ سکتی ہیں۔ کہ ان میں جوئی کے لفظی غلطی
 تباہی جائے۔ جو علمی لفظوں میں نہیں۔ بعد ان الفاظ میں ہر درجہ کی غلطی
 داخل کر سکیں۔ یہ بھی یاد رہے۔ ان الفاظ میں کہ ان الفاظ میں ہر درجہ کی غلطی
 کہ ان الفاظ میں ہر درجہ کی غلطی۔ بعد ان الفاظ میں ہر درجہ کی غلطی۔

وہ امر ہی تاؤ کا ہنر۔ صفا جانا معنی لغت و کتب ہے ۴

پارہ ہفتم در بیان دھند

چرخ پر چلتے ہو۔ اگر وہ مادی چیز ہو۔ مثلاً شیشہ یا شکر۔ تو اس کو تانبہ میں سرکہ طبع کو کھائے
تو درجن خاصیت رکھتا تا ضروری ہو۔ ہر ایک کو مناسب جو اس ذریعہ طبع سے مشابہ کرے۔

ہر ایک چیز جس کا کام جدا جدا ہو۔ ایک جو اس کا کام دوسری سے مشابہ چاہئے
مثلاً جو خاصیت قوت لاسہ کے ذریعہ معلوم ہو سکتی ہیں۔ مثلاً شکنی۔ نرمی۔ ویغیر۔ اذکو
قوت باہرہ کے ذریعہ قوت لاسہ نہ رہنا چاہئے۔ بلکہ اذکی تصدیق قوت لاسہ ہی کے ذریعہ سے
کرنی چاہئے۔ جتنی خاصیتیں اور چلتے ہیں۔ اذکو جو خاصیت طبع سے مشابہ
کر رہا چاہئے۔ ہر ایک کو ممکن ہو۔ کوئی طالب علم کسی بات دوسری سے اعتبار نہ کرنا۔
بلکہ خود تصدیق کرے۔

جب کسی خاصیت کی تصدیق و تحقیق ہو چکی۔ تو جو لفظ اذکو طے ہو رہا ہو۔ طبع کو معلوم
ہونا چاہئے۔ اگر وہ لفظ طبع جاتی ہوں۔ تو اذکی کو چاہئے۔ بشیر تو خود ہر تبادلی
پر اور لفظ کو ایک یا کئی طالب علموں سے محبت سے پوچھنا چاہئے۔ تاکہ اور کی اذکو
سکا تو غیر صحیح جائے۔ ہر اور لفظ کو بھی اگر اذکو جو لفظ پوچھنا چاہئے۔ اگر وہ
لفظ نہ ہو۔ تو بھی اس کو اذکو پر لکھو۔ اور بھی لفظ نہ ہو۔ تاکہ اور کی شکر لکھیں
نہایت بڑے ہر ایک لفظ کے متعلق تین باتیں ہوتی ہیں۔ طرز تذکرہ کے وہ تینوں حاد ہیں
ہر جاتی ہیں۔ فتح منزل سے۔ کان لفظ سے۔ اذکو شکر سے کہ اذکو ہو جاتی ہے۔
اگر وہ غیر سے ایک بات بھی ہو جائیگی۔ تو بھی اور لفظ کو اذکو پر لکھیں۔

جب میں کابل پہنچا۔ تو سب کے دھڑکے ہوئے اور سب سے پہلے مانا جا رہا تھا۔
 ہر جگہ میرا استقبال اور نئے نئے نظریوں۔ تو میں مستعد رہتا تھا اور ہر جگہ سے
 تباہی مچا رہا تھا۔ یہی استقبال کا ذکر کرنا چاہتا تھا۔ جو کبھی بھی اور خاص طور پر
 میرے تہذیبی یا جنگی منشی کا بچوں کو کبھی اتفاق نہ ہو۔ بڑی بڑی باتوں کو سب سے پہلے
 بڑے پرستار ہوتے تھے۔ ان کی نسبت بھی وہی احتیاط ہونی چاہی۔ جو سب سے پہلے
 لیکن ہر ایک خیال رکھنا چاہئے۔ کہ بڑے پرستار سے بہت سی بات ختم کرنا چاہئے
 شہر کی خاصیتوں کے بعد اس کے استقبال اور خاص طور پر سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔
 کوئی ہے۔ کہ بچوں کو خاصیتوں اور استقبال کا متن بخوبی سمجھ جائے۔ غرض سب سے
 دو نوے جتنے ذکر اور پرستار ہیں۔ اسطرح نہ کرنا چاہیے۔ اسطرح نہ کرنا
 ایک اور بے متن خیال کو پرستار۔ اس میں سیر کوئی اور حصہ ہے۔ شہر اور
 کانا بنانا طیارہ۔ تو اس کو بھی اسطرح پر کرنا چاہی۔ لیکن اگر اس کا ہر ایک
 سب سے بہت پرستار جاننا نہ ہے۔ تو اس کو چھوڑ دینا چاہی۔ اور اس کے
 سب سے طرز پر کرنا چاہئے۔ جب سب سے ختم ہو جائے۔ تو سب سے پہلے
 بڑے ہیں۔ اسی ترتیب سے بڑے ہر ایک کا کہ خود کرنا چاہی۔ ہر ایک کا
 طبع سے سب کا اعادہ کرنا چاہی۔ جب طبع بیان کرے۔ تو چاہئے ہو سکے۔
 اور سب سے پہلے سب سے ختم کرنا چاہئے۔ اگر سب کو سب سے پہلے
 بعد پرستار کی سہارت ہو۔ تو اس کے سب سے پہلے سب سے پہلے

دوسرے کو چاہئے۔ اگر سب پر مانتے ہیں اپنی ذہن سیر پر سب سے۔ اگر کچھ مانتے
سب کا بڑی بڑی باتوں کو بڑے بڑے ترتیب سے بکھریں گے۔

اگر کسی جائز پرستی ہو۔ تو صوفیوں کا جو ترتیب دے رہا ہے وہی ہے۔ اور اگر کچھ مانتے
ہیں تو سب کے سب غیر متین صوفیوں کے۔ اولاً غبار۔ دوم عادت و ذریعہ۔

سچ۔ اگر سب کو مانتے۔ دن میں صوفیوں کو خود کوئی ترتیب ہے۔ یہی تو
صوفیوں کے درجے ہیں ہر قسم کافی ہوتی۔ جو عادی شے کے سب سے بڑے سیر پر ہوتی ہیں
نہایت کے ذریعہ بڑی بڑی شے باتوں کو یہاں۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی
لے جاتے۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ ان کو مسلسل دور۔ قدرتی تعلیق کے موافق

تہا نا چاہئے۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ جو ذہن صوفیوں کا حال تہا نیسے سب دوسری خارجی
صورت اور قدر و قیمت وغیرہ کا تصور طلبہ کو کروانا چاہئے۔ تاکہ جو حصے

میں سیر کر سکیں۔ ان کو وہ اپنی ذہن تصور کریں۔ جیسے ہر قسم کی خاموشی
اور سب سے اعلیٰ میں ایک طرح کا تعلیق ہوتا ہے۔ اور یہی جائز کی عادت اور غبار

میں ہی رابطہ ہوتا ہے۔ دوسرے کو اچھی طرح تہا نا چاہئے۔ بزرگ کو ہی سب سے
سب سے اعلیٰ میں لے جاتے۔ ہر قسم کے باتوں میں رگ و خود جائز موجود ہوتا ہے۔ تاکہ اس کی

تصویر صرف ہوتی چاہئے۔ ہر قسم کے سب سے بڑا حصے کوئی فائدہ ہوگا۔ اگر سب
وہی جائز ہو۔ جس کو کچھ لے لے دیتے ہیں۔ اور اس کی تصویر رگ و خود بڑی

ہو۔ تاکہ مضا کو نہیں۔ بلکہ جو کچھ لے لے دیتے ہیں۔ تاکہ اس کی تصویر

چونکہ ذہن کے سامنے آپ موجود ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کے سبق پڑھنا چاہئے
 تاکہ طلبہ سچے ترتیب سے جاننے کی تصویر اپنی ذہن میں بنائیں۔ اور پھر اس کے
 اصل تصویر کے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھ سکیں کہ کون سا بالکل سچ ہے یا کون سا سچوں
 کی مختلف تصویر کی ایک خاص ترتیب ضروری ہے۔ کتنی یہ یاد رکھیں۔ کہ یہ ترتیب
 صرف مشاہدہ کی ہے۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہر صورت میں یہی ترتیب
 درست ہوگی۔ یہی خوبی ہے جو کہ اس سے کہہ سکتے ہیں۔ خود اور کسی مشاہدہ
 سے کہیں۔ اس کے لئے کوئی خاص ترتیب ضروری نہیں۔ معلوم کیا جائے کہ یہ ترتیب
 خاص اصل اپنی ذہن میں آئے۔ پھر جو ترتیب سچ ہے پڑھنا کی ہی مناسب معلوم ہو۔

بے تامل اختیار کرنا

ہر مشاہدہ سچوں کو کسی خاص علمی ترتیب سے صرف پڑھنا ناممکن نہیں۔ اور نہ کسی خاص طریقہ
 سے اور نہ پڑھنا ضروری ہے۔ یہی ان چیزوں پر سبق پڑھنا ہے جو کہ کسی
 مشاہدہ میں آتی رہتی ہیں۔ جو میران چیزوں پر۔ جنہ دیکھنے کا اذکار انہی
 ہوتا ہے۔ البتہ ترتیب کی تعلیم کا یہ معلوم اختیار ہے۔ کہ یہی ان چیزوں کو
 جنہ نسبت بہ زیادہ متعلق ہے ہر ایک۔ و تبادلی مشاہدہ کی تعلیم کا جو مشاہدہ ہے۔
 کہ قوی عقیدہ کی ترقی ہو۔ وہ اس میں حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اس سے پہلے
 حوزہ کی سطح کا سبق ہو۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم نامی ہی جس کے آغاز ہے۔ اور جو وقت
 ہوتا ہے۔ کہ جب طلبہ مختلف مشاہدہ کو دیکھ رہے ہیں کہ ہر غرض سے ایک دوسرے سے مشاہدہ ہیں

اس کے لئے کوئی خاص طریقہ ضروری نہیں

کہ انہی جماعت بنی تھی۔ یہ غور نہیں۔ کہ ہر قسم کے سبق برابر سیکھ رہے ہیں
 مسئلہ پہلی پر اب مینیاٹ پر ہوں۔ ہر مینیاٹ پر۔ ہر مینیاٹ پر۔ ہر مینیاٹ پر۔ ہر مینیاٹ پر۔
 ایک دوسرے کے لیے ہر چیز چاہیں۔ کہیں بھی زیادہ شوق کی ہر چیز ہیں۔ اور ان کی طبیعت خوب
 گنتی ہے۔

اگرچہ وہ بچی جماعتوں کا خاص خاص مضمین مسئلہ علم ہیٹ اور علم جو کوشش وغیرہ میں تیار
 کہ مینیاٹ کے طور پر سن کر پڑھنا چاہئے۔ اس صورت میں ہر مینیاٹ پر۔ کہیں مسئلہ
 ترتیب دیں۔ ہر مینیاٹ کے سبق اگرچہ علم طرز پر زبانی نہیں ہر مینیاٹ کے سبق سکول کے
 کام میں انکو وہ ترتیب عام نہیں۔ جو تیار کیا مینیاٹ کو ہے۔ ذیل میں ایک مینیاٹ
 لغت تیار ہیں۔ ہر مینیاٹ کے مضمین میں ہر مینیاٹ۔ جس کے باعث تیار کیا مینیاٹ کے مضمین میں
 نہیں ہوتا۔ جو ان کے مضمین میں ہے۔ جن چیزوں کو یہ سبق پڑھنا چاہتے ہیں۔ وہ کسی
 مسئلہ کے مختلف درجوں کے مضمین میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ جو سبق چاہتے ہیں ہر مینیاٹ کو پڑھنا
 چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہر مینیاٹ کے مضمین میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ کہ ہر مینیاٹ کے مضمین میں
 ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔ جن چیزوں پر تیار ہو۔ اگر وہ مینیاٹ کی طبیعت کے مضمین میں ہو گا۔
 یا ان کی مسئلہ میں ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔ تو وہ ان کے مضمین کی طرف توجہ دے گا۔ ہر مینیاٹ کے
 مینیاٹ کے مضمین میں ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔ اولیٰ درجہ میں ہر مینیاٹ کے مضمین میں ہر مینیاٹ کے
 درجہ میں ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔ ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔ ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔ ہر مینیاٹ کے
 چیزوں کے مضمین میں۔ ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔ ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔ ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔
 ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔ ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔ ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔ ہر مینیاٹ کے مضمین میں۔

تیسروں میں خالصتوں اور شمال خالصتوں اور وسط سمجھنا چاہئے۔
 سنگت بہت۔ علت معلوم نہ ہو۔ ان باتوں میں جو کچھ تین سال پڑنا چاہئے
 پہلی سال میں پندرہ روز۔ دوسری میں دس روز۔ تیسری میں تیر روز۔

پڑھنا سیکھا نہیں کر سکتا کی وجہ سے

پڑھنا سیکھا نہیں کر سکتا کی وجہ سے۔ کہ بہتر ترقی حاصل کرنا اور الفاظ کو پہچاننا
 سیکھا جائے۔ جنکو وہ پہچان نہیں پڑتا ہے۔ اور یہ الفاظ کو پہلی ہی ترقی کی طرح جانتا
 ہے۔ تو انکو اپنی حافظہ میں رکھنے کے لئے اور کئی صورت اور اور کئی عدد۔ اور کئی
 مسنون۔ اور مسنون قوی اور دلچسپ شغف سے بھی پڑھا سیکھائی۔ ہر سال کی موزون
 پڑھنا سیکھا کر واسطے مندرجہ ذیل شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ جب تک بچہ پہلے ترقی پانچ سال میں پہلے کچھ وقت صرف حاصل کرے۔ یعنی دھڑک دھڑک
 الفاظ سے واقفیت ہو جائے۔ اور الفاظ کی آوازوں کو آواز کی شکل حاصل ہو جائے
 اور کو پڑھنا سیکھا نہ شروع کرنا چاہئے۔ دوسرے میں داخل ہونے سے پہلے پہلے ترقی اور
 مشق کو دیکھ سیکھ سیکھ سیکھ اور خاصیتوں اور مزاج نہ آجائے پہلے۔ اور اتنے ہی آوازوں
 کو صحت سے آواز کی شکل میں آجاتی ہے۔ اور صرف آوازوں کو سیکھا نہ پڑھ سیکھ
 داخل نہیں۔ البتہ آواز کی شکل میں جو غلطیاں کریں۔ پڑھنا سیکھا نہ وقت آواز کی شکل
 برابر کرنی چاہئے۔ اگر پہلے پہلے انی مالوں سے واقفیت حاصل کی ہو۔ تو صحت کو
 چاہئے۔ اگر جتنا تک ہو سکے۔ زبان سبوں کے ذریعہ ہر لغت کو فرمیں۔ بچہ جیسے
 کائنات کو۔ اور سیکھ زیادہ وقت اور سببیں صرف کرنا چاہئے۔

۱۲) اول کُل پڑھنے کے سبب غیر لفظی مضمرات اور علاموں کا ذکر نہ کرنا چاہئے۔
 جبکہ کچھ سبب سے جانتا ہوں۔ کہ ان کے مضمرات کی دریافت کے سبب سبب لفظ کے
 سبب سے پڑھنے کی سہولت ہوگی۔ ماسواء ہرگز وہ الفاظ ہی ایسی ہوں گے۔ جسے کتب میں
 وہ وقت نہیں

۱۳) پڑھنے کے سبب غیر لفظی مضمرات سے فائدہ ہونے کا سبب۔ تو پڑھنے کی زبان انہی سے کہیں ہوتی
 ہے۔ اور پڑھنے کی سہولت نہیں۔ جن سببوں سے شغف خداجہ الفاظ
 یا الفاظ کے مجموعہ ہوں۔ وہ اچھی نہیں ہوتے۔ اور وہ سبق نسبت ہی پڑھنے
 ہوتے ہیں۔ جنہیں الفاظ کے خداجہ ہوں۔ جسے سہولت کہہ سکتے ہیں۔

۱۴) پڑھنے کے سبب غیر لفظی مضمرات سے فائدہ ہونے کا سبب۔ تو پڑھنے کی زبان انہی سے کہیں ہوتی
 ہے۔ اور پڑھنے کی سہولت نہیں۔ جن سببوں سے شغف خداجہ الفاظ
 یا الفاظ کے مجموعہ ہوں۔ وہ اچھی نہیں ہوتے۔ اور وہ سبق نسبت ہی پڑھنے
 ہوتے ہیں۔ جنہیں الفاظ کے خداجہ ہوں۔ جسے سہولت کہہ سکتے ہیں۔

۱۔ الف کا کوئی علامتوں کا ذریعہ سے پہچاننے کی اور بتانے کا نہیں۔

۲۔ دون علامتوں کو پہچاننا ۔ جو ان کا کوئی شک نہیں ہوتا ہے۔

۳۔ ان الفاظ کی اور دونوں کو ان کی علامتوں کے ساتھ متعلق دینا ۔ علامتوں کے ساتھ نہیں ہونے کی
یہ غرض ہوتی ہے ۔ کہ طلبہ کی ان کے ہر لفظ کی علامت کے ساتھ متعلق ہونا چاہیے ۔ کہ ہر لفظ کی جہاں

جہاں لفظ اور اس کے دونوں میں ہر ایک کی ایک لفظوں کی علامتوں کے ساتھ مختلف ہوتی
موجود علامتوں کے ساتھ ہوتی ہیں ۔ گو ہر ایک لفظ کی علامت میں ان کی ترتیب مختلف ہوتی
ہے ۔ ہر لفظ کو علامتوں کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ طریق یہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک
ان مفرد علامتوں میں ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ۔ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ

۴۔ ان کی وہ بنیاد کی گئی ہیں ۔ ان پر اب ایک ہی بات اور زیادہ کرنی چاہیے ۔ یعنی
حروف ہر ایک کے شکلوں کی قطع ۔ حروف ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ
ہر ایک کے شکلوں کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ

۵۔ ہر ایک کے شکلوں کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ
۶۔ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ

۷۔ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ

۸۔ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ

۸۸، بد علامتوں کے ساتھ آواز کو تخلیق دینا ہے

لفظ کی آواز میں کبھی غلطی سے - مطلب علم کے ذہن میں لفظ کی

عدالت کو ذہنی اخذ سے یہ ممکن ہو جائے - کہ ایک ہی نسبت دوسری مثال آج کے
ہر لفظ کے قاع کر نیکی میں مختلف طریق ہیں - انہیں سے خبر بھی نہیں یہ بہت

را طریق تہی یا طریق عام را، طریق الصرت (۳) طریق دیگر اور اور

وہ طریق تہی - یہ طریق سب سے زیادہ درجہ - اور وہی دیکھ کر کو عام طریق
کہتے ہیں - طریق تہی درجہ سے ہوتی ہیں - کہ لفظ کی آواز کو اور کی عدالت کے ساتھ
اور لفظ کے ناموں کے ذریعہ سے ملتی دیتی ہیں - یعنی یہ تو ایک ہی دوسرے لفظ کے
حدوث کے نام ہوتی ہیں - اور یہ اور لفظ کا تلفظ کتنی ہیں - حدودوں کے یا
لفظ کے ایک ایک لفظ کے حدودوں کے نام بول کر دوسرے لفظ کا تلفظ کرنا جا سکتا
ہیں - اور یہ کل لفظ کا تلفظ کہہ دیتی ہیں - اور طرز کی یہ غور نہیں - ارش
بڑنا سکنا چاہو - بکھرنا اور بکھنا دوسرے ساتھ ساتھ بکھنا چاہو - اور بڑنا
بکھنا کے ذریعہ سے - بڑنا اور بکھنا دوسرے ساتھ ساتھ بکھنا چاہو - اور بڑنا

ایک ہی جگہ - کہ کجاہ - ایک ہی جگہ سے ہر جگہ منت کرنا پڑتی ہے - دوسری جگہ
سکھنے نہیں ہی ہو دیتی ہے - اور طرز یہ اعتراض نہیں - کہ دوسرے باتیں
ساتھ ساتھ جاتی ہیں - کہ یہ اعتراض ہے - کہ دوسرے جگہ سے ملنے کے طریقے سے ملتی
جاتی ہیں - کہ ایک دوسری جگہ سے ملنے کا خواہ تو ہے - ہر جگہ کرنا انکسہ کی

عادت پر مشتمل ہے۔ یہ عادت چمچنے کی پیدا ہوئی ہے۔ ہر طرح کی دردناک چیز کا
تعلق رکھتا ہے۔ طالب علم کو چمچنے کی عادت چھوڑنے کی ضرورت ہے۔ یہ عادت ہوتی
ہے۔ اور اس سے وہ مرض ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ چمچنے کی عادت اور اس کی وجہ پوری قوت کا
بہتر ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ یہ عادت ہے۔ طریقہ یہی کہ نسبت اس وقت اعتراض
ہی ہے۔ اگر لوگ چمچا رہے ہیں کہ وہ خود کو چمچا رہے ہیں کی آوازوں کے مجموعہ میں
اور لفظ کے آواز میں کچھ ہی مبالغہ بقت نہیں ہوتی۔ یہ کچھ بڑا اعتراض نہیں ہے۔
یہ بالکل سچ ہے۔ کہ خ۔ ل۔ ع۔ ت۔ کی آواز سے لفظ طوط کی آواز کا
بہتر نہیں ہے۔ لیکن ہر طرح کی یہ دعویٰ کتب ہے۔ کہ ہر قسم کا بہتر نہیں ہے۔
ہر طرح کی طرح صورت ہونے کا دعویٰ نہیں۔ اس کی لفظ کی آواز کے ساتھ جو
دوسرے چمچا رہے ہیں۔ دوسری چیز ہے۔ کہ چمچنے کا سبب یہاں کرنا ہی آجائے
اور کسی لفظ کے ہونے کے بعد کہ وہ لفظ کے آواز کا خیال آجاتا ہے۔ کہ یہ کسی
منطقی تعلق کے سبب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ محض سوچ ہوتا ہے۔ کہ لفظ کے ہر
اور آواز بار بار ایک ساتھ ہونے کا ہے۔ اور اس کی وجہ سے نہیں پیدا ہوتا
ہے۔ جنہیں کسی قسم کا رابطہ نہیں ہوتا۔ طریقہ یہی کہ طریقہ یہی کہ فہم اور جو
دوسری چیز ہے۔ کہ وہ دوسری چیز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ دوسری چیز ہو سکتا ہے۔
یہ ہے۔ کہ ہر طرح میں لفظ کے آواز ہونے سے یہ دوسری چیز
کہ یہ بہتر ہے۔ کہ وہ دوسری چیز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ دوسری چیز ہو سکتا ہے۔

ہر دو شے کی وجہ سے متعلق نہیں ہوتی۔

یہ طریق الکھوت یا طریق قوتک - دوسری طریق سیر لکھ کے آواز اور اس کی
عدم سے دست لفظ و صوت کی آواز کو ذریعہ متعلق ہوتی ہیں - یہ طریق
طریق الکھوت کہتے ہیں - اگر طریق عام سیر صوت کے ناموں کی بجائے دو شے اور اس
ذخیر کہیں - تو طریق الکھوت کا نتیجہ - شک کہ یہ سیر لکھ - یہ طریق الکھوت
کا دعویٰ ہے - کہ زبان کو تہ و ثانی و غیر ملک کہیں - یہی جتنی آواز
آواز ہیں - اتنی ہی صوت ہیں - خود زبان کی قوت تہ و ثانی صوت ملک
ہیں - یہی حدود بعض صوت کی آوازیں ہیں - بعض صوت بعض مقامات پر
بالکل نہیں آتی - اور بعض صوت کی ایک ہی آواز ہوتی ہے - یہ اعتراض
جو میں اور سکرت زبان کی نسبت ضمیمہ نہیں ہوتا - ان زبانوں کو بعض صوت
کی تعداد کافی ہے - آوازیں باقاعدہ ہوتی ہیں - جو اعتراض عام طریق کی نسبت
ہو سکتا ہے - ہر طریق کی نسبت ہی ہو سکتا ہے - یہی لفظ کے حروف کی
آوازوں کے مجموعے خود بخود لفظ کی آواز پیدا نہیں ہوتی - ہر طریق کو طریق الکھوت
ہو سکتا ہے - اس کی نسبت یہ اعتراض کی وجہ سے نہیں رکھتا - یہ نقص ہے
کہ ہر طریق کو طریق الکھوت ہو سکتا ہے - اور اس کے واسطے نہ ہر قوت ہے -
حقیقت یہ ہے - کہ حروف کی آواز کو اس کے بغیر تو اس کے بغیر نہیں ہو سکتا
نہیں بلکہ کہتے - اس کے بغیر کہ حروف کی آواز نہیں کہتی ہیں - یہی

نہیں ہو سکتی۔ جس کے لئے کہ حرف کی آواز جو نقصی ہے۔ وہ بہتہ حقیقت
 ہوتی ہے۔ کہ اور اس کے بعد شیعہ لفظ کی آواز کا ہر لفظ کہ شیعہ نہیں ہے۔ پھر
 الفاظ کی آواز ہر طرح نہیں لگائی گئی۔ وہ تو سب لفظ کا مجموعہ آواز ہے۔ مثلاً کہ
 بہت بڑی شے کی قوت جو درجہ بہ درجہ ہوتی جاتی ہے۔ وہ بہتہ حقیقت ہوتی ہے۔
 کہ جو کچھ کی دماغی شے کی طرح شروع ہوتی ہے استقامت کی عین ہوتی ہے۔ اور وہ الفاظ
 کی آواز سے حرف کی آواز کو اخذ کرتے ہوئے ہیں۔ جو کچھ کی زبان ہوتی ہے اور ہر
 شے کے لئے کہ قوت کی طرف سے ہے۔ کہ وہ حقیقت سے شروع کرتے ہیں۔ کہ نہ حرف اپنی
 کہ درمیان میں خیال پیدا ہوتے ہیں۔ جن کو ان کی عقل سمجھ سکتی ہے۔ اور ہر حقیقت کی
 جزئیات کی طرف نظر نہیں ہے۔ ہر کی وجہ یہ ہے۔ کہ نہ کسی چیز کا جزئیہ ہر کی طرف
 منظر ہوتا ہے۔ وہ سب سمجھ سکتے ہیں۔ جن کے ہر کی طرف سے جزو اور ہر جزو کو
 کہ سب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہر کی طرف سے جزو کو سمجھ سکتے ہیں۔ تو یہ ہے ہر کی طرف سے

عملی طریق ہوتا ہے۔

وہی طریق دیکھو۔ اور دیکھو۔ شیعہ طریق دیکھو۔ جس میں لفظ کی آواز کو ہر کی طرف سے
 تجزیہ کرتے اور اس کے مجموعی شے کی طرف سے ہیں۔ وہی سب سے ہر کی طرف سے ہر کی طرف سے
 اور کبھی کبھی ہر کی طرف سے اور دیکھو۔ کہ ہر کی طرف سے۔ ہر کی طرف سے ہر کی طرف سے
 یہ ہے۔ کہ ہر کی طرف سے بہت ہے۔ جس کا ذریعہ ہے تعویذ کی زبان کا ہر کی طرف سے
 جس کے ہر کی طرف سے۔ تو اور اس کے الفاظ کی آوازوں کو نہ بہت مجموعی شے کی طرف سے

۱۰۰ اور وہ بعد کی مشق کی تفریح کے اصل اور زور کے ساتھ ممنوں کو تعلق دے لیتا
 چھوٹی نہیں ہی سہلہ الفاظ کی آواز اور ممنوں کو ان کی مجموعی شکوٹ تفریح
 بڑے تعلق دینا چاہیے۔ یہی صورت ہر کان لفظ کے آواز کے نسبت جو کام دیتی
 ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ لفظ کی صورت کی نسبت دیتی ہے۔ ہر
 صورت میں طلباء کے سامنے الفاظ اور خیالات جو ان کے ظاہر ہوتے ہیں۔ ساتھ ساتھ
 محدود ہوتے ہیں۔ ان خیالات کے تعلق کے سبب الفاظ و حق میں اچھی طرح قائم رہتی
 ہیں۔ ہر معقدہ کوئی کوئی عملی ہونے پر۔ بعد مقرر ہے۔ یہ اور سو مند تعلق میں بعض
 انداز ہوتی ہے۔ جیسے سبک پڑھ لفظ کو سمجھتا ہے۔ اور یہ بڑے ضرر کا۔
 دیکھو۔ اور جو طریق سے بچہ الفاظ کو سمجھتا ہے۔ ہر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔
 کہ اگر بچہ ذہنی الفاظ لفظی قابلیت سہلہ پیدا ہوتی ہے۔ لا
 جو بچہ سیکھنے کا عادی ہو۔ ہر سوال کے جواب میں یہ وہ اور قابل لفظ
 ہیں۔ ایک یہ کہ بچہ لفظ سے تو ہر طریق میں سیکھ سکا اور بچہ معلوم نہیں
 کہ دیکھو۔ اور جو۔ لیکن متعلم کو بہت کچھ کام کرنا پڑتا ہے۔ معلم خواہ اور بچہ
 کے قاعدوں اور اصول کا خیال رکھے۔ یا نہ کرے۔ مقابلہ کرے دیکھو یا نہ دیکھو۔ لیکن
 طالب علم خود یہ روز با تیر کرتا رہتا ہے۔ نہ خوب سمجھتا ہے۔ اور نہ یہ مناسب معلوم
 ہوتا ہے۔ کہ بچہ لفظی ہر ایک چیز معلوم کرے۔ نہ بچہ مستعد کا علمی خود بخود اور بچہ
 معلوم طور پر کرتا رہتا ہے۔ ایک ہی لفظ کے دیکھنے سے دوسری کی محبت کے ساتھ اور بچہ کا جو
 تعلق قائم کرتا ہے۔ جب کسی کو معلوم ہے۔ اور تعلق کو اور الفاظ میں سیکھ

یہ لکھ کر دیکھتا ہے۔ - جس شخص نے یہ غرض سے لکھا ہے۔ کہ تہذیبی ہیں بجز (۶۰)
تہذیبی نہیں ہے۔ - اور وہ ہیں اور یہ شخصیت تہذیب کی گئی تہذیب نہیں۔ پس اگر ملوکی
تہذیب کی تہذیبی کی نسبت سے جانچ کر لیا ہے۔ تو یہ میرے بقول عمل کا بھی ہی کارنامہ ہے
جو بجز خود بخود متواتر کرتا ہے۔ -

دو چ طبع جو شعری عمل کرتے رہتے ہیں۔ - مکرر بھی اور کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور جو تاج
بجی صاحب ہیں۔ ان کی تقدیر کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ خیالی ہے۔ - کہ جو صاحب تاج خود بخود
رہتے ہیں۔ - اور ان کا بوجھ ہوتا ہے۔ - مشغول و مشغول۔ - کہ جو بوجھ کوئی بھی نہیں دیا
ہے۔ - جس میں الفاظ کی آواز اور اس کی سستی ہے۔ - تو اس میں بوجھ کا تو بہت بہت
کی طرف بہت بوجھ کر سکتے ہیں۔ - کہ الفاظ نہ اور کو اس کے الفاظ نہیں۔ - بلکہ ان کے
فکری توجہ کے ساتھ بوجھ کر سکتے ہیں۔ - تاکہ ان کے ساتھ بوجھ کر سکتے ہیں۔ - کہ ان کے ساتھ بہت
اور کیا فرق ہے۔ - اور کو آواز کے ساتھ بوجھ کر سکتے ہیں۔ - لیکن یہ عمل اور عمل
بالکل مختلف ہے۔ - جو فن کے طریق میں ہوتا ہے۔ - کہ ان کے ساتھ الفاظ کو بوجھ کر
کہ بعد طبع غرض سے بوجھ کر سکتے ہیں۔ - کہ ان کے ساتھ اور رہنمائی سے
پہنچا رہتا ہے۔ - کہ ان کے ساتھ بوجھ کر سکتے ہیں۔ - کہ ان کے ساتھ رہتا ہے۔ - وہ دیر اور
مجھے بوجھ کر سکتے ہیں۔ - کہ ان کے ساتھ بوجھ کر سکتے ہیں۔ - کہ ان کے ساتھ رہتا ہے۔ - کہ ان کے ساتھ رہتا ہے۔
جاتا ہے۔ - کہ ان کے ساتھ بوجھ کر سکتے ہیں۔ - کہ ان کے ساتھ رہتا ہے۔ - کہ ان کے ساتھ رہتا ہے۔
لی کہ ان کے ساتھ بوجھ کر سکتے ہیں۔ - کہ ان کے ساتھ رہتا ہے۔ - کہ ان کے ساتھ رہتا ہے۔

۱۰۰ اور یہ بھی ذہن سیر رکھنا چاہئے۔ کہ سچا سکرور کی یا نہ کی ہو
 پر مدد خودی کرتا تھا۔ جو تین طرز اور پر لپٹا ہوئی ہیں۔ اور غیر وقت و ناوقت
 ۱۰۱ کہ آواز اور علامت تعلق پیدا کرنا چاہئے نہ کہ ہر ایک سر علیحدہ۔ لیکن
 یہ ممکن ہے۔ کہ درمیان میں ہر ایک طرز سیر وہ تھا جس سے پاؤں چاہئیں۔
 جو ہر اصل سے پیدا ہوتا ہے۔ کہ لفظ کے آواز اور علامت دونوں کی خاصیت تھی
 نبی و انبیاء منوں پر تعلق ہوتا چاہئے۔ اور نیز انی خاص شرائط کی پابندی ہوتی
 ہو۔ جو اصول ان کے سے عائد ہوتے ہوں۔ پھر نیز ان طریق سیر و دیکھنا چاہئے
 کہ کیا اور میں شکوہ بالذات میں پاؤں چاہئے۔ یا نہیں۔ آواز کو علامت کے
 ساتھ تعلق دینی کا طریق خواہ عام ہو۔ خواہ مختص۔ خواہ دیکھنا اور خواہ
 غرض ہے۔ کہ خوردہ کوئی سا طریق ہو۔ یہ ستر جن کو عقل اور محسوس سے تعلق
 سے برتاؤ گا۔ وہی زیادہ سوچنا ہوگا۔ یہ سمجھنا کہ ہر کوئی اس اور کا خیال
 ۱۰۲ ہماری ہر سیر سیر سیر سیر سیر کا طریق نہ ہے۔ البتہ ہر کوئی
 پس زبان تہذیب کے ذریعہ طلب کو لفظوں کے رسم و رسم اور وہ فروع کے شکوہ ہے
 رشتہ دار دنیا چاہئے۔ اور جو عرصہ کہ مجھ آوازوں کے مقابلہ کہ خاص طور پر ہونا
 چاہئے۔ یہ طریق اولیٰ تو فی لفظ چاہئے۔ اور ہر اور اعتراض ہے بہت ہی
 جو دلائل اور دیگر نشان و نمائندگی طرز پر کیا کرتے ہیں۔ علوہ ذمہ اگر کوئی طرز
 جو عام طریق سے چرنا مسکتا رہا۔ اور یہ سے میں داخل ہو۔ چنانچہ ہر طریق سے
 تعلیم ہوتی ہو۔ تو دیگر کو لفظ ہونا چاہئے

ایک صندوق پر ڈال کر ادنیٰ شتی کر دو۔ اور اگر مع عقل چاہے اور
تو شتی نہ بہت طریق نکال سکتے ہیں۔

پڑھنے کا اول درجہ

پہلے درجہ میں سب سے پہلے دیکھا جاتا ہے۔ جب چند تختوں پر چھپی ہوئی سستی
یا ٹیڑھی سے لفظوں کی چھپی ہوئی پرائے۔ ہر ایک سن میں صرف چند الفاظ
موتی ہوتے ہیں۔ چاہے۔ تاکہ بہت سے دونوں کا دیکھنے سے تھک کر
تو نگہ پریشان نہ ہو۔ ورنہ کہ اول سب سے پہلے فوری ہیں۔ کہیں آیا۔ تو جا
وہ گئی۔ کہ تھک کر رہے۔ کہ پہلے اول فزہ کے ہر ایک لفظ کو الگ الگ سے بتا دے
اور پھر۔ اور ہر ایک لفظ علیحدہ سے الگ الگ اور کل سے ایک ساتھ
کہہ دے۔ پھر کل فزہ کے ٹیڑھے۔ اور طلبہ سے کہہ دے۔ باقی
فزون کے ساتھ ہی ایسا کرتا جائے۔ جب طلبہ ان فزون کو ترتیب وار
دیکھ سکیں۔ پھر پڑھنی لگا جائے۔ تو تھک کر رہے۔ کہ ہر ایک صفحہ میں سے
دلفظ کو اور کئی طرح ترتیب بدل کر دے۔ کہیں ہمیشہ یہ خیال رکھو
کہ ادنیٰ سے فزہ میں بہت سے ایسے ہیں جو جابجا کہہ سکیں کہ لفظ یا پھر
یا طے کی طرح بول رہے ہیں۔ ہر درجہ میں اور جتنے سہی ہوں۔ اور سب سے پہلے
کہنا چاہئے۔ ہر ایک سہی کے اختتام پر اور سہی کے چھپی ہوئے فزون کو
طلبہ کہہ کر دے۔

اس درجہ سیریز کی فہرستوں پر چھپی ہوئی سب سے زیادہ جملے ہیں۔ ان میں
 ہر درجہ کی نسبت پر وزن ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک سیریز میں الفاظ کی تعداد زیادہ ہوتی ہے
 فوری سطح پر مرکب ہوتی ہیں۔ کہ ان میں چھوٹی جملے پر مرکب ہوتے ہیں۔ حروف میں ہر ایک
 ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک کے اندر سیریز سے الفاظ چھپتی ہیں۔ تاکہ فوری طور
 پر زیادہ زیادہ ہو۔ ان سب سے غیر الفاظ کے علاوہ جو پہلی جملے پر مرکب ہیں۔
 چند مہینوں میں الفاظ چھپتے ہیں۔ جو ہر ایک میں ہیں۔ ان کو سب سے اوپر رکھا جائے گا۔
 چھپتے ہیں۔ تاکہ ہر ایک کو معلوم ہو جائے۔ کہ سب سے پہلے کون سے الفاظ آئیں گے۔
 جن سے طلبہ سیریز میں نہیں۔ اور سب سے پہلے جو گفتگو مدرسہ سے سب سے پہلے ہوتی ہے
 کریں۔ اور سیریز میں الفاظ کو لکھیں۔ وضاحت کریں۔ کہ سب سے پہلے۔

{ اُم کلام
 و اُم
 نام شام }

آج کا درس چھپے۔ اس کے و اُم و اُم۔ نام کا کلام کرو۔ نام کا نام کو۔ نام کو کلام
 ست کرو۔ وغیرہ۔ نام کو چھپے۔ کہ ہر ایک ہر ایک فوری کو۔ ہر ایک
 فوری کے الفاظ کی طوالت ترتیب اور پتہ نہ کریں۔ تاکہ الفاظ چھپیں سب سے پہلے
 آج چھپیں۔ اور کو خود طلبہ تیار ہیں۔ جو الفاظ ناموں۔ اور کو ہر ایک فوری
 تیار ہیں۔ اور ہر ایک سے ہر ایک۔ یا اور کو چھپے ہر ایک۔ ہر ایک الفاظ
 کے سمجھنے میں ان کو کچھ ہی مدد نہیں ملتی۔ بلکہ ہر ایک میں ہر ایک ہوتا ہے۔

۹۸۔ اس کے ایک اور بڑی عادت یہ ہے سچائی۔ کہ سوچنے کی محنت سے بچنے لگی وہ اس نقطہ تک ہی تہیز نہ لگے۔ جنکو وہ ابھی طہا جانتے ہیں۔ نہ تہیز کو چاہئے۔ کہ ہر ایک نئی لفظ کو ایک ہی لفظ سے اور اصل جی جیسے کہو ائی۔ اور فزوں کو بھی وسیطہ پڑانا چاہئے۔ جب حاجت اور سبق کو سمجھتے اور دل کے ساتھ پڑھنے لگے۔ تو نئی الفاظ و جملہ لفظ کر طبع کی توجہ اور تہیز کرنی چاہئے۔ اور یہ سبق کے شروع میں قسط و درجہ میں پڑتے ہیں۔ انکو بڑے پر سکندر طبع کو بڑا ہی دکھانا چاہئے کہ آواز اور علامت کی خامی سے اونپر کیا اثر پڑتا ہے۔ پہلا پہلا ہی دفعہ تہیز کو یہ موقع ملے گا۔ کہ طبع کو ایک ایک حرف کی آوازیں سکھائی۔ اور ان کے منہ بونی نہ لکھائیے۔ ہر ایک سبق میں یہ سبق لکھائی نہ لکھائیے۔ کہ سبق کے شروع میں جو الفاظ لکھے ہیں۔ انکو بڑے انہی فحشوں پر تعلق رکھیں۔ یا معلوم لکھنے طور پر لکھوائے۔ ان سبقوں کو کئی بار پڑھانا چاہئے۔ تاکہ جو الفاظ انہیں آتے ہیں۔ بچہ کو انہیں نئی واقفیت ہو جائے۔ کہ معلوم ہر ایک سبق کے الفاظ کے

نئی نئے فقرے طبع سے جو کر پڑھائے۔ تو بہت مناسب ہے۔

تیسرا درجہ۔ ہر درجہ میں بچہ کو کتاب پڑھانے میں۔ اور پڑھنے کے الفاظ سے پہلے تہیز کرنا۔ وہ ایک دفعہ جتنے الفاظ اور کئی کئی دفعہ پڑھتے ہیں۔ انکو تہیز کرنا۔ اور پڑھتے وقت انکو اپنی توجہ خود قائم رکھنی پڑتی

۷۹
 ۷۷۔ بیلہ کی نسبت اب دوسکو بہت زیادہ مشکل نظر آتی ہے۔ درمشتکل کا مقابلہ
 کر بھیرتوں کو بہت آسانی ہو جائیگی۔ اگر پہلی کتاب اتنی سہل نہ ہو چکے، یہ سمجھ کر ہی
 الفاظ داخل کئے جاویں۔ جو بچہ پہلے پڑھ چکا ہے۔ نئی الفاظ داخل کر نیسے اور کئی
 مشکلات جو پہلے ہی بہت بڑی ہیں۔ اور یہی زیادہ ہو جائیگی۔ اگر دوسرے طبیب دوسری
 کتاب کے پہلے چند صفحے اچھی طرح پڑھا لے گا۔ تو دوسرے درجہ میں کچھ قوت ہوگی۔ اگر
 معلم دوسرے درجہ کی اچھی طرح تشریح کرنا دیکھا۔ اور دوسرے کو سکھانا دیکھا۔ کہ
 ان میں وہ الفاظ کو پڑھتے ہوئے۔ اپنی اگلی کو ہی ایک لفظ
 کے بعد دوسرے لفظ کی طرح پڑھتا جائے۔ جو کسی بھی طرح سنو کی سطح پر کچھ قوت
 ہوگی۔ بہت سب کو یاد پڑھنا چاہیے۔ تاکہ بچہ اگلے آسانی سے سمجھ جائے اور
 جو کچھ دوسرے۔ دوسری کتاب میں الفاظ ہوتے ہیں۔ لیکن زبان بچہ پہلے صفحہ
 پڑھ کر ہی کتاب میں مشکلات نظر آتی ہیں۔ اور انہی انہی کی طبیعت کو پڑھنا
 نہیں کرتے۔ بلکہ دوسرے کے سبق دوسرے کے سبقوں کے ساتھ ہی پڑھتے ہیں۔ اور اس طرح
 سے بنائی گئی ہیں۔ اور دوسرے پڑھائے جاتے ہیں۔ چنانچہ بہت سب کو پڑھ چکے
 تو یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ دوسرے کو پڑھنا آگیا۔ اور محض جو عملی مشکلات ہیں۔ حل ہو گئیں
 یعنی دوسری آئندہ مشکلوں الفاظ سے آشنا ہو گئی۔ اور زبان کے الفاظ میں جو خامر
 مناسبیت نہیں۔ اور نیسے ہی آگاہی ہو گئی۔ اب بچہ آسان قند کو پڑھنے کو قابل ہو گیا۔

۱۰۰۰
مکملی صورت میں اگر کوئی مہذب و بزرگ کی تعلیم کی حاجت نہ ہو۔ تو وہ ہر طرح کے علمی و ادبی
سالی کے شروع میں طبع پر ہوتا ہے۔

پھر صفا سکھانے کے لئے اخلاقی اعانتیں :-

۱۔ شکر کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جو کئی ترقی تعلیم پر بہتری فراہم اور خدمت کا اثر صحیح
طرز تعلیم کی نسبت ہوتا ہے۔ ہر میں حکم نہیں۔ کہ یہ اور تعلیم کے ہر درجہ اور ہر مضمون کے
میں درست ہے۔ کہ سب سے اہم وقت سب سے خاصہ مفید ہے۔ جبکہ بچہ میزین ہوتا ہے۔
اور پچھلے خاص مضمون کی تعلیم ہوتا ہے۔ اگر مضمون متبع کے ہر مضمون کو دیکھوں کہ ساتھ
نہ پڑھنا چاہئے۔ تو یہ موزی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ کو ناہیوں اور کامیابیوں کی وقت بچہ کا تئیں
حل رہے۔ اور جو کہ طبیعت سیدوں کے عقل اور ہمت پر ہی کام لے۔ کہ اگر دیکھوں
طرز تعلیم میں کوئی نقص ہی ہوگا۔ تو اور کئی غرضیں اور سے جو ہو جائیگا۔ ہر
دیکھیں اور کئی ذریعہ سے علم کے علم طرز تعلیم سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور صحیح و راستہ ای ہے
میں پڑنا کہ سب سے بڑی متابعہ طرز سے ہی کامیابی حاصل کی جاتی ہے۔ اور کئی دیکھیں ہوگی

بہ خوشحالی اور فصاحت سے پڑھنا :-

خوشحالی کے تمام احوال ان دو باتوں پر آجاتے ہیں۔ سنجہ۔ لہجہ۔ سمجھ بکھیر پڑھنے کی مہارت
کہ عبارت کو سطح کی پڑ جائے۔ کہ اگر کامل مطلب نقل آئے۔ لہجہ سے پڑنا اور کو سیکھتے
ہیں۔ کہ عبارت مطلب اور پڑھنے کی آواز میں ایسی مطابقت ہو۔ کہ اگر کامل مطلب ہو پڑھو

آواز ہر جاوے :-

خوشخوانی کے اوصاف

لب لہجہ سے بڑھتی ہوئی معصومیت اور صحت مندی ہرگز
 دلی صحت تلفظ - اگر کتب پر غور کریں - کہ زبان کی حرکتوں کو اور کئی اور کتب کے ساتھ
 برتنا چاہئے - اگر کتب کا خلاصہ کر دیا جائے تو یہ بھی بڑھتی ہوئی ہوگی

دلی صحت تلفظ - یہ وہ خاصیت ہے - جسے بزرگوں کی لفظ یا مجموعہ الفاظ کی بڑی بڑی
 اور نہایت دینی ہے - اگر کتب اور کتب کا خلاصہ کر دیا جائے تو یہ بھی بڑھتی ہوئی ہوگی - جو وقت معلوم
 پسیمہ ہوتی ہیں - کہ ہر کتب اور کتب کی کمی بیشی ہوتی ہے - طالع علم کیلئے ہوتی ہے - خواہ کتب یا
 اور کتب اور کتب سے - خواہ جدید جدیدی - یا پرستہ اور کتب سے - اور کتب اور کتب سے
 ہوتی چاہئے -

دلی صحت تلفظ - اگر کتب اور کتب سے - خواہ جدید جدیدی - یا پرستہ اور کتب سے - اور کتب اور کتب سے
 اور کتب اور کتب سے - خواہ جدید جدیدی - یا پرستہ اور کتب سے - اور کتب اور کتب سے
 تلفظ سکھانا چاہئے -

دلی صحت تلفظ - اگر کتب اور کتب سے - خواہ جدید جدیدی - یا پرستہ اور کتب سے - اور کتب اور کتب سے
 اور کتب اور کتب سے - خواہ جدید جدیدی - یا پرستہ اور کتب سے - اور کتب اور کتب سے

دلی صحت تلفظ - اگر کتب اور کتب سے - خواہ جدید جدیدی - یا پرستہ اور کتب سے - اور کتب اور کتب سے
 اور کتب اور کتب سے - خواہ جدید جدیدی - یا پرستہ اور کتب سے - اور کتب اور کتب سے
 اور کتب اور کتب سے - خواہ جدید جدیدی - یا پرستہ اور کتب سے - اور کتب اور کتب سے

اور ہر کی طبیعت حسست ہوتی ہے۔ وہ بہت ہلکا ہوتا ہے۔ وہ میرے اراکین ہر کی
کی فتن کرتا ہے۔ تو بڑا اور کو اپنی طبیعت کے تحت معدوم ہوا کرتا ہے۔

د، صوت کا صحیح درجہ (صحت مقام الصوت)

ہر کی صوت اس درجہ سے ہے۔ کہ بڑی دیر کو آواز نہ ملے۔ یعنی اپنی آواز بڑی قائم ہے۔
(تاکہ ہر کی طبیعت کی مختلف حالتوں کے مطابق ہر کی آواز بڑی اور کم ہوتی ہے۔
کرتا ہوتا ہے۔ کبھی بڑی کرتا ہوتا ہے۔ اور کبھی ہی غایت درجہ کی اور بڑی یا بڑی آواز سے
بڑی ہلکا ہوتا ہے۔ تو ہر کی گنی گنی ہلکا ہوتی ہے۔ ہر ایک شخص کی آواز میرے ایک متوسط
مقام یا درجہ ہوتا ہے۔ جو اس قسم کے ہر کی کے لئے مناسب ہوتا ہے۔ ہر کی کے لئے کو
ہر سے بڑی وقف ہونا چاہئے۔ اور ہر کی میں ہونا چاہئے۔ کہ جب کسی۔ اور اس اعتبار
کے لئے۔ آواز کے درجہ یا مقام کو آواز کی گنی گنی ہلکا ہونا چاہئے۔ کہ کسی
درجہ کی آواز کو زیادہ ندر کی ہر کی ہے۔

د، مد و قصر صوت۔ زمین تعیین ہی داخل ہے۔ مختلف مقام کے ہر کی

ہر کی کے بڑی میں ہے ہر کی تمام۔ تعجب۔ تنہا۔ حکم دینا کی ہر کی کے لئے خاص
خاص الفاظ ہر آواز کو ہر کی گنی گنی۔ ہر کی ہلکا ہوتا ہے۔ ہر کی زمین یا زمین کی ہے
ہر کی۔ خاص مد و قصر صوت سے طبیعت کی مختلف کیفیتوں سے صحت درجہ کے خاص
کرتا ہے کی آواز کا اپنی بڑی کرتا ہوتا ہے۔ یہ وصف خداوند ہوتا ہے۔ جب ہم
کسی شخص سے غصہ۔ تعجب۔ خوشی یا ہر کی سے خطا کرتے ہیں۔ تو ہم اپنا غصہ

عجب فوجی یا پنج آواز نہ فرمائی ہر ایک آواز میں یہ پہلے نہیں۔ کہ ہر عام
 سے عام و قریب پر سکین۔ کوئی بات کہ سکین۔ سوال پر چھ سکین۔ یہ حکم و حکم
 جبکہ کہ حسب فرم ہر آواز کو دو گنا پنج پر سکین۔

۸، سہ دست - اس کے یہ غرض ہے - کہ بی بی سہ دست اپنے چہرہ پر جو چاہے - دیکھ کر
 نہ ٹپکے - اس کو ملاقات اللہ کا ہے میرے - اور موت حاصل ہوتی ہے - کہ بی بی سہ دست
 مغز کا مطلب سمجھ جائے - اور اور کسی انتہائی لفظوں کی ضرورت نہ ہو جائے - اچھی
 طرح چہرہ نہ سیکھنے کوئی - قیہ - تقلید - عشق - بی بی سہ دست
 بی بی سہ دست چہرہ کوئی تعلیم دے گا یہ

سمجھنے پر نہ کوئی یہ حور ہے۔ کہ پڑھنے والے کو یہ عادت ہو۔ کہ جو فقرہ پڑھے۔
 دوسرے مطلب پر خیال کرتا جائے۔ چہ بڑے بچوں کی جانتوں میں پڑھنے سے یہی عادت
 جو کثرت کرتا ہے۔ وہ سمجھنے پڑھنے میں بڑی مدد دیتی ہے۔ بڑی جانتوں میں تو یہی
 زبان میں اور کتابی زبان میں تعلق پیدا کرتی ہے۔ اگر یہ فہم نہ ہو۔ تو کتابوں
 کی زبان ہمیشہ غریب اور سہی۔ اور پوری پوری سمجھ پر نہ آسکتی۔ اگر عین کا عین ہے۔
 فقرہ کی بجز کی زبان اور سبق کے مطلب کو اور نہ ہی سمجھ پڑھنے کو ہی مفید ہوتا ہے۔
 کیونکہ دوسرے فقرہ وہ عام قاعدہ اور کئی سمجھ پر آجائے۔ جو سمجھنے پڑھنے کو ہی ضروری
 ہے۔ یعنی جو حصے فقرہ کی اور یہ منطقی کئے گئے ہیں۔ اور وہ کیا کچھ وقف
 دیکھ پڑنا چاہئے۔ لیکن جن الفاظ سے ہر ایک حصہ مرکب ہے۔ وہ غیر توقف نہیں
 ہونا چاہئے۔

حیرت فزونی تجزی کی جائے۔ - در وقت طبع کو ان مقام تک پہنچانے
 کو نامناسب ہے۔ جب پڑنی میں غصہ پیدا ہوگا۔ کہ نہ تو اسکی وجہ اور تجزی کی قوت
 تباہ ہوگی۔ خود طبع پر غصہ ہو جائیگا۔ - پھر نہ تو وہ جسے یہ بتو
 لگتا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس عبت میں پڑنا صرف تجزی اور تشہید کے لئے ہی
 نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ دوسرے بعد میں ہی سبق کو خوشنوائی کی غرض سے پڑھنا
 چاہئے۔ - نہ تو یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ طبع میری عادت پیدا ہوگی۔ - ہر
 پڑھتے وقت یہ ہی خیال رکھیں۔ کہ جو کچھ پڑھتے ہیں۔ اسکا مطلب
 ہے۔ - جب تک کہ دوسرے کا طرز اسیا ہوگا۔ کہ جس سے ان کو ذہان و دماغ
 طبع کے دو غیر متعلق پیدا ہو جائے۔ -

لب جو سے پڑنی کی تعلیم دیکار ہے۔ -

دل صحت تلفظ۔ - یہ سطح عام ہے کہ سکتی ہے۔ - درس میں طبع جو
 غلط کریں۔ - خود پڑھتی وقت۔ - خود بولتی وقت۔ - ان سبکی اصلاح
 ہونی چاہئے۔ - ہر قسم کی غلطیاں اگر خام خام مقامات یا دیات کی بولی میں
 پڑھتی ہیں۔ - بصورت سیرانی اصلاح، مشہد ہوتی ہے۔ - یہ طبع کی طبیعت
 میں جگہ پڑ جاتی ہے۔ - اگر کوئی غلطی کسی لب عام کی طبیعت میں مستحکم ہو جائے
 خود غلطی ہو۔ - کہ وہ ایک اور ب کی جگہ دوسری اور ب بولتا ہو۔ - جب کہ خام
 خام مقامات یا دیات کی بولی میں پڑھتا ہے۔ - خود وہ غلطی خام اور طبع

مخصوص ہو۔ جیسے نہایت کی جگہ در احوت ہونے۔ اس میں بحر کو بھی سمجھا جائے کہ طبع پر
 ہی قیام دینی چاہئے۔ اگر ستر کو کوزہ کا اکوٹس و قیامت ہو۔ اور پھر حرکت
 وہ طبع کرتا مسکے۔ کہ سمجھ اور نہ لکھائی کے نئی کسر اور کوس جگہ رہتا چاہئے۔

تو میرے سر پر اور کبریٰ و عیسیٰ علیہ السلام

یہ صفائی تلفظ۔ طبع کو صفائی کے ساتھ عادت پڑنے کی ڈھائی چاکر۔ اگر کے پس
 عادت ہونے پر۔ اور اگر ہو۔ تو اور کے ہم رنگی کو ستر کے۔ کیونکہ یہ عادت رہائی
 ستر کی قیام کو نہت صلیح کی ہے پر وہی اور جمع تو چھی سے اکثر پیدا ہوتی ہے۔ اور جب
 یہ عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اور کے ٹرے سے اکثر نہایت مشہور ہوتا ہے
 اگر بحر کی تہائی قیام کے درون میں جمع حروف کی آوازوں کے بونی میں طبع پر نہت
 تاکہ کہ کہی گا۔ تو عینک پسند و بہت کہ ہوتا رہیگا۔ جو پچھڑا نہ ہوتا ہو۔
 اور میں گائیگا ہے کہ خود کے الفاظ اور دریں الفاظ کے اجزاء کے دریں کو وقفہ
 دیگر نہ ماننا ہے۔ خود کے الفاظ اور الفاظ کے ٹکڑوں کو کچھ عرصہ تک چھی طم
 تاکہ کہ ستر پڑنے سے حروف کی آوازوں کو چھوڑا پنکی عادت بہت کچھ رقم ہو جائیگی
 خاصہ امان موز اور کتب الفاظ کی مشق کرانی چاہئے۔ جنہیں کم زور حروف یعنی
 س۔ ز۔ ل۔ م۔ ن۔ و۔ ی۔ ت۔ ہ۔ ی۔ کو نہ کہہیں۔ کہ جو
 صفائی کے ساتھ نہیں دے جاتے ہیں۔ طبع کے پڑنے پر نہت ستر کو چاہئے۔ کہ
 امن الفاظ کا خیال رکھیں۔ جسے چھو اور پسے حروف پر زور نہی۔ اور نیز وہ نہیں جو پڑ چو
 الفاظ کو تاکہ رہے۔ جو کسی تاکہ کہ کسی لفظ کے ساتھ وقف ہو۔

۱۰۶
اسی تغنیج - پر چڑھ کر شک نہیں - تقید سے حامل ہو سکتی ہے - طبع
غلطیاں کریں - انکی اصلاح ہونی چاہیے +

۱۱۔ تو کچھ سرکات پر منحصر ہے - کہ قاری جو فزہ پڑھی - اور کتنی سمجھتا ہو -
پس ایک کی تشریح دوسری پر منحصر ہے +

۱۲۔ تریق - اس صفت میں حد باتیں داخل ہیں - ایک تو آواز کے وقوع
مقاموں کا خیال رکھنا چاہیے - دوسری اعراب کی آوازوں کی مقدار کا خیال
رکھنا چاہیے - آواز کے وقوع کے مقاموں سے وہ توقف درود ہے - چنانچہ قاری کو
اس طلب کے آواز کے لئے پڑنا پڑتا ہے - یہ ان جہیں ہیں وہ تو کسی مختلف ہیں -
جو کہ بڑے قاری کی صورت میں ہوتے ہیں - بعض وقت یہ قاری منطبق ہو جاتے ہیں
مکمل ہے - اگرچہ چھپ چھپ وقتوں کی ضرورت ہے - وہاں آواز کے وقوع
کو داخل کرنا پڑی - کیسے اور جس کو کل اور چھپ چھپ پڑنا چاہیے - جس
پس کو جسے درج نہ کہنا چاہیے - دوسرے اور پہلے کو لٹ اور پس نہ
کہنا چاہیے - دوسری آوازیں اکثر آجاتی ہیں - انکو ہمیشہ کہ کر دینی ہے
جب وقت کل فقیر کے پڑنے میں صرف ہونا چاہیے - اور اس کے بعد چاہیے - اور
اس کے بعد اس کی مشق اور غلطی جاتی رہتی ہے +

۱۳۔ محنت مقام لغت - سو فقرہ موت - اسی دونوں کو ساتھ ساتھ پڑنا
چاہیے - پہلے سے تو آواز کا وہ درجہ درود ہے - جس سے پڑنا چاہیے - سو فقرہ
میں اور ان کا پڑنا مقصود ہے - سو فقرہ موت سے پڑنا سیکھا نہیں

جو مشہور اور ہونی پیر۔ اور کی کمی بیشی انکی صحبت پر سمجھو۔ (جلد دوم)۔
 سکون کے طلبہ ہرگز آسانی حاصل نہیں ہیں۔ کیونکہ ایک تو انہوں نے اپنی نگہ
 میں گفتگو کے ذریعے اور کو پسے ہی سے حاصل کیا ہے۔ اور دوسری انکی
 اپنی خیالات کے مختلف اور کچھ دوبرہ اطمینان کے ساتھ چل کر کسی عادت ہو جاتی ہے۔
 جو بجز عام سہارے میں نہیں رہتے ہیں۔ وہ پچھلے اور ان کے ہاؤس کے عروج تک پہنچتے
 ہیں۔ انکو اچھی طرح تغیر محض کے ساتھ نہیں سمجھنا ہوتا ہے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔
 بجز ہرگز حیطہ نشاندہ گوئی کے بجز حاصل نہیں۔ رہیں کو چاہئے۔ کہ بقول بعض
 کی نسبت طلبہ کے گفتگو کیا ہے۔ ہر سے وہ زیادہ آزادی کے ساتھ ہونے لگیں گے
 اور تغیر محض کی سبب ہی سرور سے ہوتی جائیگی۔ کیونکہ کھلے ساتھ تغیر محض کو قدرتی
 منتق ہے۔ تغیر محض کے لیے میرے منتیں کی جائیں ہیں۔ اور اولیٰ خلد میرے
 کہ طلبہ کو چاہئے۔ قدرتی طور سے ہر محض کی کوشش کریں۔ عبادت کے خیال کو ایسی
 متنبہ کہ ساتھ اور ان کے۔ کہ گویا وہ اپنی ہی خیالات کو ظاہر رہے ہیں۔
 بجز ہرگز اور کوئی صورت نہیں ہے جس سے طلبہ کی طبیعت پر اثر ہو۔ اور وہ ہر محض
 کے موافق عمل کریں۔ اگر وہ گفتگو میں اپنی اور کو درستگی کے ساتھ نہیں ہو سکتے
 تو پھر نہیں اور کاربن انکو ہرگز نہیں آئے گا۔ اعلا جہتوں کے طلبہ جنہوں نے
 تغیر سے تغیر محض کی سبب نہایت حاصل کی ہے۔ صرف وہی اور کے اصول کی
 تبلیغ میں غائر اور ہاں سکتے ہیں۔ جو سبق کی تنبیہ کے بعد میرے نے چاہئے۔

دوست کی توجہ نہ کر کے طلبہ کی توجہ منہ پر دین امر کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

دن بہت میری خدمت ہوں۔ اور میری بوجھ میں ہے اور نہ چاہئے۔

وی۔۔۔ اور نہ دقتوں کی نسبت مستعد۔ اور دونوں دقتوں کی وجہ

میں جن لفظ یا جن الفاظ پر زور ہو۔ اور اور زور دین کی غرض

میں، جیسا کہ عبادت کو پہنچا جائے۔ خورہ کل کے الفاظ میں۔ خورہ امر کی وجہ

کی خاطر ہے۔

پرسہ کی توجہ سے بچو کہ چھوٹے بچے۔ اس میں ہی اپنی فتح اور ترقی سے

کاغذ ہے۔

دوست سواست۔ بہترین کے ذریعہ صواب نہیں ہوتی۔ رکھا رکھا جیسا کہ

معلوم ہو جائیگا۔ محض مشتق ہے۔

غلطیوں کی اصلاح

فن عبادت ورنہ کی نتیجہ صرف عروج پا کر کہ کسی عہدہ غلطیوں کی اصلاح ہی

مستعد ہے۔ ان غلطیوں کی مرمتیں ہوتی ہیں۔

ان تلفظ کی غلطیوں جو علیحدہ علیحدہ الفاظ کے ساتھ اور دونوں متعلق ہیں

۱۔ لٹ بچ کی غلطیاں۔ نئے بچوں میں قنار میں ہے۔ ترکیب کا خیال

نہ رکھنا۔ تیز رفتاری کا خیال نہ رکھنا۔ پہلی قسم کی غلطیاں چھوٹی عادتوں

میں ہوا کرتی ہیں۔ اور دوسری قسم کی غلطیاں اعلیٰ عادتوں میں

اصلاح کو قیام کا ایک روز ورنہ نہ کیجی - (۱۰۹)

۴ - اور روزی ہر - غلطیوں کی اصلاح سکھاتے - اس سے یہ غرض ہے -
کہ اصلاح بطور پرکھاؤ - کہ جو غلطیاں ایک طبیب میں - انکی طرف سے عیبت کی
توجہ کرائی جائے - اور جو درست آواز ہو - وہ کل طبیب کے ذہن نشین
کرائی جائے - جو چھوٹی عیبتیں جو حیثیت غلطی کے - دیکھ کر اور کہ اصلاح
دوسروں کو کرائی جائے - اصلاح کا یہ طرز دوسروں تک پہنچا جائے - کہ
عیبت آئے وقت کو بے لطف نہ دیکھی جائے - اعلیٰ اچے عیبتوں کی یہ بہتر
مصلحت ہوتی ہے - کہ ہر شخص کو جب فتنے کو فتح کر چکا - دوسروں کو اصلاح کرائی
جائے - یہ سب لفظ یا اشارے میں نہ کرنا چاہئے - ہر بہتے وقت دیکھنے سے
وہ اور بھی زیادہ غلطیاں کرتا ہے - اور جو غلطیاں اعلیٰ اور کم کی ہوئی ہوں -
منجہ دہن غلبہ علیہ ان الفاظ کے تلفظ کے سبب واقع نہیں ہو سکتی - اور
حقیقت غور کرنا چاہئے - نہیں ہوتا - اور دوسرے کو عیبت یا ہر بہتے وقت
کی توجہ غلطیوں یا اصلاح کی بات اچھی طرح روح نہیں ہوتی - جب کہ طبیب علی
ہر شخص کو - اور ہر شخص کو انکی غلطیاں پر چھی جاوے - تو مصلح کو یہ احتیاط
رکھنی چاہئے - کہ طبیب پر عجیب جوئی اور نقطہ چھینوں کے عادت سے پرہیز کرے
دوسرے کو چاہئے - کہ طبیب کی غلطیوں کو صبر کرنا نہ کرے - اور جو غلطیاں
انکی سمجھ اور پہچان سے باہر ہوں - انکی لکھائی میں طبیب سے دھارائی

۱۱۱ دور طالعیم جو غلیں اکل چڑھیں گے۔ اور
 سختی میں نہ گئے۔ جب کسی غلطی کا قصہ ہو جائے۔ تو حضرت طالعیم نے
 غلطی کی تھی۔ اور اسے دور دراز عزت ہو۔ تو کل ہی عسک اسکا کہ
 کہہ دینا چاہئے۔ ہر بات کا تصفیہ کر دیا کوئی غلطی ایسی باری باری کا
 یا نہیں۔ کہ کل غلوں کو دوبارہ ٹھکانا چاہئے۔ ہر قسم کی عقل اور
 دین پر چڑھنا ہر۔

۲۔ غلطیوں کی اصلاح چاہی ہوئی ہے۔ یعنی اصلاح صرف اپنی ہی
 کی غلطیوں کی نہیں۔ سب سے پہلے سب سے غلطیوں کی ہونی
 چاہئے۔ عموماً سب سے پہلے یہ دیکھو۔ کہ جب کسی پر سر کا استیلا
 یعنی گرفت کرنا۔ یا تہہ پیرے یعنی ہیز۔ اور اسے بڑھنے کی اصلی حیرت و تباہی
 معلوم نہیں ہوتا۔ جب اس کو چاہی ہوئے معلوم ہے۔ کہ طالعیم کیا کر لگا
 تو بہت ہی غلطی معلوم نہ دیکھتے۔ بہت ہی غلطیوں کا یہ ہے۔ اور اس پر
 اور بہت خبر داری کے ساتھ نہ کہ چینی کر سکتا ہے۔ کہ وہ صرف کافوں سے نہیں۔ اور
 یہ دیکھو۔ کہ عبادت کا مطلب سمجھ میں آتا ہے یا نہیں؟
 چھٹی جاعتوں کی حقیقت میرے طرز امتحان سخت ہوگا۔ لیکن اعلیٰ جاعتوں کے
 لئی اگر یہ خیال کیا جائے۔ کہ بہت ہی غرض ہے۔ تو کچھ سخت نہیں۔ ہر مصلح کو چاہئے
 کہ طلبہ معقول کا صوبہ کر لیں اور ان کے پڑھنے کو سکھائیں۔ اور بعد از اسانی مسیحہ پڑھیں

وہ چوتھے درجے کا مسلمان ہے۔ اور مطلب سمجھتے ہیں۔ اور سید راہگاہ
 پڑھنا اچھا ہے۔ ہر ایک کو وہ بالاد خیال پر مبنی ہے۔ کہ جو کو معلوم ہو اور اسے کوئی موقع ہے
 کہ پڑھنا چاہتا ہے۔ لیکن جو کہ اچھا پڑھتا ہے۔ وہ اکثر نہ پڑھتا
 سنتا ہوتا ہے۔ جو پڑھنا چاہتا ہے۔ اور اسے معلوم ہے کہ کتنا ہے۔ پھر پڑھو۔
 پھر پڑھو۔ ہر غرض اسے کہ یہ فقیرانہ منہ ہے جس کی لغت ہے۔ کہ پڑھنا کو بتائیں۔ کہ وہ
 کیا غلطی کی ہے۔ اور وہ کو وہاں کیوں پڑھنا چاہئے۔ ہر طریق سے جو وقت ضائع
 ہوتا ہے۔ یہ ثابت اور نقصان ہے۔ ہر نقصان کو یہ ہے۔ کہ سطح بار بار دہرائے
 سے غلطی پڑتی ہے۔ وہیں جگہ پڑھتی ہے۔ اور اس کو اس پر بھی مشق سے لغت پڑھتی
 لگتی ہے۔ یہ اور غرض ہے۔ کہ پڑھنا میں ہر ایک کو علم کو جو چاہئے وہ چاہئے۔ اور سید
 خیال رکھنا چاہئے۔ جو علم اور مفاد میں ہوتا ہے۔ اس میں اس کے کمال حاصل جانتا کہ
 ہندو پڑھتی ہے۔ پڑھنے کے سبق میر جانتا کی ترتیب اکثر ایسی ہوتی ہے۔ اسے فائدہ حاصل
 نہیں ہوتا۔ اگر طالب علم سطح بیٹھتا ہے۔ کہ ایک پڑھنے کو باقی سب مشق ہو سکیں
 تو اس کے پڑھنے کی جو تعلیم دیا جائے۔ اور اسے سب کچھ نہ اٹھائے۔ یہ پڑھنا ہی
 صرت میں ہو سکتی ہے۔ کہ طلبہ مباح یا تو سر کی صرت میں بیٹھیں ہوں۔ جو عجب پڑھنے میں
 صرت ہو۔ اور اسے اس پائے جانتیں اور اس کے کمال میں فضل انداز ہوں پڑھنا

پڑھنا تقلید سے آتا ہے پڑھنا

جو علم اچھا ہوتا تقلید سے آتا ہے۔ یہ سب اچھا پڑھنا ہی تقلید سے آتا ہے۔

۱۰ - حقیقت یہ ہے - نہ ڈرائیو میں لے جا رہا ہے - دوسری میں بھی داخل
 جا رہا ہے - ڈرائیو کو اپنی طرح بونٹی کی عادت ہو گئی ہے - تو اس پر یہ - کہ اس کی
 خوب پڑھنی ہے یہ بھی آجائے گی - خدمت کرنے کے ڈرائیو کی عادت ہو گئی ہے -
 تو اس کا خوشحال ہونا بہت مشکل ہے - اگر یہ منظور ہے - کہ ڈرائیو کی طرح خوشحال
 ہونا ہی کیسے نہیں ہوتا ہے - تو اس کے دوبرو بونٹی اور ڈرائیو کا خوف غوطہ ہونا چاہیے
 یہ معلوم کرنا چاہیے - کہ اس کی کل تباہی میں طلبہ کے ساتھ کچھ طرز عمل اختیار کرے - خود
 وہ کوئی بہت بڑا رہا ہو - خود اس کے ساتھ گفتگو کر رہا ہو - جو عادت وہ طلبہ میں پیدا کرنی
 چاہتا ہے - اس کی نئی جویت اور کویت ہے - وہ بہت آگے ہے - خاصہ کہ جب یہ
 خیال کریں - کہ جو گفتگو وہ کرتا ہے باہر منتقل نہیں - وہ کچھ کھانا کھانے نہیں پڑتا
 یہ امید کر سکتی ہے - کہ اس کی کھانا کی صحبت کچھ دیر چوں کی کھانا کھانے پر جا سکتی -
 جب کھانا میں پڑا ہو گئی - تو وہ اس کے بڑے سہیل ہو گئی - یہ جب اس میں
 تھک کر کھانا چاہا اور صاف ہو - وہ میرے طلبہ کے بڑے نیک و نہایت رکھنے والے
 بہت آگے ہے - تھک کر موت بھی نہیں چاہتی - کہ اپنی کچھ کھانا کھانے کو غور کرے
 پر تھک کر ہے - کہ جو غلطی طلبہ کریں - اس کی اصلاح میں کوئی اور فرد نہ ہوتا ہے
 جب میں اپنی عادت کو یہ سمجھا سکتا - کہ کسی عادت کو کس طرح پڑنا چاہیے -
 یا یہ چاہتی - کہ یہ کھانا کھانے پڑتا ہے - اس میں بہت طور سے پڑتا ہے -
 تو اس کو یہ کہ اس عادت کو خود پڑا کر دیا - تاکہ طلبہ اس کے تھک کر

سنیں۔ برقی کی مشق صاف لگا نہیں۔ بکرا کڑا باقعدہ طور پر ہونی چاہئے
 اور پتہ ہے۔ جسکی نسبت دیگر کچھ ہریت کہی ہے۔ ہوتی ہے۔ یعنی اور کچھ
 چاہئے۔ کہ معیادقات پر کئی لحاظ کرتا ہے۔ چکر پر طبع کو سنا پاری۔ بہت جیتھ
 معیہ ہے۔ دل سے زیادہ خوشگوار ہے۔ ہر سے اونکلی دلیں خوشگوانی کے کل پیرا کرینا
 شوق ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خوشگوانی سے جو خوشی اور لطیف حاصل ہوتا ہے۔ وہ نہ تو
 معلوم ہر دیکھتا ہے۔ اونکلی عام و تقویت بڑی ہے۔ خوبصورتی اور رنگی کا نہ اتنا
 طبیعت میں پیدا ہوتا ہے۔ اونکو مسکراتی ہے۔ مسکراتی عادت ہو جاتی ہے۔ جو
 فائدہ دے گی خاصے خوشگوانی سے صرف درجہ بہرہ ہے۔ گھر سے کا نظام و تنظیم کی
 سادہ کیا جائے۔ تو ہم بڑھتی ہے۔ اور طبیعت میں تحصیل علم کی خوشتر مستحکم ہوتی
 گھر موجود و غیر کے فیاض سے بجا دیکھیں۔ تو یہ فائدہ ہے۔ اور ان کے بہرہ و بہت خوشگوانی کے
 مسئلہ کا ایک نونہ موجود ہوتا ہے۔ کیونکہ اونکو اپنی یادوں کی تعلیم کی لئے
 خوشگوانی سے کام لینا پڑے گا۔ بہت سیر و تفریح بارگاہی حکمرانہ جائے۔ تو عجب
 کہ پڑھنے کے مضامین میں بہت کچھ ترقی دیکھی دینی لگی۔ ان باتوں پر غور کرینے
 ایک بڑا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ معلم خود بھی خوشگوار ہو۔ اور اپنی نیتوں اور پوچھ
 بچوں کے پڑھنے کی صورت بہت کچھ دیکھیں۔ جن کو وغیرہ پوچھ بچوں کی سہولت
 ہوتی ہے۔ وہاں خوشگوانی کی تعلیم اور مضامین سے اچھی ہونی چاہئے۔ چاہے

بہ پڑھنا مشق سے آتا ہے

سکھو وغیرہ پڑھنا سیکھنا نئی بالخصوص مشق کو ذریعہ خیال کرتے ہیں اور اچھی دماغی
 کہ طلبہ کو پڑھنا اچھی طرح نہیں آتا۔ جس پر اس میں طلبہ کی تعلیم کے مئی خوشحالانی کا غور
 بہتر نہیں کیا جائیگا۔ اور اس کے بارے میں کو تعلیم دیا جائیگا۔ تو غرضی مشق سے
 طلبہ کو پڑھنے کا اچھا طرز آئیں گی یعنی بہتر اور زیادہ پڑھ جائیگا۔ اور اس میں طلبہ کو پڑھنے کی بہ
 مشق کرائی جاتی ہے۔ اور اس میں اول یہ نقص ہے۔ اور مشق سے کام لیا جائیگا
 ہیں۔ جو غرضی مشق سے مراد نہیں ہوتا۔

اور مشق کا نقص یہ ہے۔ کہ طلبہ کو مناسب پڑھنے کی عادت نہیں ہوتی۔ جو مختصر اور
 معقول بن سیریت میں ایک فقرہ پڑھ لیا۔ بعد ازاں دوسرے معنوں میں کیا گیا
 مشق پورا ہوگا۔ اور غرضی اس کو مسلسل پڑھنے کے کام پڑ گیا۔ خود اپنی تعلیم
 کے مئی۔ خود اور اس کی تعلیم کرنے۔ پھر اگر یہ منظر دیکھیں اپنی توجہ قائم
 رکھنے کے عادت ہو جائے۔ اور اس کو اپنی آواز بہ قدرت حاصل ہو جائے۔ تو اس کو
 ٹیکسٹ پڑھنے کا عادی کرنا چاہیے۔ اس کی قوت بہ مشق کو بہت نہیں ہو سکتی۔
 لیکن جس قدر کہ خود پڑھ کر محنت کو سنا نہیں عادت ہے۔ وہ پھر اس کے مئی بہت
 اور مقررہ کھال لیتا ہے۔ یہ مشق ناقص ہے۔ کہ پڑھنے کے مئی وقت دیا جائیگا
 وہ کافی نہیں ہوتا۔ اس کو اس کے ذہن کے سبب کا غور خیال کرتے ہیں۔ اور اس میں
 غرضی اس کو سووند جانتی ہیں۔ کہ صرف وہی اور ترقی کے ذریعہ اور اس میں غرضی مشق
 کا کام نہیں ہوتا۔

۱۱۵
 مکیں انصاف و امانت میں اور کسی نئی اور سچوئی سے زیادہ قوت مقرر ہونا چاہیے۔ اور اور سبقت
 میں بڑے بڑے سودا اور کچھ باکھشت ہونا چاہیے۔ سکول کی تعلیم پر جتنے مضامین داخل ہیں
 اور ان میں سب سے پہلی اس کے درمیان کافی قوت مقرر ہونا چاہیے۔ اس کے کوئی نئی میرا کمال حاصل نہ کیے
 مٹی طلبہ کو دینے بہت کچھ شوق اور ترقی پیدا ہو گئی ہے۔

بڑھتی کی کتابیں

بڑھنے کی مشق سے جو غرض ہے۔ وہ اچھی طرح حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ جن کتابیں بڑھنا
 سکھانے میں۔ وہ اچھی ہوں۔ جن کتابیں آج کل کے ہیں۔ اور ان میں سے انصاف و امانت
 ۱۔ مشقوں سے ترقی دہ دہ داخل نہیں ہو سکتی۔ اس کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ کہ بڑھنے والی دہ
 میں بڑھنے کی کافی مشق نہیں ہوتی۔ اور ہر وقت مشقوں میں پہنچتا ہے۔ پہنچنے کے حق
 میں بڑھنا مصیبت کا کام ہوتا ہے۔ قسم قسم پر مشقیں پڑاتی ہیں۔ اور ان میں سے وہ بہت
 زور دے کر لکھتا ہے۔ مکیں مشقوں پر غالب کیے کہ بڑھنے میں جو لطف اور خوشی حاصل ہوتی
 ہے۔ وہ انصاف نہیں ہوتی۔ عداوت ہر کے اور سودا سے وہی کتاب کو بہت کچھ بڑھنے
 سے حاصل ہوتی ہے۔ جن کو طلبہ معقول کسی سے سمجھ سکیں۔ تو اس سے کی ناقص کتابوں کے بڑھنے
 میں وہ نصف ہی حاصل نہیں ہوتا۔ بہتر بڑھنے کوئی راہ میں جو کتابیں ہر ترقی جائز۔ اور ان
 عبارت کے شک کے نام سے بہت سی درجہ چاہئیں۔ اور ہر ایک درجہ میں بڑھنے کی مشق کا مٹی
 کافی عبارت ہونی چاہئے۔ جب عداوت کتابیں مقرر نہیں۔ تو مصلح کو چاہئے۔ کہ موجودہ
 کتابوں کو عداوت کر اپنا کام لے۔

۲۔ بڑھنے کی گتہ وغیرہ جہاں مریض رہتا ہے۔ وہ خوشنودینے سے نہیں ملتا
کا کہ نہیں ہوتے۔ جو مضامین عام۔ علمی مضامین کو طلبہ اعلیٰ طرح نہیں پڑھتے
بکثرت ان کو ان کی شوق ہوتا ہے۔ بڑھنے کی گتہ بڑھنے کی گتہ بن سکتی ہے۔ جنہیں طلبہ
معلوم بڑھنے کی گتہ کافی سال موجود ہوں۔ اور عادت ہی ایسی دلکش ہو۔ کہ ان کی
بڑھنے کی گتہ طلبہ کو بڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ بڑھنے کی گتہ بڑھنے کی گتہ بڑھنے کی گتہ
کی گتہ۔ پانچ۔ اور اگر ہو۔ تو بڑھنے کی گتہ بڑھنے کی گتہ بڑھنے کی گتہ
چاہئے۔ اور یہ بڑھنے کی گتہ نہیں ہے۔ اور یہ بڑھنے کی گتہ نہیں ہے۔ اور یہ بڑھنے کی گتہ نہیں ہے۔
عبادت بڑھنے کی گتہ۔ تو طلبہ کو ہی بڑھنے کی گتہ میں اپنا شریک کر لیا ہے۔ جو کہ بہت
دوسرے خود بڑھنے کی گتہ کی منتہی کی ہے۔ طلبہ کے بڑھنے کی گتہ کی گتہ کی گتہ
دی گتہ ہے۔ دیکھ کر کوئی نقصان نہیں۔ کہ بڑھنے کی گتہ کی گتہ کی گتہ۔ اور یہ بڑھنے کی گتہ
جی عادت کو بڑھنے کی گتہ کا زیادہ تر اعلیٰ جنہ طلبہ کی گتہ کی گتہ ہے۔ جو کہ
دی گتہ بڑھنے کی گتہ ہوں۔ جنہ طلبہ کا بڑھنے کی گتہ ہے۔ کہ ان کو غائب ہونے
ہوگا۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں اس وجہ کی تہ بیت جا رہی ہے۔ کہ بڑھنے کی گتہ کی گتہ
سنا دینے کا کام میرا بڑھنے کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ
اور یہ بڑھنے کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ
میرا بڑھنے کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ
جن کا مضامین پسند ہوں۔ دیکھ کر بڑھنے کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ
کہ یہ بڑھنے کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ کی گتہ

کو سہرا ان لٹا بیسیر باقاعدہ طور سے امتحان کے - صرف یہ کافی ہے - اگر گاہ لگاؤ
اور نئی دینت کرتا رہے - اور اٹھنا و تقسیم میرا روتو ہے - نو جوان ب اور کئے زیریں کو ہے -
اور کراؤ کر کرے - ہر طرح سے ہر میں بڑی عمر کے طلبہ کو چہرے کی حالت ہی جانی ہے - اور ان کے
عام مصلحت سے ترقی ہوئی ہے

پیر اجماعی پڑھنا مگر

اجماع طریق سے پڑھنا چھوٹی چیز ہے جو پڑھنے کی عملی شکلوں کو عجب کر رہی ہیں - ننانو
میں کی ہوگا - اس کے ساتھ ہر اصول پر ہوتا ہے - کہ جو طلبہ اچھے پڑھنے والے نہیں - ان کو
میرے کو دیکھ کر کہ چہرے پر ہونے والے موانع پڑھنا پڑتا ہے -

۱- پڑھنے سے صرف نئی آجاتی ہے - کل طلبہ کو ساتھ رہنے کی چیز جو پڑھنا کرنی پڑتی ہے - ہر سے
اب بوجہ ہر جاتی ہے - ہر جہاں کہیں اچھے پڑھنا اس کی ساتھ ہوتا ہے - طلبہ کے
تلفظ سے صرف نئی آجاتی ہے - ۲- پڑھنے کی رفتار گزرنا مقرب ہے - تو درست ہر جاتی
جو بہت جلد ہی پڑھتا ہے - اور اسے اپنی رفتار گزرنی پڑتی ہے - اور جو بہت دیر سے پڑھتا
پڑھتا ہے - اور کو اپنی رفتار پڑھانی پڑتی ہے - فوٹو ہر دیکھ کر محنت دہو کر کو اپنی خام عادت
چھوڑنی پڑتی ہے - کہ دیکھ کر -

۳- لمن اور صورت کی شکل میں ہر جاتی ہے - شروع میں جو گڑبڑ ہوتی ہے - وہ ترقی
نہ ہر جاتی ہے - اجماعی پڑھنے کے بعد بھی اور میرا یہی حال ہے - کہ وہ پہلی
دک کو حیرت ہوتی ہے - اگرچہ اپنی جگہ یہ مشق بڑا کام دیتی ہے - لیکن اگر کے اثر کو مبالغہ
نہ ساتھ نہیں خیال کرنا چاہئے - ہر کے درجہ سے غلطیاں تو بیشک دور ہو جاتی ہیں

۱۱۰
 لیکن خوبیاں پر انہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ اعلیٰ اور برکی خوشنودی و درمیر انفرادی عیب ہوتا
 اور ہر کام اچھا ہوا ہوتا۔ ذاتی فہم۔ مذاق اور مزاج پر منحصر ہے۔ پھر جماعت کے خوشنودی سبب ہوتا
 طبیعتی طبیعت اور عادت کا ملی ظاہر ہے۔ موزوں ہوتا ہے۔
حفظ یاد کرنا

عبادت حفظ یاد کر کے دل میں اور جماعت میں پڑھ کر نہا کر دیکھ کر جمع سے یاد کرتے ہیں۔
 یہ اعلیٰ اور برکی ہر سر میں انتہا جاتی ہے۔ لیکن عام مسکو و عین سکون دانی سے ترک کرنا
 اور عبادت کو محض طوطی کی طرح پھینک دینا سمجھ کر حفظ یاد کرنا چاہئے۔ تو بہت فائدہ ہے۔
 ہر وقت پیر۔

۱۔ عمل کا نقطہ مضبوط ہونا ہے۔ کیونکہ جب تقسیم کا نام عقلی ہوگا۔ اس وقت کی
 ترقی کا خیال معلوم نہیں کیوں اور کیا۔

۲۔ عمدہ عادات رنگین رنگین عبادت و تقسیم جمع ہوتی ہے۔ سکون و عین
 پر غور ہوتا ہے ہر۔ کہ وہاں کے طبیعت کے لفظوں میں سب تقسیم کے ساتھ
 گفتگو کرنا عادت نہیں ہوتی۔ ہر سے اثر کر رہا ہے۔ کہ اگر معلم ہر بات کے
 دوسرے رنگی کو نشتر کر لگا۔ تو اس کی تقسیم زیادہ موثر اور زیادہ رہی جائیگی۔ عمل
 لفظ تقسیم سے اس پر پیر (تانا) نہیں ہوتا۔

۳۔ ہر سے پھر کی قوت انتہا پر دوزی ترقی پاتی ہے۔ ہر اور کو وضاحت ساتھ دینا
 ہر دوزی باب پیر بیان کیا جائیگا۔

۴۔ اور جو وہ عمر پہنچا لیا جا - واسطہ دیکھا عیسٰی پرانی روز ملی ہے۔
 کیونکہ اولیٰ جو کچھ طبع کو یاد دہتا ہے - اور کو وہ زیادہ اہمیت ط اور نفیست کہ سب سے پہلے
 میں - وہی کی قوم ہی خوشنوائی کہ اور دنیا کی طوط زیادہ رجوع ہوتی ہے۔
خوشنوائی کی ضرورت - اور وہ کہ کام میں ہر پہن کی بڑی ضرورت ہے - درجہ
 اور کو جاننے سے - ہر آجکل اس کا طوط جہت قدر و بڑا ہوتی ہے - اور اس سے زیادہ دے
 جب طبع کہ عرصہ زیادہ اپنی حالت کو وسیع و افراط کرتا ہے - اور نہ اس کی تعلیم کی ذریعہ ہی ہوگا۔
 جو کچھ تعلیم کے اس ذریعہ کو کام میں لائے گی طاعت کرتا ہے - اور جب سکول میرتا ہے - تو اور کو
 اس کی تعلیم ہوتی - ہر اس کو کام میں لائے گی خط اور ٹھکانا ہے - تو صورت وہ دنیا میں داخل
 ہوگا - اس سے پہلے کہ ترش کر لے گا - اگر وہ ذریعہ ملے اس کی طرح تو ترقی ہوتی ہوگی - اور روز
 جو دنیا میں پہنچے ہیں - اور اس کیفیت حاصل کر لے گا - لیکن جب یہ سب چیزیں - تو یہ قدر
 کہ بہتر میں اس کو سیدھا صراط حاصل ہوگا - اس کی وجہ سے وہ دنیا میں رہے گا۔
 کیونکہ وہ پہلے کہ جس کا اور خوشنوائی طبع کر سکتا ہے - اس کو وہ ملوث سے کیا کرتا ہے۔
 اور اور کو بڑے کی مہارت ہوتی - تو وہ دنیا چھوڑ دے گا - کیونکہ اس کی مشغول کام ہے
 کہ نیکو نہیں جاتا - جو کو وہ بہت اہمیت کر سکتا ہے - اور وہ ہی مشغول ہے۔
 سب کو یہ خیال کرنا چاہیے - کہ طبع کو اور اس کی ضرورت کے موافق ہر فن میں اختتام ورجہ کی
 قابلیت حاصل ہوگی - طبع کے لب بہت زیادہ لغت کر لے گا کہ ترش کر لے
 کیونکہ یہ بہت مشغول ہے - کہ وہ بہت ہر طبع کی اگرچہ میں کمال حاصل ہوگا - یا وہ
 کہ طبع کو ہر اس وجہ کی مشغول کام ہوگا - جو دماغ ورجہ کی تربیت و تہذیب سے

ماہر ہستی ہے - پسر از صف اولی و بہات جواد نیا احتیاط میر ہیں - پیران
اسلوبی - اور وطنیان کو کام میر نہ لاسکیگا - تو طبعی ہی مدد میں بہت عرق نہ
نہ میر - بروی مدد جھڑنے تک اونکو پڑنی میں دستہ بہات حاصل ہوا تھی - اس
زندگی میں خود کوئی پتہ یا فن اختیار کریں - اونکو پڑنی کا بہت شوق رہیگا -

حساب

ابتدائی تعلیم۔ - کھانا منہ کو پیر۔ - کونچوں کو اعداد کی نمیت اور ان کے عمل
جو قصہ ہے۔ - اور کوننا نہ کیا جائے۔ - شہداء کی خاصیتوں میں قنود میں داخل ہے۔ - بچہ اور اول
عمر کے کھانا منہ پر کرتا رہتا ہے۔ - اور اور کون کو عدد دینے کے ابتدائی عمل کے درقیت اور تجربہ
پر مشتمل ہوتا ہے۔ - کہ اور کون کی بنیاد پر حساب کے ابتدائی تصورات اور اور کون کا دہن میں شہدائے تہیں

پہلے اس تعلیم سے منصوبہ آئی ہوگی لیکن طرک سے چاہی کہ یہ

وای ہے تیرا نہ بتانا چاہئے۔ اڑتا دے۔ تو تم کو یہ سنجیدگی نہیں۔ رجحانات طبع میں
بیدار نہ تھی۔ وہ لا غیر نہیں کام سے موجد ہیں۔ بھوکا ہے جو طبع نے وعدہ کا تجربہ حاصل
کیا ہے۔ اس کا کام ہے۔ اذکر اسی عدد کو نہیں۔ جو آہٹ سے اس کا طبع پر
مختلف ہوں۔ اس کا ذکر عدد کو نہیں کہتی نسبت کا تصور ہے جائیگا۔ یہ اس کا عدول کو
کھو۔ جس طبع و تہمت ہیں۔ ان کو طبع طبع سے گھٹاؤ۔ پیراؤ۔ اس سے اذکر اعداد نے محسوس
خیال ہو جائیگا۔ یہ بھوکا تو جس بات کی طرف توجہ کرنی چاہی۔ کہ وہ کہیں چیزیں اور طبع کی بات ہیں
وہ کام اعداد و مقید سے کام لینا چاہیے۔ طبع اعداد کو صرف اعداد ہی کی غرض سے کام میں نہیں
لے دے۔ یہ چیزیں کہ شمار کرنے کی غرض سے کام میں لگائیں۔ وہ چیزیں کہ انہوں

دیکھ کر غارتہ ہو کر۔ چیزیں جو اعداد کو ادا کرنے کی طاقت دینے میں ہوتی۔

وہ یہ جانتیں۔ وہ پہچانیں۔ پہچان کر دیکھیں کہ ہوتی ہیں۔ لیکن اعداد پہچاننے کی نسبت
کچھ بحث نہیں کر سکتے۔ غرض یہ ہے۔ اعداد کو علم کی طرح نہیں۔ بلکہ حساب کی خاصیت
کی طرح مشابہت۔ شکل کے سبب نہ جانیں۔ البتہ تدریج معیاد اعداد کو ذرا دینی تو ہے

جو اعداد کی طرف رجوع کرنے کا ہے۔

اس تعلیم کا لکھنا یہ ہوتا ہے۔ سیٹ پر بحث کرنا چاہیے۔ اور سیٹ پر عمل کرنا چاہیے
وہاں حساب کے عمل پر عمل کرنا چاہیے۔ جو اعداد کو اور کس کس۔ جو اعداد کو اور کس کس
پر وزن میں ملوں گے۔ ذریعہ سمجھانی جانتی ہیں۔

بہ ابتدائی تعلیم کی حد

اس تعلیم میں جو باتیں بتانی جائیں۔ وہ مجیدہ طور پر بیان کی جاتی ہیں۔

اولیٰ قوت اعداد۔ عملی طور پر۔ ہمیں عددوں کی قیمت ملوں گے۔ ذریعہ سمجھانی چاہیے۔ ایک سے دوسرے

ہر ایک ہندسہ پر علیحدہ علیحدہ سبق ہونے چاہئیں۔ اور پھر سو تک اور دس عدد ہندسہ ایک ہی سبق

ہونا چاہیے۔ اعداد کو عملی جوتھیں موزوں ہیں۔ وہ بھی سمجھانی چاہئیں۔ لیکن عملی طور پر نہیں

کبکہ عملی طور پر۔ گنتی کو سہ سہ ہی جمع اور تفریق کے عمل کی بات نہیں۔ جب ہم گنتی میں

تو ایک ایک جمع کرتے جاتی ہیں۔ اور جب بڑے گنتی میں۔ تو ایک ایک گنتی کرتے جاتی ہیں

جمع کے عمل میں اولیٰ دو چودہ چودہ عدد جمع کرنا چاہیے۔ اور پھر سو جمع اور مجموعہ کو باری

مارا مارا رکھنا ہے۔۔۔ ہر ایک خاص عدد دینا ہے۔ اور جن عددوں کو وہ دینا ہے

وہ پوچھو۔ یعنی اجزاء کی دہائی دینے کی دہائی۔ پھر
 زیادہ عدد جسے جمع کرنے کی مشق کرانی چاہیے۔ ہر کہ دو دہائیوں کو عدد دہائیوں
 اور اکانوں کو جمع کرنا چاہئے۔ ترقی کے محکمے کے آسان طریقہ یہ ہے۔
 کہ دس یا کسی اور عدد میں سے کسی سے بڑے اعداد کو ترقی کرنا چاہئے۔ پھر یہ کرنا
 چاہئے۔ کہ موزون منہ ساکن رہا۔ اور موزون ہلت رہی۔ اس کو حاصل ترقی اور
 موزون یا موزون منہ بتا کر تیسرا عدد دینے کی دہائی کرنا چاہئے۔ پھر کسی عدد سے دو عدد کو
 گنتنا چاہیے۔ ہر کہ بڑی بڑی سے عدد کو ایک سے ترقی کرنا چاہئے۔ پھر
 جمع اور ترقی کرنا کی مشق کرانی چاہیے۔

ضرب کو جمع کے ذریعہ سمجھنا چاہئے۔ پہلے چوتھی چوتھے عدد دینے چاہئیں۔ موزون
 رہی۔ پھر موزون منہ کو ساکن رکھو۔ پھر دہائیوں کو دہائیوں کے غیر ضرب دلاؤ۔ پھر
 کئی اعداد کے ایک یا زیادہ اجزاء ضرب دینے کی دہائی کرنا چاہیے۔ ایک سے زیادہ عدد دہائی
 ضرب سکھائو۔ اور ہر پہلی ضرب یاد کرنا چاہیے۔

تقسیم کے عمل سے آگے نہ لیں وہیں۔ جمیع مقسوم علیہ ساکن رہیں۔ اور مقسوم
 بڑے بڑے جملے۔ مسکن ایسی عدد دینی چاہئیں۔ کہ تقسیم کے بعد کچھ باقی نہ رہے۔ ہر کہ دہائی
 ایسی نہ لیں یعنی چاہئیں۔ جمیع کچھ باقی نہ رہے۔ ہر کہ دہائیوں کی تقسیم دہائیوں کے ہر کہ
 دہائیوں ضرب اور تقسیم دونوں کی مشق کرانی چاہئے۔ ایک خاص عدد سکھائیے سوال دیکھنے چاہیے

کے ساتھ ہی یہ ابتدائی عہد سبب نہ جانے۔ مگر کہ ستم و فتنہ مسکناں و سبب ہی
 زمین سے۔ جب اس صحیح عدد کی ستم۔ بہتر کیفیت نہ لیں ہی علم ہوں۔
 جو کہ درپہ پانچ برس۔ دو کثیر مجرور اعداد کا ذکر آیا ہے۔ سیکڑ یا سوچ۔ اس عہد کی نشاندہی
 نشان کی ذریعہ سمجھنا چاہئے۔ اور غرض کہ نئی گولوں جو کہ کاہنوں۔ لکھیں مگر کہ
 چاہئے۔ ہر جس کے سطح کا وہ۔ کہ درجہ جو عہد۔ طبع کی انہیں اوس کی
 وجہ طبع پر ہی کہ ستم۔ اور وہ اس کو چاہئے۔ کہ اس کو صرف ذریعہ سمجھنا چاہئے۔

مقررہ اوزان اور پیمانے

ابتدائی تعلیم کے مقاصد کے لئے مقررہ پیمانوں کا مسکن نامینہ اور منجیب ہوتا ہے۔
 وہ ان کی اکیلا معتد ہوتی ہیں۔ وہ روزمرہ کے مین دین میں پیمانہ ان کے کام آتا ہے
 جس کی ابتدائی تعلیم میں اکثر یہ نقص ہوتا ہے۔ کہ مجرور اعداد کو معتد چیز کی نشاندہی
 ذریعہ مسکناں تو دیکھتے۔ سبب معتد اعداد کو ہی جس اوزان اور پیمانوں کی جدولیں سبب
 ہوتی ہیں۔ مجرور اعداد کے طور پر مسکناں تھے ہیں۔ پس اسکا سیکھنا بچوں کو دلچسپ اور خوش گوار
 نہیں معلوم ہوتا۔ سبب مصیبت مصلح ہوتا ہے۔ طواری بچان کی ایک مثال سیکھ ہم اس کو
 سبب یہ کہ طواری کرتے ہیں۔ اس کی نسبت طبع و ادنی باتیں یاد کرنی ہوتی ہیں۔

، پیمانہ کی ہر ایک گائی کی قیمت

، اکانوں کی باہم نسبت

، روزمرہ کے کام اور فتنہ اسکا

دلچسپ تو رہتا ہے۔ کہ بچان کی اکانوں بچوں کے لئے رہتے ہیں۔ وہ انہیں

۱۶۱ گر طالب علم ہر ایک عمل کی وجہ تباہی ہے۔ تو یہ جاننا چاہئے۔ کہ ذکر کو انہی اصول سے
 در کیفیت ہے۔ سمجھا کر پڑھانے کی ضرورت ہے۔ کہ طبع ہر ایک کی مختلف ہو جائے۔
 حسب سیر اور نیز ہر مضمون میں عام قاعدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اصل سے اصول۔ خاص سے عام
 اور معلوم سے نامعلوم حاصل کیا جائے۔ یہ اس طرح ہوتا ہے۔ کہ معلوم طبع کے ساتھ ایسا
 نہ لیں جس کی کتاب ہے۔ جن سے آتش ہے۔ خاص خاص صورتیں جو عورت نے
 پڑھنے ہیں۔ ان کو کہتا ہے۔ اور اس میں عند کفایت ہے۔ جو عام اصول میں کامیاب
 مکتبہ ہیں۔ جب معلوم نہ ہو۔ بہت سی مثالیں دیکھ اصول اور عام سمجھا کر طبع کے
 ذہن نشین کر دیں۔ تو ذکر کو چاہئے۔ کہ جو تباہی حاصل ہوں۔ ان کو مختلف عبادت
 میں بیان کر دیں۔ یعنی ایک چوٹا سا عقوبت ہو۔ جب معلوم اس قاعدہ اخذ کرے۔
 تو ذکر کو چاہئے۔ کہ اس میں عمل کو اور مختلف عبادت میں بکری۔ جو قاعدہ کے عام
 ہوتا ہے۔ اور طبع کو سمجھا دیں۔ کہ قاعدہ و قرآن میں کوئی نیا یا فرضی بات نہیں ہے۔ بلکہ
 پوری عبادت ایک ہی اور مختلف صورت ہے۔

بعض قاعدہ ایسی ہوتے ہیں۔ کہ ان کو ذکر و تلاوت سے پہلے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یا طبع کے
 سمجھنے سے پہلے ہوتا ہے۔ تو اس صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا قاعدہ کو اصل
 میں پہلے پڑھنا چاہئے۔ اور یہاں اصول کافی ظاہر کیا جائے۔

دلی حیرت ہے کہ طبع ہر ایک کمال مکتبہ ہیں۔ ان کو خود آپس سے لکھنا چاہئے۔
 جو عمل اپنی بات ہے اور استغناء کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اور اسی طرح یاد ہوتا ہے۔

(۴) اگر قاعدہ یہ ہو۔ طالب علم اور خود افعال سکین۔ لیکن تباری سے اگر کسی اصول کو سمجھ سکتی ہیں۔ تو ایسی صورت میں قاعدہ تباری چاہئے۔ اور اگر اصول سمجھنا چاہئے

(۵) اگر قاعدہ ایسا ہو۔ کہ تباری سے ہی کی تعلیم اور اصول نہ سمجھ سکین۔ تو اگر کوئی چیز دینا چاہئے۔ حسب ایسا علم ہی۔ کہ اگر کمین ہر ایک بت دیں سے ثابت ہو سکتی ہے۔ اور کی دیکھنا توں کو اور نہ اعتبار یہ ان میں سے بہت نقصان پہنچتا ہے۔

حساب میں اس ترتیب سے ہے۔ لیکن چار ابتدائی یا سبب ہیں۔ یہ بھی جمع۔ تونقی ضرب۔ تقسیم۔ باقی۔ قاعدہ ضرب ہے۔ اور انہیں کہنے میں جتنی سی بنتی ہیں۔ اولیٰ کے دو قاعدہ ترتیب سے اور ترتیب اعداد کے اصول۔ یہ صحیح طور پر پیدا ہوتے ہیں۔ باقی قاعدہ تباری انہیں دو قاعدوں کے ذریعہ سے لفظی ہیں۔ ہر ایک قاعدہ جو خاص صورت اختیار کرتا ہے۔ وہ ان دو باتوں پر موقوف ہے۔ مدعا ہوا کہ تباری میں ہر لفظ کو خاص وضع اصول حسب وجہ مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً ایک ہی تمام کی مقداروں کو جمع اور تونقی اور متبادل کرتے ہیں۔ (جمع۔ تونقی)

وہی کسی عدد کی افزاء پر جو کسی شکل عدد پر عمل کرتا ہے۔ (جمع۔ تونقی۔ ضرب۔ تقسیم) وہی اگر ایک مقدار دوسری مقدار سے کسی گنت ہو۔ تو ایک کی گنت دوسری گنت کو تباری گنت ہوگی۔ ہر طریقہ دو مقداروں ایک ہی گنت کی ہوں۔ (مثلاً سبب) قاعدہ کا بنانا کیسے۔ من ان اصولیوں کے موزن ابتدائی عملوں کو ایک صوبہ جمع کرنا یا پڑھو۔ کہ اصول اور ایک گنت کا ایک نتیجہ ہے۔ حساب پڑھانے پر طرز کی نسبت دو ہاتھ رہتا ہے۔ طرز ہوں۔

دل اگر صحت قاعدہ اور اصول علمی طور پر سمجھائی جائیں۔ تو اپنی قدر کا سچے
 سے بتا دے اور آئین ہو جائے۔ اگر یہ نہیں سمجھ جائے۔ کہ اپنی قدر سے
 دوسرا نفع لے لے۔ یا بچا ہو جاتا ہے۔ طبع کو اعداد کی نسبت و قنیت ہو جاتی
 اور اعداد کے ساتھ صفائی سے عمل کرنا کی مہارت ہو جاتی ہے۔ اور غلو کی نسبت نشی میں
 ہر شے کی مہارت کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ اور شے سے ہی یہ مہارت ہوتی ہے۔ اگر
 مناسب معلوم ہو۔ ہر علم کا ہر ایک درجہ شروع سے پڑھایا جائے۔ اور نہایت
 آسان اور سیدھی سادہی مثالیں دی جائیں۔ سکھانے کی پادہاں چاہئے۔ چونکہ
 طالب علم علم سیرت ہی کرتا جائے۔ ان مثالوں کی تعداد کم ہونی چاہئے۔ کیونکہ ایک
 قاعدہ ہر اعداد اور اوزان کے باہمی تعلق سے جو اذکار و قنیت ہو جاتی ہے۔ اور اسے دور
 نہ سمجھنے کی اصل کی تعمیر آسانی ہو جاتی ہے۔ اور اپنی عدد ہر دینی کا رسم و ریت کے لئے
 جو ترکیب اختیار کی جاتی ہیں۔ اذکار و رسم کے درمیان جو تعلق ہو جاتا ہے وہ
 ترکیبیں جو چاہیں گی۔
 دیکھو کہ ہر مضمون میں یہ قاعدہ سیکھنے کو ہے۔ چھ دہائی کی مشق کہانی بہت
 کم ہو جاتی ہے۔ قوت استدلال اور فہم کی ترقی کہانی طالع سے حساب تبدیلی تقسیم میں
 دیکھا جائے۔ ہر تفصیل و طبع و درجہ کی تعلیم ہر دینی ہے۔ حساب کو وہ دیکھتا ہو کہ
 قوت تفصیل سمجھنا چاہئے۔ اور اعداد کی تعلیم ہر درجہ کی جائے۔ تو یہ علم مضمون و اسباق
 بن جاتا ہے۔ جو طبع کی فہم سے ہر شے۔ اور ہر رسم و قوت استدلال کو بڑی ترقی ہوتی ہے۔

دیکھیں کہ ایک فرسبیں ۱۰۰ سالہ سہل سیر - درخت سے ۱۰۰ تو اداں درخت ہیں -

اور ۱۰۰ سالہ درخت ہیں - بتاؤ شہر میں کتنے درخت کتنے درخت ہیں

مسئلہ - ۵۲۰ - (۲۰۰ + ۶۰) = ۲۸۰

دیکھیں کہ ایک شخص کی عمر ۲۰ سال ہے - اور اس کی ہفتہ آدنی چھٹی ہے - اور اس کی عمر ۲۰ سال ہے

چھ ۲۰ روز - زیتا اور جیدہ ۲۰ سال کا ہے - کیا ہی ہے

مسئلہ - { (۲۰ - ۱۰) x ۲۰ } = ۲۰۰ = ۲۰۰

غور کریں کہ... تو اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول سوال میں جو

اعداد پر غور کریں - اس کی باقی نسبت بتائی گئی ہے - دوسرے سوال میں غور کریں کہ

غور کریں کہ اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور اس کے ال سے مختلف قسم کی سنیں ہوتی ہیں - اول میں تو جو غور کریں

اور سوال کی مقررہ صورت خارج کرنی پڑی۔ اور ہر عمل کے نتیجہ لکھانی پڑی۔

جن سوالات میں بعض نامہ رسد تھے۔ ان کے حل کے بغیر طبیعت پر زور نہیں پڑتا
لیکن جو سوالات ایسی پڑیں جو بعض دیکھنا پڑتا ہے۔ کہ نونہ تا عدد لکھنا۔ اور ہر ایک
و کا حل دینا۔ تو وہاں ضرور ذہن لگنا پڑتا ہے۔ اور بعض کے ذہن کے سیاسی اور کج
صناعتی کا اثر پڑتا ہے۔ لہذا ان کو سوال کی شرائط سمجھ کر ان کو عدالت کے درمیان کرنا پڑتا ہے
یہ تجربہ میرا ہے۔ کہ طبیعت مری عدول کو چاہتے ہی عدویہ کس کئی جا رہے۔ لیکن جب کئی
سادہ و عادی سوال دیا جاتا ہے۔ تو سنہ استیتہ ہجرتی میں اگر کچھ موزوں سوالوں کی مشق
پڑا دیا کر لگے۔ تو یہی برکت و ثبات کا دباؤ لگنے لگتا ہے۔ لہذا ان کو چاہنا پڑتا ہے
عدول کا نہیں پڑتا۔ بلکہ ایسے سوالوں سے ٹکھٹھ بیٹھ کر۔ جن میں پانچ پانچ لگے۔ اور ان کے حل
کے نتیجے کی نونہ تا عدد لکھنا۔

معلوم ہو چاہئے۔ کہ عقلی اور عبارتی سوال اپنی طبیعت سے ترتیب لکھنا پڑتا ہے۔ وہ چاہے کہ
و ذہنی مشق سے استیجابی عدول میں لگتا ہے۔ اور طبع کے سوال ایسا کچھ نہیں۔
لیکن کچھ مذہب ہے۔ کہ استدلال کی خامی سے سوالوں کو رد کر رکھی۔ کہ جو کچھ فلسفہ۔ اور طبیعت
کی عدول و جدلی سے اچھی طرح سمجھ گئی ہوں۔ لیکن ان کو کچھ ہیں اور وقت و مہنت آہستہ
اور متامل سے چکر لگتی ہیں۔ جس طرح اگر کچھ خامی کی مشق کر دینی گئی تھی۔ اور طبع پر سوال
بھی مشق کر دینی تھی۔ کہ جو یہ سوالات پڑنا پڑنا تھے۔ کہ طبیعت عدول کو سمجھ گئی ہے۔ یا نہیں
و ذہنی موزوں سوالات ہر عدول کے ساتھ نہیں کر دے جاتے ہیں۔ اور ہر وقت عدول کے بعد
و ذہنی موزوں سوالات دے جاتے ہیں۔ جن میں طبیعت کو عدول اور عدول کی خود مہنت
کرنا پڑتی ہے۔ طریقہ حساب میں بھی ہر عدول کے متعلق ہر غرض سے سوال پڑنے چاہئے۔

۱۳۴، کہ آیا طبیب کو یہ سمجھنا چاہئے۔ پاسپس۔ دوسروں کو ہی مجھ کو کہنا چاہئے ہوتے
 ہرگز اور یہ پاسپس۔ دوسروں کی کچھ سمجھتا ہے۔ اگر خود طبیب کو دوسروں کی مثال دیا جائے۔ کہ دوسروں کو
 مجھ سے کیا سمجھتا ہے۔ کہ یہ دوسروں کی مثالیں ہیں۔ خود کو یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ مال میں کبھی یہی
 ہوتا ہے۔ کہ کئی مختلف افراد کی تحقیقات کو جو عرصہ تک ملتی رہتی چاہئے۔

کتابت اعداد

گنتی کا جو نہ ہو کہ کئی کاؤ گنت سمجھنا چاہئے۔ پہلی ہی دہائی پر گنتی کی عزت ہوتی۔ جیسے
 دہائی پر گنتی۔ خود کو دوسروں کی مثالیں کر دے۔ دہائی کی مثالیں کر دے۔ اگر دہائی میں مختلف ہے۔
 میری مثالیں۔ کہ جب کوئی نہ ہو تو نہیں۔ خود کو دہائی میں جو مثالیں دے۔ وہ ہی آج
 اور دہائی ہے۔ وہ ہی دہائی ہے۔ ہر دہائی میں کوئی نہ ہے۔ کہ دہائی کی مثالیں مختلف طرز میں
 ۱۵۱۶ بروڈ پر کتبہ کو کسٹری۔ خود کو دہائی میں دے۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ وہ ہی دہائی
 کہ دہائی کی مثالیں۔ وہ ہی دہائی ہے۔ ہر دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی
 فہم دہائی کی مثالیں۔ ہر دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی
 کہ دہائی کی مثالیں۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی
 بتا دے۔ کہ جب دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی
 نسبتی مثالیں۔ کہ جب دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی
 ہر دہائی کی مثالیں۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی
 وہ ہی دہائی کی مثالیں۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی
 کہ دہائی کی مثالیں۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی
 ہر دہائی کی مثالیں۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی مثالیں دے۔ کہ دہائی کی

۱۳۶، سترہ سجدہ پڑھنا۔ کہ طبع اور ذہنی چٹان چاک۔ اعلیٰ وغیرہ پر دس سجدہ پڑھنا۔
۱۳۷، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۳۸، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۳۹، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۴۰، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۴۱، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۴۲، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۴۳، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۴۴، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۴۵، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۴۶، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۴۷، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۴۸، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۴۹، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔
۱۵۰، ایک سو چوبیس۔ اگر کوئی سجدہ پڑھتے ہیں۔ اور پھر چوبیس چوبیس چوبیس چوبیس۔ اور پھر سجدہ پڑھنا۔

اسی سے ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہیے۔ کہ صرف ایک جزئی چیزیں جو ہوتی ہیں

۴۔ یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ ایک ہی دفعہ بنو گئے جم کر نہ تھے۔ جب یہ جوڑا جوڑا
عدو کی صورت میں بنے تھے۔ اور ہر ایک کو دوسرے ہی بتانی چاہئے۔

۵۔ اور اگر وہ بالآخر فریاد ثابت کرو۔ کہ کھوکھلا دودھ بچہ جم کر نہ چاہئے۔ اور غیر مکمل
صحت کو جم کر نہ چاہئے۔

۶۔ ہر عنصر کے لیے سمجھاؤ۔ کہ کھوکھلا کھلم کھلتے ہیں۔ اور چمڑے ہیں۔ ان کا ہونا قہر ہے
وہ تو دیکھو کہ سب سے پہلے سر پہنچے جم کر نہ ہیں۔ اور بعد میں ہاتھوں تو آدھے
کو ایک سر کے ساتھ ایک دوسرے سے جڑے ہیں۔

۷۔ پھر غیر مکمل صحت کو جم کر نہ سمجھنا چاہئے۔ کہ تمام اصول مرفوعہ ہوں
میں جو ایک نئی حالت ہے۔ اور ان کا ہونا سب سے پہلے جم کر نہ ہیں۔

۸۔ ہر ایک کو ہر ایک سے بتانا چاہئے۔ اور اگر وہ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف اشارہ کرے

کہ فریاد سمجھنا چاہئے۔

۹۔ بعد میں جب ہر ایک کو ہر ایک سے مل کر نہ دیکھو۔ تو یہ نہیں۔ کہ ایک ایک کو علی تو علی کہتے

کیا جاتے۔ بلکہ طلبہ جو ناسمجھ ہیں۔ اور کہ فریاد ہر ایک کی دوسری چیز ہے۔ جب طلبہ

نہایت تکلیف۔ تو ان کی دوسری شے کو بتانی چاہئے۔ کیونکہ میں دوسری شے مشکل ہونی

چاہئے۔ اور سب سے پہلے کہ مرفوعہ ہونی چاہئے۔

۱۰۔ ۵ + ۲ + ۲ = ۹۔ پہلا طلبہ کو دوسری چیز بتانی کر چھ ہیں۔ سلیٹ پر لکھو۔

۱۱۔ ۲ + ۲ = ۴۔ پہلا ہر ایک کے اصول کا ہر ایک۔ ہر ایک کو ہر ایک کی اصول کا ہر ایک۔

۱۲۔ ۲ + ۲ = ۴۔ پہلا ہر ایک کے اصول کے ہر ایک۔ اور ہر ایک کی اصول کے ہر ایک۔

اور $۱۲۲ + ۱۲۴ + ۴۱ = ۲۸۷$ کے دیگر تین سوالات پر تجسّص مفسّرین

(تقریر)

جو باتیں حجم کی نسبت بتائیں ہیں۔ وہ سب بتدی کے لیے تو زین سیریز ہی دیت ہیں۔
 عمل چھانچ کی نسبت صرف بہت بتدی ضرور ہے۔ کہ خاص صورت میں جو اعداد کی اکائیوں
 سے ایک یا کئی پارتی ہیں۔ اور اگر کو اونی ورنہ کی اکائیوں میں بتدی ہے۔ اور اگر
 سمجھا جائی کہ نسبت طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ اکائی میں کی نسبت اگر کوئی کسی۔ اور کئی جہاں
 ایسی ہیں۔ تو سب سے۔ کہونکہ یہ سب ہی بات ہے۔ جب کہ یہ کہ آفری یا پانی جہاں بتدی ہیں
 اور باقیوں کی نسبت یہاں سے یہ بتدی ہے۔ اور غیر ممکن حالت سے آخری بتدی یہ سب سے
 ہیں۔ اور غیر ممکن حالت کو باقیوں میں سے کہونکہ بتدی ہیں + تو زین کا جو طریق اختیار کیا جائے۔ اور
 میں موزن منہ کی صورت بتدی ہیں۔ کہونکہ اگر کا دور دور روی اصول پر ہے۔ جو بتدی کا دور
 دور ہے۔ یعنی گنتی کا اصول۔ اور طریق پر اصول پر مبنی ہے۔ اور اگر وہ عدد غیر ایک ہی
 عدد جمع کیا جائے۔ تو خاص صورت میں کہونکہ بتدی ہیں۔ اور اگر وہ طریق کو اختیار کیا جائے
 تو سب سے اصل کہونکہ بتدی ہیں کہونکہ بتدی ہیں۔ اور اگر اصول کے استعمال کے سمجھا جائے
 اس اور اگر اچھی طرح تو سمجھ کر بتدی ہیں۔ اور کئی یا سیکڑہ وغیرہ عدد غیر ممکن کا جائے
 کہ مختلف صورت ہیں۔ ان دونوں طریقوں کو مثال کے ذریعہ سمجھا دو۔

$$\begin{array}{r} ۵۲۳ \\ ۵۲۳ \\ ۵۲۳ \\ \hline ۱۵۶۹ \end{array} \quad \begin{array}{r} ۵۲۳ \\ ۵۲۳ \\ ۵۲۳ \\ \hline ۱۵۶۹ \end{array} \quad \begin{array}{r} ۵۲۳ \\ ۵۲۳ \\ ۵۲۳ \\ \hline ۱۵۶۹ \end{array}$$

پہلے موزن منہ کی صورت بتدی ہے۔

۱۱۱۱ ویدیا طریق ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰

لیکھ موزق اور موزق موزوں کے صورت اور نسبت بدل گئی ہے۔

عمدہ ووز طریق قریب قریب یکساں ہیں۔ البتہ اولیٰ اصول کی سادگی باقی ہے۔

جن سواد فیض ہو گئے۔ اور کچھ اصل غیر بھینٹنے کو طریق سے طبع و نسبت ہو گئی۔

کسیک صفہ درجہ درجہ کا ہے۔ تو یہ نسبت وضع ہو جائیگی۔ اولیٰ اصول یعنی چاروں

جنہریت ایک صفہ ہے۔ جبکہ کسی صفا ہو جائے۔ تو پھر اس سوال یعنی چاروں جنہریت

دو صفوں کے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ ہر اور سیمپل غیر نشی کے مثال میں چاہئے۔ مثلاً کھنڈ

گر کی کا رکت نہ دیا۔ اور ہمارے سنا ہوں۔ تو کھنڈ ورنہ۔ چوٹی۔ اٹھنی بھینٹنی

پڑتے۔ اگر یہ ہی ہوں۔ تو یہ تو کھنڈ نہ پڑتا ہے۔ تیسرے کو احتیاط کرنی چاہئے

کہ اصل ہی اولیٰ اصول سے لے کر۔ ہونے کو ہر سے طبع کی طبیعت گھبرا جائیگی۔ جبکہ نسبت

اعداد میں بیان ہو چکا ہے۔ جو غلط یا غلط پایا جائے۔ اور کچھ نسبت ہی سمجھنا چاہئے

ہر سے خود عقیدہ کی مشق ہوتی ہے۔ لیکن ثبوت کو صرف ہوں ہی ثابتنا چاہئے۔ بعد

اور کچھ اصول اور درجہ کو سمجھنا چاہئے۔ مثلاً چھ کا ثبوت پر ثابت ہو سکتی ہے۔

مگر چند اعداد کو سمجھ کر چاہئے۔ خود کو خود کی طبع سے سمجھ کر۔ حال ہی

ایک ہی گنگا۔ تو یہ کچھ ثبوت پر ثابت ہو سکتی ہے۔ اور اگر ایک عدد کو کسی عدد سے

سمجھ کر۔ تو باقی اور کچھ سمجھ کر۔ سمجھ کر ہی سمجھنا چاہئے۔ جبکہ اب جو کچھ

مذکورہ حالت میں اور غیر سمجھنے لگیں۔ تو ان کو ان کے کچھ ثبوت لکھ چاہئے پڑ

۱۰۱۔ در مغربہ الدنیا و الدنیا جہاں ہر دنیا یا ہر مادی کی ہم اور لغزنی رتبہ ہائی نہ
 یا نہیں۔ - دیکھ کر کہ نہیں۔ - کہ زمین گنے کا مختلف ملبہ ہوگا۔ - کہین کو اپنی تجربہ کے سبب
 درجہ رتف ہے۔ - جب یہ دنیا میں کئی کرتے ہیں کہ کہ طرح کا عارف و سخیل سیکھنا طبعی ہے
 و جب یہ معنی ہوتا ہے۔ - سوائے سکھانا نہ ہو مسموع ہوتا ہے۔ - البتہ یہ خیال رکھنا چاہئے۔ - ہر گز
 سوائے بھی و جب یہ سیکھ لیں چاہیں۔ - خدا کو ان کو کہہ دیتے ہیں کہ کہ۔ - بھلائی والے۔
 کہ جن میں صاحب ہم ایک ہے جسے یاد ہو۔ - اور انہ گنے کا عارف نہ ہوتا ہے۔ - ہر وہ کہ اور ان
 سوال جنہ کہ مانتے نہ گئے۔ - اور یہ وہ اور ان کے۔ - جن میں مانتے گئے۔ - اور یہ وہ اور
 و نہ فرمائی ہے سوال اول ہی مانتے گئے۔ - ہم مانتے گئے۔ -

غرب

غرب اور تقسیم سکھانے کے بعد طبع کو اپنی طرح یہ سمجھ دینا چاہئے۔ - ان عمل کے کیا غور
 ہے۔ - سب اعلیٰ جماعتوں کے طبع ہی نہیں تپا سکتے۔ - وہ کیا کر رہی ہیں۔ - اگر
 رہتی ہو چاہئے۔ - مانتے کیا کر رہی ہیں۔ - وہی چاہئے ہی ہیں۔ - کہ جناب جو بکھال رہے
 ہیں۔ - حاصل یہ باخبر ہست کھال رہی ہیں۔ - آگے کھال کے ذریعہ اور جو با
 سمجھ دینا چاہئے۔ - درغرب میں تو ہم یہ دیکھ کر کہ نہیں۔ - اگر کسی عد کو بار بار دیکھ کر
 چمکے چاہئے۔ - تو صاحب چمکے چاہئے۔ - اور تقسیم میں یہ دیکھتی ہیں۔ - اور ایک عد کو
 عد میں کتنی دیکھتا ہے + غرب چمکے کا مختصر ہے۔ - ہر گز اس کو چمکے کے ذریعہ سمجھا
 چاہئے۔ - تقسیم تقوین کا مختصر ہے۔ - ہر گز اس کو نوٹ کر ذریعہ سمجھا چاہئے۔
 بہا کر غرب در تقسیم ہر گز کی بنیاد نہیں۔ - اس کے کو لیں کہ چمکوں کی مدد سے ہم

سب سے پہلے - طالب علم کو معلوم ہو جائے - کہ اسے اور وقت کی کمی
 معلوم ہو جائے۔ نیز - پھر بار بار دہرانے اور مستحق کرنے سے طالب علم کو اکتانہ کر دینا چاہئے
 اگر کوئی جتنے ہی طالب علم فرجہ اچھی طرح نہ بتا سکیں - تو سمجھنا چاہئے - کہ ان کو بہتر طرح
 بتائے۔ نہ ان کی مستحق کے ذریعہ اسے آگے بہت تک پہنچانے کی ضرورت نہ ہوگا۔
 ضربت سکھانے کی اول سوال ایسی ہونی چاہئے۔ جس میں مغرب و غیرہ صرف دو زبانوں کی
 اکائیاں ہوں۔ غیر ملکات تہاچہ کو حاصل کرنے اور ان کے ارتقاء طریق بتانا چاہئے۔ یہ
 اس کے سوالات کے ذریعہ ہی غرض کہ طرز پر کام دینے۔ جس میں مغرب و غیرہ میں کیا تہہ و تیر و تہاچہ
 ہونگی۔ اگر طالب علم کو اکائی اور دہائی کی ضرب الگ لگائی جائے گی۔ اور ان کو
 جوڑنے کی طرح کہنے کی صوابت کرنی جائے گی۔ (دہائیوں کی ضرب کا صریح میر جمہ صفر کے اور نیز صفر کے
 تو دہائیوں کے سوالات میں اور کو وقت ہونگی۔ جبکہ مغرب و غیرہ میں اکائیاں اور دہائیاں ہوں
 ہوں گی۔ اگر کسی عدد کو آٹھ میں ضرب کیا جائے۔ تو ستر کو دہائی کی ضرب سے سکھانے میں وقت
 ہوگی۔ تین کو تیس نہیں کہنا چاہئے۔ یہ کتابت اعداد کے خلاف ہے۔ اور عمل کے
 پیچھے کر دینا ہے۔ دیکھ کر تین کہنا چاہئے۔ اور ضرب تہاچہ سے دہائی تو یہ خیال کرنا
 چاہئے۔ وہ کیا ہے۔ اور یہ طالب علموں کو یاد دلانے۔ تہاچہ دہائی ہر۔ اس لئے
 ضرب ہی دہائی سے شروع ہوگی۔ اگر تہاچہ کی کتابت اعداد اور ضرب سے پہلے اچھی طرح
 سکھائی جائے ہوگی۔ تو یہ کوئی وقت ہونگی۔ کیونکہ طالب علم اچھی طرح سمجھ جائیگا۔
 ارتمنہ دہائیوں کی ضرب تین اکائیوں کی ضرب سے کس بات میں مختلف ہے۔ اور ضربت

۱۷۵) جسے غریب ایک تہائی اکائیاں سیر سے دوسری قسم کی اکائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اور دوسری غریب صحت کا اصل ہاتھ لگنے کے لیے نام سے جو تفریق کے مطابق ہے۔ کیونکہ اعلیٰ درجہ کی اکائیوں سے اور درجہ کی اکائیاں ہاتھ لگتی ہیں۔ اور صحت جو کہ مطابق ہے۔ کیونکہ دوسری درجہ کی اکائیوں سے اعلیٰ درجہ کی اکائیوں کی طرف جانا ہوتا ہے۔ بات یہ ہے۔ ہر قدر میں صیغہ قدرت یا کثرت بعد از کثرت ہوتی ہے۔ اور یہ کہ مطابق اور کو قدرت یا آسانی ہوگی۔ اور کہ خود جو قدرت تقسیم سے مشرب کی جاتی ہے۔ وہ بالکل جاتی رہتی ہے۔

ہر کہ سب سے نیچا جو طریق اکثر ہوتا جاتا ہے۔ اور دوسری غریب صحت کو پورا پورا دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً $9934 \div 23 = 431 + 20 + 200$ عام میں صفر اپنی اپنی جگہ

دیکھائی گئی ہیں۔ بشیرک عمک صحیح اصل تو یہی ہے۔ لیکن مختصر طریق کی نسبت دوسری بچوں کو قدرت معلوم ہوتی ہے۔ اور طبع کو قدرت اور کثرت بت اعداد اچھی طرح سکھائی گئی ہے۔ تو ۹ چار ہزار کی جگہ ہو۔ خود مسکندہ کی وہ دوسری عمک سے گویا وہ اکائیاں ہیں۔ البتہ جو بے سیر یا ایک ہزار کو اپنی اپنی صحیح درجہ پر رکھیں۔ ہر سے ملتا ہے۔ اور عام طریق ہر کوئی قدرت بشیر۔ ۹۹ میں ۲۲ قریب قریب ہر دو شش ہیں۔ اور جو کچھ شش ہیں۔ خود دہائی حوزہ اکائی خود سکندہ دہی چار ہزار۔ چونکہ ششوں میں سکندہ ہے۔ کہ بھی پہل سکندہ ہے۔ اب ۲۲ جو باقی ہیں۔ دوسری ۲۲ تین دفعہ جا سکتا ہے۔ اور چونکہ ۲۲ دہائیاں ہیں۔ دوسری تین ہی دہائیاں ہونگے۔ اور ہی اس کو سکندہ سے دوسری طرف

کتنا چاہئے۔ اب یہ وہی رعب ہے، جو جانتے۔ جو کہ وہ کہہ سکیں۔
 میر۔ ابی الکائیں ہوگی۔ اور ہر کوئی کہ وہی طرف کتنا چاہئے۔
 میر۔ میر علی کو سچہ سچہ۔ تو یہ جانا چاہئے۔ یہ ہیں نسیم کا قصہ۔ اور رعب
 میر۔ میر علی کو سچہ سچہ۔ تو یہ جانا چاہئے۔ یہ ہیں نسیم کا قصہ۔ اور رعب
 میر۔ میر علی کو سچہ سچہ۔ تو یہ جانا چاہئے۔ یہ ہیں نسیم کا قصہ۔ اور رعب
 میر۔ میر علی کو سچہ سچہ۔ تو یہ جانا چاہئے۔ یہ ہیں نسیم کا قصہ۔ اور رعب
 میر۔ میر علی کو سچہ سچہ۔ تو یہ جانا چاہئے۔ یہ ہیں نسیم کا قصہ۔ اور رعب

اور متعین کیا کرتے ہیں۔ - ہر مختصر تقسیم کو طویل تقسیم کی نسبت پیدہ و توہین۔ کہیں
 اس سے برعکس ہونا چاہیے۔ - اور وہ صورت غیر ممکن نہیں ہوتا ہے۔ - مختصر تقسیم طویل تقسیم
 کی ایک صورت ہے۔ - اور مختصر طویل کے بعد ہونی چاہیے۔ - اگر طویل تقسیم کا دعویٰ
 مختصر کے بعد کیا جائے۔ - تو غلطی کا وقت ہوگا۔ - جب طویل کا عدد مکمل یا جبر۔ - تو مقسوم علیہ
 میرٹھ۔ - بڑے عدد ہوں۔ - (دل اقل چھوٹے عددوں کے مثلاً ۲۰ ۲۰ ۲۰ ۲۰ وغیرہ کے)
 لینا چاہیے۔ - اور اعداد کی طرح تقسیم میں بھی مثالیں درجہ بدرجہ منسوب ہونی چاہئیں۔
 اول اسی مثالیں یعنی چاہئیں۔ - ہر مقسوم کا ہر ایک جزو مقسوم علیہ پر پورا پورا تقسیم ہو چکا
 مثلاً ۸۰ ۶۰ ۴۰ ۲۰ ÷ ۲۰ در ۶۰ ۶۰ ۶۰ ۶۰ ÷ ۲۰ ہر کے بعد اسی مثالیں یعنی چاہئیں۔ - اس میں
 مقسوم کے اجزاء مقسوم علیہ پر چھپے چھپے تقسیم ہو سکیں۔ - اور اعداد درجہ کی اکائیوں کو اور
 درجہ کی اکائیوں غیر ہر پڑیں۔ - اور ہر اسی مثالیں یعنی چاہئیں۔ - جن میں صفر اعداد بھی
 جسطرح جمع تفریق کے عمل کا ثبوت کیا تھا۔ - ضرب اور تقسیم کا بھی ثبوت کیا ہے۔ -

دہائی ہر قسم کے سلاطین پر غیر محکمات صلا کے اصول میں ذرا کام پڑتا ہے۔
 لیکن سارے محکمات بنیاد پر اصل اور گنتی کے اصول پر ہے۔ اور سچو دو عمیوں میں
 جمہور ترقی کے عمل کی بنیاد پر نہیں ہر اصول پر ہے۔ بسطیم صرف مسکینوں کی
 ضرب کے بعد مسکینوں کو نامیں مسکینوں کی فربہ کھانی چاہئے۔ نئے تہوں
 کو ملا کر مغرب بننا چاہئے۔ اور آخری کے ذریعہ فربہ بننا اور موثر پر نہیں بننا چاہئے
 اگرچہ طبعاً اگر کسی شاوکی ذریعہ آسانی دیکھ رہے اور سمجھ رہے ہیں۔ مثلاً ۱۶ x ۱۶
 منہ ہی ہے۔ جو ۱۶ x ۱۶ ہے۔ لیکن فربہ محدود ہے۔ اور سمجھ رہے ہیں کیا اصل
 کام میرا ہے۔ ہر قسم کی الحال اسے ملنی چاہئے۔

تقسیم

جب طبعاً کو یہ سمجھا دیا گیا۔ ہر تقسیم کر سکتے ہیں۔ اور اس کی کیا غرض ہے۔ تو ہر تقسیم
 بھی کر سکتا ہے چاہے۔ اور اس کی اور بھی سوچیں گے۔ یہ سچو ہی ہے ہر قسم۔ جو ضرب پر
 سبھی کی ہے۔ صرف ان کو الٹ دیا۔ یہ خیال ہے۔ ہر جہتیں قاعدہ پر ہے سبھی
 گئے ہیں۔ اور اس نسبت تقسیم کا سبب طبعاً کے لئے زیادہ مشکوک ہوا کرتا ہے۔ اور ہر کی وجہ
 پہنچا رہے ہیں۔ یہ سبب تہوں قاعدہ غیر تو اور ذرا کی اکائیوں کی طرف سے اعلیٰ درجہ کی
 اکائی غیر جاتا ہے۔ اور تقسیم میں اعلیٰ درجہ کی اکائیوں سے اور ذرا کی اکائیوں کی
 طرف جاتا ہوا ہے۔ یہ سبب پر نہیں آتا۔ ہر قسم قوت کیوں ہوتا ہے۔ کہ نہ سمجھ رہے
 وہ سبب دو اصول سے کام پڑتا ہے۔ ہر قسم اور ابتدائی عمل پر پڑا۔ ہر قسم کی اصل

وہ

تجربہ

6-

८१५,

۱۷۸۰
 ہر جہ جوب لونا پدیتی ہیں ۔ دھوکے میں پڑ میرا شنگ ہے میرا ۔ یہ جوب ایسا منظر
 ہے ۔ وہاں سے عمل کو یہ بھی طرہ دیکھ نہیں پاتی ۔ صرف اس طرح تو یہ جوب نہیں لگتا ۔
 رنے بے نیا جانے ۔ پانچویں لڑنا جانے ۔ مہم کو جانے ۔ اور جوب جٹ جٹلے ۔ مندر جو نہ
 ایک پڑ میرا شنگ ہوتی ہیں ۔ یہی شنگوں کی گورد پوندوں کی نسبت ۲۰
 گنا ہوگی ۔ ایسا ہی جوب سپوں کی نسبت ہونا چاہئے ۔ اب یہ جوب جٹوں جٹوں
 بناؤ ۔ پاپ بڑ محنت صحت کے اصول کا ذخیرہ رکھتی اور عزت نہیں ۔ ہر کہ عمل کو میرا جو
 محنت جانے ۔ اور کی پہلی پوری وجہ پنا لڑنی جانے ۔ پنے چونکہ ایک شنگ میرا
 پندرہ ہوتا ہے ۔ ۱۰۰ کے پڑتے شنگ ہوتے ۔ جتنی دھوکا دے میں ۱۲ آتش میں ہوتے
 اور یہ ۱۰۰ کے کو ۱۲ پانچویں میں ملے گا ۔ ہونے بنا فی کو فٹ ہی اسطرح پوری پوری
 وجہ پنا لڑنی جانے ۔ ہر کہ عدد وہ تو بیک ہے ہر کہ طبع کو ایسی طرہ جٹو دینا چاہئے ۔ ہر
 اصل رقم کی قیمت ہر کہ فرق نہیں آتا ۔ ایک پڑاں جو بے نتیجہ ۱۰۔ ۱۰۔ ۱۶ کو
 پندرہ سو گنیٹ ۔ ہر کہ میں اسطرح جٹو ہے یہ کہتا کہ ہر کہ ۱۰۰ میں ضرب دو
 اور ہر وقت یہ کہتی ہیں ۔ کہ ۱۰۔ ۱۰۔ ۱۶ کو ۱۰۰ میں ضرب دو ۔ اور کو گویا
 ۱۰ گنا لڑا ہوتے ۔ لیکن تو یہ پڑاں لڑنے کی بات ہے ۔ ضرب لڑنے کی حد جٹو نہ
 مہم کو چاہئے ۔ ہر کہ سہ تہائی ۔ اول اول محنت جو پڑاں لڑا ہوتا ہے چاہئے

۱۰۸ - در این کتاب که در دسترس نیست، نوشته شده است که در این کتاب که در دسترس نیست.

۶-۱۰-۱۹۰۰
 ۱۹۰۰-۱۰-۱۹۰۰
 ۱۹۰۰-۱۰-۱۹۰۰

$$u = \frac{12}{53944}$$

۱۱۹
 پہلے تہہ ہی موت مرت ہوئی ہے۔ ثقت سیرتیں۔ اورن اور ہیڈس کے
 سادات سیرتیں کی تہہ کی توضیح پہلی چاہئے۔ اگر طبیب نے ان تہہ کی اصرار کی پہلی طرح
 سمجھ جائیگا۔ اور جو تہہ ثقت کی ہے۔ جو وہ نہایت برعکس اصول اور وجہ بنایا کر لیا۔
 نو تہہ کی سمجھ نہیں آتی ثقت ہوگی۔

سوالات متعلقہ علمائے شہرہ

چارپ ہند کا قاعدوں اور تہہ کے بعد جس کی کتا پر غیر ان تہہ متوفی سواتہ دلی ہو ہیں۔
 اگر ان سواتہ کے چھ طرح کا ہوا جود۔ تو طبعاً نسبت ہائے ہائے۔ ایک سال مثل
 عود کے طور پر سمجھا ہی نہیں۔ مثال کے لئے ثقت ۱۸ شنگ ہو۔ تو وہ گز کی
 ثقت کیا ہوگی۔ اور طبعاً اگر جو بوزا وہ ہوگی۔ اور بعض طبعاً ثقت اور سوال پر چنے
 کا مہ۔ شنگ کے لئے ثقت ۱۸ شنگ ہو۔ تو ۱۸ گز کی ثقت کیا ہوگی۔ ۱۸ گز کی کیا ہوگی
 ۱۸ گز کی کیا ہوگی۔ لیکن باہر۔ اور وہ موت جو رہے ہوگی۔ اور اگر اور کے وجہ جو چہرے
 نو سادات سیرتیں پہ جائیگا۔ یہ بعد ایسی ظاہر ہے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ اور سیرتیں ہی وجہ جو
 طبعاً فرار ہے ہیں۔ اور کچھ کی کو شتر نہیں آتا۔ وضاحت دیکھو کہ ساتھ بتائی چاہئے
 بہر جب معلم ایسی سادات پر چہرے اور طبعاً ہی لائی۔ تو موت جو رہے ہی ہر ان تہہ نکومت
 یعنی ۱۸ شنگ ۱۸ شنگ ۱۸ شنگ۔ کہہ مختصر کو پہ موت کی ثقت سیرتیں لائی
 بخود ہی شنگ ہے۔ و چند۔ و چند۔ و چند۔ و چند۔ و چند۔ و چند۔ و چند۔ و چند۔
 سواتہ کے اصول کی اپنی تہہ سیرتیں چاہئے۔ شنگ جتنی ہی مقدار ہوگی۔ انہی ہی گنی

قبت ہوگی۔ ایک اور سوال یہی ہے۔ جمیع دعوتی مشاغل ہر گرجہ سوال محکم
یعنی جتنے ہوں۔ اگر کوئی قبت ۱۰۰ شنگ ہو۔ تو ۱۰۰ شنگ کی قبت کیا ہوگی۔
دو سو مقدار پر لکائی گئی ہے تو کچھ نسبت کتنی ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ معلوم نہیں۔ چند سوال
اسی مسئلہ کے متعلق ہیں۔ تاہم یہ کہ جس طرح ہے۔ اور یہی سواریت کا جو یہ ہوتا ہے نہیں ہوتا
مکتے۔ اور یہی چاہیے ہے۔ ہر کوئی نہیں دیکھتا ہے۔ ہر سال کو چاہئے ہے۔ کہ یہ کچھ ہے
اور اگر ایک قبت معلوم ہو جائے گی۔ تو سات گز کی قبت معلوم کرنا کوئی بڑی بات
نہیں۔ لیکن وہ کسی کی قبت بہت سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ہر گز اس سوال کو حل کرنا
علاقہ عام ہے۔ ہر ایک کی قبت درخت پر۔ اگر کوئی قبت ۱۰۰ شنگ ہو۔
تو سات گز کی قبت ہوگی۔ تو اگر کوئی قبت ۱۰۰ شنگ ہو۔ تو سات گز کی قبت اور کسی
تساوی۔ ایک کی قبت اور کسی کا چھٹا حصہ۔ اور کسی کا چھٹا حصہ ۶۰ پر تقسیم کرنے
میں ہوتا ہے۔ یہاں اصول یہ ہے۔ اصل قبت کو چھ گزوں پر تقسیم کر دے۔ تو ایک گز کی
قبت کھل جائے گی۔ اگر ایک گز کی قبت ۱۰۰ شنگ ہو۔ تو سات گز کی قبت ہوگی
اور چند۔ چار گز کی جو گنی۔ ۷۰ گز کی سات گنی۔ اور سات گنی ایک گز کی قبت
کو ۷۰ میں ضرب دینے سے درخت کی قبت ہوگی۔ لہذا اصول یہ ہے۔ اصل چیز کی قبت
سماوی ہوتی ہے۔ ایک چیز کی قبت ۱۰۰ شنگ ہوگی۔

۱۰۰ گز سے یہ چھ۔ اور عام شکر کی کام نہ دے۔ بکھڑے صفحہ کا نام۔ تو یہی ہی وہی
کافی ہے۔ مثلاً اگر کوئی قبت ۱۰۰ شنگ ہو۔ تو سات گنی ۷۰ گز کی قبت کیا ہوگی۔ ۱۰۰ شنگ

میں نے - ایک بڑی ستارے کی قیادت کی ہوگی - سرعشتہ بڑے (۱۵۱)

بچے آتشک - پرانی سوال کر - جبکہ نوکر بچہ اچھا ہے - جسٹس علی رییس تین
 محکمہ پڑھیں - ایک شخص کی عمر آٹھ سال کی ہے - اور دوسری فی سہ ماہی ۲۴ مئی ۱۹۵۷
 اور دوسری مہینہ ۲۴ مئی ۱۹۵۷ - ترجمہ بہ سال ۱۹۵۷ - دوسری فی سہ ماہی
 اولیٰ کو کچھ چاہیے - وہ اولیٰ کو دینا کے حق کو برابر دے گا - جو کچھ دوسری فی سہ ماہی دے گا
 اور جو کچھ وہ خرچ کرے گا -

دوست - خوشبو اور خوش رنگ - وہ وسیع و بھوسا ہے - ہر جگہ اور ہر ایک نقطہ پر عین ہے - اور اس کو
دوستی کرنے اور رہنے کا - جس نے اور عرصہ میں پہنچتے ہیں -

سجہ - دورہ کوچہ خیمہ لکھ - برسطر مسکن ہوگا - ایک یہ بھی پیشینہ فرما رہا ہے - دورہ کوچہ
کندھارستان - مبنی دورہ مسکن یہ بھی بہتر

ان میں سے جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ ہمیں اس سے نصرت فرما دے۔ اور وہ فرماتا ہے کہ میں نے تم سے کچھ نہیں مانگا۔
 اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ ہمیں اس سے نصرت فرما دے۔ اور وہ فرماتا ہے کہ میں نے تم سے کچھ نہیں مانگا۔
 اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ ہمیں اس سے نصرت فرما دے۔ اور وہ فرماتا ہے کہ میں نے تم سے کچھ نہیں مانگا۔
 اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ ہمیں اس سے نصرت فرما دے۔ اور وہ فرماتا ہے کہ میں نے تم سے کچھ نہیں مانگا۔

اصل سوالیہ چیز تو ایک ہی حالت - دوسری میں دو حالت - تیسری دو اور تیسری - تیسری میں تین
 ایک عطا ورجہ - اور دوسری منہایت - طالب علم اکثر یہ کیا کرتے ہیں - ان کو صرف درجہ
 خیالی تو ہمارے - اور مانا اور مصیبت سادہ سوال کو آسانی سے حل کر دیتے ہیں - لیکن تجویز

سوالات حاصل از مضمون الفقه امری و نهایی - متنی و جایی - و طبعی و عبادی و امور است

۱۵۶
 کہ سوال میں کریمیت پر سوچا جائے۔ اور کوئی کیا عادت چاہے۔ اور کوئی عادت عبادت کا
 ہے۔ اور کوئی اور کے متعلق۔ اور میں طبعاً جو یہ اکثر بھی سوچا کرتا ہوں۔ اور جو اعتقاد و عقیدہ و فتنہ ہوگی

تجارت

ابتدائی عادت و عبادت میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور اور کو حسبِ حاجت کہتے ہیں۔
 جب بل کی اول طبعی عادت سکھایا جائے۔ تو مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے۔ ۱۔ ایک سال
 ۱۲۰۰ گھنٹہ کی نسبت حساب۔ ۲۔ ۱۲۰۰ فی گھنٹہ کے معمول کرد۔ ۳۔ سوال و طبعی عادت کے حساب
 کر لینا۔ ۴۔ گھنٹہ کی عادت کا یہ ہے۔ اور عادت کا یہ ہے کہ عادت کی نسبت کیا جائے
 ۲۔ یہ گھنٹہ کی نسبت کے اصول کو چند دن کے اندر کے ذریعہ سمجھو۔ ۳۔ گھنٹہ کی نسبت سے
 ایک گھنٹہ۔ ۴۔ پہلے تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۵۔ گھنٹہ کی نسبت سے
 ۶۔ ۱۲۰۰ گھنٹہ کی نسبت سے۔ اور اور میں سے پہلے پہلے اپنا کرانہ اول ایک پونڈ۔ ۷۔ پہلے تو سب سے پہلے
 ۸۔ ۱۲۰۰ گھنٹہ کی نسبت سے۔ ۹۔ ۱۲۰۰ گھنٹہ کی نسبت سے۔ ۱۰۔ ۱۲۰۰ گھنٹہ کی نسبت سے۔

۳۔ اور اور میں سے پہلے پہلے اپنا کرانہ اول ایک پونڈ۔ ۴۔ پہلے تو سب سے پہلے
 ۵۔ ۱۲۰۰ گھنٹہ کی نسبت سے۔ ۶۔ ۱۲۰۰ گھنٹہ کی نسبت سے۔ ۷۔ ۱۲۰۰ گھنٹہ کی نسبت سے۔
 ۸۔ ۱۲۰۰ گھنٹہ کی نسبت سے۔ ۹۔ ۱۲۰۰ گھنٹہ کی نسبت سے۔ ۱۰۔ ۱۲۰۰ گھنٹہ کی نسبت سے۔

طبعی عادت کی نسبت کرنا چاہیے۔
 ۱۔ شروع میں سے سادہ و سنی چاہیے۔ ۲۔ جس میں میں شگاف اور سب سے زیادہ۔
 ۳۔ بڑی بات ہے۔ ۴۔ جس میں سے سوال۔ ۵۔ اور کو جو یہ نہ چاہے۔ ۶۔ جس میں سے طبعی عادت کی نسبت
 ۷۔ چاہیے۔ ۸۔ پہلے پہلے سے پہلے۔ ۹۔ اول ایک پونڈ۔ ۱۰۔ اور کو جو یہ نہ چاہے۔ ۱۱۔ اور کو جو یہ نہ چاہے۔
 ۱۲۔ اور کو جو یہ نہ چاہے۔ ۱۳۔ اور کو جو یہ نہ چاہے۔ ۱۴۔ اور کو جو یہ نہ چاہے۔ ۱۵۔ اور کو جو یہ نہ چاہے۔

و در تعقیب بود چنانکه - تو از کفر کانام بتنا چنانکه - اقبال و بی سزایم شمس سبب نیست - بگوئی که شمس
 نام من است و طبع کویشیال آنگاه - هر یک کوئی نیامده است - حال آنکه کوئی نیامده است -

نوٹ - جب طبع سلیوں پر سوال و جوابیت خود کو تا کہی و دینی چاہئے - در ہا یک عمل کی
 تشریح و تفسیر کیست تا وہ سیکھ دے تو معلوم ہو جائے - کہ کیا عکس ہے - اور کہوں - جب طبع کو ہر
 سوال کی نیکی دے جائے - تو خود کو تا کہی و دینی چاہئے - کہ بڑی صفائی اور حبیب طبع کا عکس

کسور عام

جب سبب میں عورت سبب ہوئی ہے - اور طبع کو مقدار کے ہے و نہ دے مے ہر ایک ہر تار -
 ہر یک کے سبب ہیں - اور طبع کو کسر کا تصور ہے - ہمیشہ شرب نہیں - ہر تار دینی تعلیم ہر طبع کو کسر کا تصور
 تصور ہے - سبب ہر قصور کے ساتھ ہر کفر کوئی عکس نہیں ہے - اور جب طبع کو ہر عورت دینی
 گئے - اور طبع کو کسر کے سوال کی صورت نہیں ہے - منہ تعلیم ہر چہ کہ باقی ہے - اور کسر
 طبع چہ دینی ہے -

اور جب طبع کو کفر کی نشاں کو خود تہہ ہر طبع کو کسر کا تصور دیا ہے - اور سطح اور کفر کو تا کہی و دینی چاہئے
 اور یہ کہ منہ سبب ہیں - تو بڑی ہر ایک خطا کی کینہ اور کسر کو سطح تعلیم کر دے گا -

ہر بڑی سطح خطوں کو تعلیم کے جو کسر ہر ایک ہر یک - طبع کو دینی عورت دینی سلیوں پر
 کھنکائی چاہئیں - اور ہر سطح اور کسر کو کسر کے کھنکائی کا طریق سمجھنا چاہئے - اور کسر ہر عکس ہے -
 اور بڑی کسروں کی قیمت کسر - اور طبع کو کسر سلیوں پر خطوں کو خود کھنکائی ہر کسر -
 صحیح عورت کی گنتی ہر طبع کو تین یا تین سمجھتی ہے - کسر ہر دینی تین یا تین سمجھتی ہے -
 اپنے کسر کی قیمت اور نام اور عورت - جب طبع کو کسر سلیوں پر کسر - تو کسر کی نسبت منہ دینی

اور طبع کو سمجھنے کا پتہ۔ جسے بوندہ نشہ کر دے مگر کو نہ سمجھ سکیں گے۔

وہ ہے = پچہ یا دھڑکے ٹٹ میں پچہ = پچہ ہر کوئی خطوں کو سمجھنا چاہیے۔ طبع اپنی

سلیم پر اور مسلم جو پراگیا خط کھینچے۔ اور میری خط و حد پر نشان کر دے۔ ہر ایک خط کو نصف کر دے۔ میری خط میں پچہ۔ ہر ایک خط میں اپنی خطی قسم کے حصہ تھے۔ ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

اور کیا ہے۔ ہر ایک خط کی نسبت کو نشان میں اپنی چاہیے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

جنہیں خط کے سب سے زیادہ حصہ کے چاہیے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

جنہیں خط کے سب سے زیادہ حصہ کے چاہیے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

اپنی سلیوں پر پچہ پچہ چاہیے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

نما کنندہ اور نہ نما کو ایک ہی عدد میں ضرب دیا جائے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

جائی۔ وقت میں پچہ پچہ ہر ایک خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

کہ ہر ایک کو رویت کر دے۔ لیکن اور کیا نما کنندہ اور نہ نما کو ایک ہی عدد میں ضرب دیا جائے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

بڑی ہوں۔ ایک ہر ایک کی رویت کر دے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

لیکن ہر ایک نما کنندہ اور نہ نما کو ایک ہی عدد میں ضرب دیا جائے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

کیا جائی۔ پانچ حصہ میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور نہ نما کنندہ اور نہ نما کو ایک ہی عدد میں ضرب دیا جائے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

پچہ چاہیے۔ ہر ایک خط کی نسبت ہر ایک خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

سیر سے ہر ایک حصہ میں ہر ایک خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

ہر ایک حصہ میں ہر ایک خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

کرد۔ ہر ایک حصہ میں ہر ایک خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔ اور میری خط میں ہر ایک خط کو نصف کر دے۔

بہانہ بہت تیار۔ توفیق مین ہی لین با ڈولہ فی ظاہر نہا چاہئے۔
 اس عمل سے مستحق ایک خاص ہے۔ - در طلبہ کو ایسی مشق کرنی چاہئے۔ جو وہ کر دے کہ وہ
 کر سکیں۔ اور دیگر بہت دیا ہے۔ کہ کوئی چوٹی ہے۔ - اور کوئی ٹہری ہے۔ - اور یہ بھی
 دیکھنا چاہئے۔ کہ کوئی کر دے کہ کوئی چوٹی ہے۔ -
 مزید لکھیں گے اور دوسرے اور دوسرے۔

اول ای سوال دینی ہے۔ جنہیں کس کو کسی صحیح عدد میں ضرب دینا ہے۔ یا تقسیم کرنا ہے۔
 مثلاً ۲۰۰ دور ہے ۲۰ ویکس کوئی نیا عی نہیں ہے۔ کیونکہ ۲۰ کو ۲۰ میں ضرب
 دینا ہوتا ہے۔ جب ۲۰ شنگ یا ۲۰ دہائیوں کو ۲۰ میں ضرب دینا ہے۔ صرف کہنے
 کا طرز علیحدہ ہے۔ جیسے ۲۰ صحیح عدد کی ضرب اور تقسیم میں فرق نہ ہو۔
 درحقیقت کس میں ہوتا ہے۔

دلی ہرگز کہہ اس شخص کی مثال نہیں ملے گی۔ مثلاً $\frac{1}{2} = \frac{2}{4}$ اور $\frac{1}{3} = \frac{2}{6}$ یہ سوال
جواب دے دو مجھ کو کہ کون سا برابر۔ مثلاً $\frac{1}{2} = \frac{2}{4}$ اور $\frac{1}{3} = \frac{2}{6}$ میں ایک ہی علامت
لکھنا ایسا ہے۔ دونوں کے لئے علامت فرق نہیں ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر $\frac{1}{2}$ اور
12 میں فرق ہے تو ہر طرف برابر۔ ایک ہی ہے، نیز $\frac{1}{3}$ اور $\frac{2}{6}$ میں
یہ ایک ہی فرق ہے۔ کہ دو تو اس طرح دو مختلف ہوئے۔

دوسرا ایک نیکو دوسری کمریز خرب و بی بی کا تقسیم ہر دوسری امر کی ضرورت پڑتی ہے۔ نقد
پہ کر لے کر خرب دینا ہے۔ تو ہوں کہ اگر دینا ہے تو لے لے لے لے
دینا کہ صحت کے اصول کے موافق، کتنی کم چار میر خرب دینا منظور تھا۔ بعد

یہ باخوشر حصہ ہے۔ توجہ حاصل فرمائیے۔ وہ اسی حصہ ہے باخوشر حصہ ہے۔

اصل حصہ ہے باخوشر حصہ ہے۔ $\frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ ۔

تقسیم ہر حصہ ہے۔ $\frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ ۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

تقسیم ہر حصہ ہے۔ $\frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ ۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

جائزہ ہے۔ چار حصہ ہے باخوشر حصہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

بعض حصہ ہے۔ $\frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ ۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

تقسیم ہر حصہ ہے۔ $\frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ ۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

نسبت و تناسب

وہ چاروں حصہ ہیں باخوشر حصہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

وہ چاروں حصہ ہیں باخوشر حصہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

وہ چاروں حصہ ہیں باخوشر حصہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

وہ چاروں حصہ ہیں باخوشر حصہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

وہ چاروں حصہ ہیں باخوشر حصہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

وہ چاروں حصہ ہیں باخوشر حصہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

وہ چاروں حصہ ہیں باخوشر حصہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

وہ چاروں حصہ ہیں باخوشر حصہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

وہ چاروں حصہ ہیں باخوشر حصہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہر حصہ ہے۔

۱۲ گزٹوں کو ۲ گزٹوں کے ساتھ نسبت ہے۔ جو ۱۲ گزٹوں کی نسبت کو ۲ گزٹوں
 کی نسبت ہے۔ چونکہ حسب سیراعداد کے تعلقات کے ظاہر ہر گزٹے کی نسبت کے
 پتے ہیں۔ ان تعلقات کو ہی عدد متحرک و غیر سطریم کی ہر طرف سیرت
 ۱ : ۲ :: نسبت دیگر : نسبت ایک : ۱ - علیٰ ہذا التیاسر

۱۲ ہر ایسی شے کو عدد و جزو سے مشابہتوں کے ذریعہ سمجھا جائے۔ مثلاً صطوح
 ۲ کو نصف ہر ایک۔ اسی طرح ۴ نصف ہر ۲ سے یا ۲ کو ہی نسبت
 ۴ سے جو کہ ۴ سے ہے۔ صطوح ۶ تہی ۳ آگے سطریم ۱۲ تہی ۴ سے
 یا ۶ : ۱۲ :: ۱۸ : ۳۶۔ ہر کہ ہر ایسی سرادت دینی جائے ہیں۔ جسے نسبت طبع
 کے ذریعہ میں وہی باہر سطریم سے نسبت کہتی ہیں۔ اور کہ ہر شے کا طریق اور نسبت
 سے کہنے کا ڈنگ بیٹھ جائے۔ مسلم ہر ہر ایک شے نسبت لفظ غیر سطریم۔ اور طبع
 کیوں۔ اسی علت سے سیرتیں۔ یا ہر کہ برعکس۔ یہ کہی نسبت صنی طرح ہی ہر
 ہو سکتی ہے۔ طبع سے کہوئے۔ مثلاً ۳ : ۴ :: ۴ : ۵۔ ہر

۴ : ۵ :: ۸ : ۱۰ یا ۴ : ۵ :: ۲ : ۳ یا ۵ : ۴ :: ۱۰ : ۸
 پھر ۴ : ۵ :: ۱۰ : ۸ یا ۵ : ۴ :: ۸ : ۱۰

ہر تین رقمیں برابر۔ اور چوتھی در نسبت کری۔ یا دو برابر۔ اور باقی کی نسبت
 کری۔ ان سواد کے جو ب خود سلیٹ پر لیا جاوے۔ خودہ زبانہ۔
 جو کسی عمل کے لیا جائے۔

‘ ’

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الذي ولد في مكة المكرمة
في يوم الاثنين الثاني عشر من ربيع الأول
سنة الف ومائة وخمسة عشر
هـ الموافق لـ ١٢٠٠ : ١١ : ١٢ : ١٣

ابو عقیل نے نبی معظم کو اظہارِ مذہب اور اوساط کے منہج بیان کرنے کا سہرا - اور اس کا

فروری میں یہ نکلوانا چاہئے۔ ہر طرف کا صندوق = رہنما کی حاضری

۱۔ یہ سیدہ اعلیٰ ہے۔ - اگر کہ میں رئیس معلوم ہوں۔ - تو توئی

وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا گھر تھا جس کے دروازے پر ایک لکڑی کی تختی تھی جس پر لکھا تھا:

۱۰۴ = ۲۵۷۳۸۹۶۷۸۹۰۱۰۱۱۲۱۳۱۴۱۵۱۶۱۷۱۸۱۹۲۰۲۱۲۲۲۳۲۴۲۵۲۶۲۷۲۸۲۹۳۰۳۱۳۲۳۳۳۴۳۵۳۶۳۷۳۸۳۹۴۰۴۱۴۲۴۳۴۴۴۵۴۶۴۷۴۸۴۹۵۰

یہ - تو = $\frac{1}{2}$ کہ اور تم پر فہم کیلئے - تو = $\frac{1}{4}$ چکر

سرطانی صفت مہاجر کے ذریعہ جو نئی قوم دنیا کی تھی۔ ایک عرصہ کے بعد وہ دنیا کی سر

وہی ہے جس نے ان کو اپنا گھر بنا لیا ہے۔

۱۰۔ بخاری میں ایک حدیث ہے کہ - اگر صرف سات سو بار (روزانہ) پڑھا

بقدر اصول و چوبی - مشق و سرکاری وقت - آه ششام و - و سرکاری وقت بعد

مول حیدر۔ ۱۰ گز و ۴۰ انچ سے ۱۱ گز و ۱۰ انچ تک۔ ۱۰ گز و ۱۰ انچ سے ۱۱ گز و ۱۰ انچ تک۔

۱۰ : ۲۳ : ۴۵ : ۷۰ : ۹۵ : ۱۲۰

کے لئے جو کہ ان کے لئے ہے۔

[illegible]

جنگی آدمی ریاضہ ہو جاے - لڑائی ہی بہت لمبی سیف - برکسی ۱۱ آدمیوں کو دیکھ کر

آدمبرج - جو ۶ آدمبرج رست و ۷۱۲ آدمبرج کا رست ہے - ۱۱۲

تہذیب میں کتب ہر ۱۶: ۱۰: ۱۰: ۱۰

پچھلے سوال پر غرض سے لیا گیا تھا۔ اے طبیب کو معلوم ہو جاوے۔ اے طبیب مناسب مستقیم میں عیادت جاتا ہے۔
 اور ہی طرح مناسب مکتوب میں ہوتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے۔ نسبت مکتوب میں طبیب کو وقت اور تنہائی اور تہیہ
 طبع طبع کی تاثیر دینی چاہئیں۔ اگر کسی ڈاکٹر سے نصیحت چاہیے۔ تو یہی علم کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ اور
 مطلوبہ کو جو تھوڑے پر کویں رکھنا چاہیے۔ اور ہم خبر چاہیے تو یہی کیوں بنانی چاہئے۔

بہ عمل فی آسانی پڑ

جب معلم جامع کے ذہن کو کسی خاصہ کو بڑھاپا پر پناہ دے۔ تو اس کے منتہی ہوتا ہے۔ کہ وہ سب
 سب سے پہلے آجائے۔ اے طبیب کو جو مشق کرائی جاتی ہے۔ دیکھ کر اس کے غرض میں ہوتی ہیں۔ اہل تو یہ
 وہ سب کچھ کر عیادت میں۔ و درستی یہ ہر دن کو مہارت ہو جائے۔ جب ہر سہرے سوالات کو طبیب کی ہر
 ہر ڈاکٹر پر پورا پورا حل رکھتا ہے۔ اور طبیب سوالات اپنی سلیٹو نمبر پر یہ سب پر پورا حل رکھتا
 ہیں۔ تو یہی غرض حاصل ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ کو دیکھ کر اس کی عیادت کرنی چاہئے۔ اور طبیب کے
 پورا پورا دور رس و نام کیاریں۔ و درستی غرض حاصل ہوتی ہے۔ عیادت میں ہر سہرے سوالات
 دیتا ہے۔ اول تو یہی سوالات دیتا ہے۔ جو فقیر کی سب سے مشعل ہوتی ہیں۔ سوالات کو
 بنانی صحت کی نسبت اور کو پہلے ہی سمجھ جاتا ہے۔ اور وہ عیادت میں سب سے پہلے کی نسبت
 ہوا کرتے ہیں۔ اور طبیب کو سب سے پہلے کی نسبت پورا کرنے کی بھی اور کو سب سے پہلے کی نسبت
 سمجھنا چاہئے۔ سب سے پہلے چاہیے۔ کہ طبیب اصول کو بخوبی سمجھ کر دیکھ سکے۔ اور جو عمل
 وہ ہونے سے پہلے ہی۔ اور کو اپنی حافظہ میں رکھ سکے۔ تو ہر سہرے سوالات
 صحت کے لئے سب سے پہلے دینے چاہیے۔ ان سوالات میں فراموش نہ ہو۔ کہ طبیب کو اس سے

روزمرہ کام پر تیار۔ دوسری دو تین سواات تھوکر سلیٹ پر حرکت کرنا ہے۔ (۱۶۹)

ان سواات کو دستہ آہستہ اور محتاط سے تھوکرنا چاہیے۔ تھوکر سلیٹ پر ملنے کے بعد

سوال کو صحیح لکھ لینا میراث کا ثبوت ہے۔ در طلب سوال کو سمجھتے ہیں۔ جب طلب سوال

میں آ رہی ہوں۔ تو مسلک کو میراث کی اضاافہ کر کے چاہیے۔ مرنے والوں کا کچھ ہی اور

نقل کریں۔ میراث کا سب سے عمدہ تدارک تو یہ ہے۔ کہ جو عت اخلاق ابھی ہوں۔

اور اگر اخلاق ابھی نہیں۔ تو یہ سب باتیں فضول ہیں۔ میراث کو چاہیے۔ کہ جو عت

کہ اخلاق درست کر نیکی کو شتر کرے۔ کسی عمل طریق سے جو نقص کو دفع کرنا ضبط میں

داخل نہیں۔ برعکس ایسے طلب کی ترتیب یہی ہے۔ ہر روز کو ذرہ ذرہ نقل کرنے کی ترغیب

ہو۔ اور میراث کا عمدہ نگرانی ہی ہونی چاہیے۔ کیونکہ نیک نیت طلب ابھی میراث کی ضرورت

ہوتی ہے۔ اگر کسی طالب علم سے میراث کا تصور سرزد ہو۔ تو اس کو خفیف خیال

نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ بہت بڑی بات خیال کر کے اس کا انتظام کرنا چاہیے۔ کیونکہ میراث

درست عت کا عت کی عزت پر فرق آتا ہے۔ دوسرے ملک کا فرض ہے۔ کہ

چھوڑ دہ اپنی عزت کا خیال رکھتا ہے۔ اسی قدر عزت کی عزت کا ہی خیال رکھ

سوال کے حل کو غیر مدثر کو چاہیے۔ اگر کچھ سبب تھوکر موزار۔ درجہ عزت

گزار ہو۔ تو سب سے پہلے بند کرادی۔ اگر وہ ہر ایک طالب علم کا منتظر ہوگا۔

تو بہت سادہ و سچ ہے۔ اگر مع سواات ہو تو اس میں اس کے سمجھنا چاہیے۔

تو اس کا ہے۔ اپنی فہم پر سچ ہے۔ ہر ایک طالب علم کی بات چاہیے۔

عدہ در اس کا یہ منت نہیں۔ بلکہ اس عت کا اصل و نیت کو مانتا ہے۔

۱۹۱۰ء میں جو درجہ بانی کے لیے تیار کیا گیا وہ کیفیت و بہت ترقی ہے۔ اس کے ذریعہ
سمندر کے نام پر اور سمندر کا ذکر اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔ اور سمندر کی سطح۔ لیکن اس کے
کو یاد رکھنا چاہیے۔ ان چیزوں کا عام طور پر نہ کرنا کافی نہیں ہے۔ اگر وہ یہ چاہتا
ہے۔ تو قدرتی شعلوں کا ذکر جو ائمہ طہارہ کے کتاب میں آیا ہے۔ اور کچھ اور بھی سمجھ جائے
جس کے بارے میں ایک قصہ درود ہے۔ تو مندرجہ ذیل کے احوال رکھنا چاہیے۔ منج -

یہ تو بھاری زمین ہے۔ یا وہ کسی جہیز کی جہیز کی گھنٹہ ہے۔
دریا کا پانی بہت سی چیزوں کی وجہ سے نہاں اجتماعات اکٹھا ہوتا ہے۔ جس سے زمین
سیاہ ہوتی ہے۔ کبھی کبھی تھک جاتا ہے۔ بھارت۔ گولڈ۔ اور پانی کی مقدار
وہ جو بہہ رہتی ہے جاتی ہے۔ کبھی زمین پر نہاں ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں
وہ غنیمت ہے۔ اور یہاں تیزی سے بہتا ہے۔ جاری میں پانی گڑھا
سونا ہے۔ اور یہاں زمین پر بہتا ہے۔ جس سے زمین سیاہ ہوتی ہے۔ اور
کیا کہیں نہاں ہے۔ اور جو کچھ اور کچھ کچھ ہے۔ اور تو اس کے
اور کچھ دوسری بات۔ مندرجہ۔ کارخانوں کی طائے وہاں کچھ کچھ
ہے۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔
اور کچھ کچھ کچھ ہے۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔
جو یہاں کچھ کچھ ہے۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔
نہاں ہے۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔
لیکن یہ۔ مندرجہ۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔ اور یہاں کچھ کچھ ہے۔

۱۷۴) در چوئی پر چڑھنے سے کیا کیفیت نظر آتی ہے۔ در ہر بات کو سر پر چڑھنے سے
کو ذرا بوجھ یا جانگ۔ خود رصطہ کا دو کوئی ہی جائے۔ وہ بڑی ہی ظنی ہو گیا۔
کیکہ کیفیت میں چڑھنے سے۔ جب اپنی وطن خیال کر سکیں۔ وہ آگاہانہ بوجھ
ہم کوئی لڑکے پر ڈر کر رہے۔ ہر وہ پیاری ہے۔ جو درمیان ہے۔ جو ہے۔ یا نہ ہو
خوش ہے۔ یا سویر ہے۔ فردی ہے یا چاہے۔ وہ ان سے تو کچھ سمجھیں کہ ہم
دین کے عہدہ چار سکتیں۔ آج ہوں۔ اور وہ سب کو تو دین ہے۔ دیکھو وہ
طہر کرنا چاہے۔ مثال خوب۔ مثلاً، مریہ۔ ان چاروں سکول کے تیز رفتار
کہ تھک جاتی ہیں۔ اور آج ہوا کی کیفیت جب بھی ہو۔ تو یہ باتیں
تباہی چاہئے۔ گرمی و سردی کا گھٹنا نہیں۔ وہ ہوتے اور ہر وقت کا رہتے
دوست ہیں۔ یا طوفانی ہر وہ۔ بنیہ کا ہوتے۔ پائے۔ دیکھو۔ ہر وہ کا ہوتے
اور چہ کا ہوتا ہوتا۔ ہر وہ تو تبدیل کا ہوتے ہر وہ غرض ہے۔ ہر سال
ہر وہ اور نہ کوہ ہر وہ کیا تو تبدیل ہوتا ہوتا ہوتا ہوتا۔ ہر وہ گرمی۔ ہر وہ
اور ہر وہ میں اور ہر وہ میں ہر وہ ہر وہ ہر وہ۔ ہر وہ میں ہر وہ
کی کیفیت اور ہر وہ کا گھٹنا۔ ہر وہ ہر وہ کی کیفیت اور ہر وہ ہر وہ
ہر وہ ہر وہ اور ہر وہ کا حال ہی تباہی چاہے۔ ہر وہ ہر وہ ہر وہ
ہوں۔ اور ہر وہ ہر وہ۔ اور ہر وہ ہر وہ کا ہر وہ ہر وہ ہر وہ
عادت سے ہر وہ ہر وہ چاہے۔ اور ہر وہ ہر وہ ہر وہ ہر وہ۔ ہر وہ کا
آج ہر وہ ہر وہ کا ہر وہ۔ اور ہر وہ ہر وہ ہر وہ۔ عادت۔ خاص

یہ کیا انگو سنا ہے - شہد گرز سنی از حشر ہوتی ہے - نوگوں کی رحمت کی رحمت
 سوتی ہے - یہ بھی بتاؤ - زمین سے جو چیز پیدا ہوتی ہے - وہاں پہنچو اور اس کی سطح
 پر سوتی کرتے ہیں - اور اگر زمین میں حیات اور حیاتیت بہت کچھ ملتی ہے - تو وہاں
 کچھ باشندے آتش کاٹ لے کر بیٹھتے ہیں اور جو معدنیات زمین کے اندر دفن ہوتی ہیں
 ان کو دفن کرتے ہیں - شہد لہ - کوئلہ - دھواں - گرم پانی اور تیزاب - تو باشندے اس
 کو تہ و بستر لگے یا ان کی طرف ہوتی ہے - اور اگر کوئلہ کا تیزاب ہوتی ہے - اور باقی تیزاب
 ہوتی ہے - تو ماخانہ آباد ہوتی ہیں - اگر کوئلہ تیزاب یا تیزاب ہوتی ہے - تو خرچ خرچ
 تجارت کو دفن ہوتی ہے - پھر زمین پر پتھر پیدا اور کچھ پتھر کے باشندے ملز
 معاشرت ہر جہان ہوتا ہے - وہ بھی سمجھنا چاہی - شہد شہد کے معدنیات سے ہیں
 کیا خراب کیا ہے - اور کس قسم کے کپڑے پہنتے ہیں

{ غنیر ملک کی چیزوں کو اپنی ملک کی چیزوں سے متماثل کرنا }

یہاں قوت سے ہر دولت متماثل ہوتا ہے - دنیا پر تیار - اولیٰ چیزوں کو ملک سے کرنا ہوتا ہے
 اور ہر اولیٰ متماثل کرنا ہوتا ہے - اور اگر کوئلہ یا پتھر یا تیزاب یا تیزاب کی
 دنیا تاکہ ہو سکتی ہے - روکنے سے نہ دے دے تیار ہوتا ہے - جسے ہم نے منظر
 مرتب کرنا ہے - اللہ ہی تیار اور ملکوں میں اور ہی زیادہ سخت کرنا ہوتا ہے -
 ملک پر چونکہ یہ لوگ اس کی تیار - جنکو وہ اپنی ملک میں لگاؤ یا غنیر سے دیکھ چکا ہے
 اس پر جسے متماثل کرنا ہے - اور کوئلہ کو سمجھتا ہے - یہ بھی سمجھتا ہے - اور اگر کوئلہ کی چیزیں
 مختلف طور پر پیدا ہوتی ہیں - کبھی کبھی پیدا ہوتی ہیں -

وہ اپنی قوت متحدہ کے ذریعہ سب شے کی مٹنے سے بچنے کے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 انصاف کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 اپنی کارکردگی کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 انصاف کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا

اور مکانات سب چیزیں بچنے کے لئے
 ہر کچھ کی مدد کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 جوئی ہمیشہ ہر شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 کہہ سکتے ہیں۔ اور ہر کچھ کی مدد کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 اور ہر کچھ کی مدد کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 کہہ سکتے ہیں۔ اور ہر کچھ کی مدد کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 چلتی ہیں۔ اور ہر کچھ کی مدد کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 دلچسپ۔ تو انہیں اور سب شے کی مدد کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 نہیں ہے۔ جو کہ سب شے کی مدد کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 رہتے ہیں اور سب شے کی مدد کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 وہ رہتے ہیں۔ اور ہر کچھ کی مدد کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 عین وہ انصاف کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 جمع ہو گیا ہے۔ اور ہر کچھ کی مدد کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا
 یہ ہے کہ ہر کچھ کی مدد کے ذریعہ سب شے کو بچنے کے لئے مختلف فنکاروں اور معجزوں کا

موجود

گرچہ موسم سرما کی جو پیش گوئی ہے۔ اور کہ درود منقطع صوفی کی جدائی
 گریہ کا خیال ہے۔ چنانچہ کہ موسم میں جو سرمایہ پڑتی ہے۔ اور کہ درود منقطع
 بادہ کے میرا خیال ہے۔ جس دن چہرے ہو تو اس۔ ہمیشہ ہوتی ہے
 نباتات جو کہ اور حیات بہت کم ہوا کرتے ہیں۔ اور نہ اپنی ملک میں یہ سب باتیں
 غور سے دیکھنی ہیں۔ اور کہ ملک حیات اور کہ ملک کی موت کی موت اور کہ ملک
 اور کہ ملک کی زمین آب و ہوا اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک
 وہ دنیا کے اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک
 نسوں۔ جنہوں اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک
 جو کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک
 دیکھی ہوئی چیزوں کے ساتھ مقابلاً کر کے سمجھیں گے۔ یا پھر کہ ملک کی موت اور کہ ملک
 اس طرح ہوگی۔ تو ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک
 پوچھنا۔ اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک
 اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک
 اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک

مقامات کے نام
 اگرچہ لہذا ہی درجہ برقیات کے نام بتانا مخصوص نہیں ہوتا۔ تاہم ملک کے نام اور کہ ملک
 طبعی حالت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک
 برہم کا نہیں جانتا۔ مثلاً کہ وہ دنیا کے حال پڑھتی ہیں۔ اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک
 مشہور دنیا کے نام یا کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک کی موت اور کہ ملک

۱۶۸) تو اگر کو خاص شوق اور توجہ سے سنیں گے۔ اور لہذا تمام سبق و شوق نے

سبب سے کاؤن میں قریب رہیں گے۔ اور جب جو چیزیں میرا دل حال منصفیت پہنچے۔ تو وہ

دو چیزیں میں نے نہ گئے۔ اور جب ان کو دیکھ کر سکون کا اندازہ اور خوش حال ہو گیا ہوں

تو وہ اور کچھ ساتھ سکون کے نام کی منسوب رہیں گے۔ مثلاً رین ڈیر کو لپیٹنے کے ساتھ

عرب کو انٹ کے ساتھ چیز کو جا کے ساتھ۔ بھال کو چاند کے ساتھ۔ اور کو کوری

کے ساتھ۔ جیسا کہ کافی کے ساتھ۔ سکین پور رہنا چاہئے۔ اور سورت مقامات کے نام

وہ مرنے والے اور طبعی حالات۔ اور پورا اور کچھ تعلق سے سبب بنتی ہیں۔ وہ ملک کو

چیزوں کے ساتھ منسوب رہتے ہیں۔ نہ اس ملک کے ساتھ چیزوں کو

تصویروں کا استعمال کرنا چاہئے۔

ہر درجہ میں لفظ کے معنی لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ دیکھنا ہے۔ اور اس کے ہیک

ہیکٹ میں تباہی جا دیکھی۔ اور اگر مقام تباہی کی صورت ہو۔ تو یہ تباہی کا فرق۔ اس میں

سمت میں درج ہے۔ اور اب ہمارے لیٹا مے اور کچھ کیفیت ہیں۔ طبع لفظ کے ذریعہ

مکمل کیفیت کا درست خیال نہیں بانڈ کر سکتے۔ کیونکہ ان کو یہ خبر تو ہی ہی نہیں۔ کہ لفظ

کیا چیز ہے۔ اور مختلف قسم کے مشط و لفظ خیال اور کچھ دیکھ کر پتا چلتا ہے۔ تو تصویر

میں لفظ کام لینا چاہئے۔ صرف مختلف قسم کی چیزیں ہی نہیں ہونی چاہئیں۔ بلکہ

متن کی تصویریں ہونی چاہئیں۔ جسے مختلف سکون کے طرز میں سرت اور مرنے والے حالات میں

مثلاً عرب کی تصویر ایسی ہو۔ اور جس میں گیتان معلوم ہو۔ اور کچھ خاندان پڑی ہوں۔

کچھ لڑکے جا رہے ہوں۔ اور کچھ بزرگ اپنی ذہنی باتیں میں جا رہے ہوں۔

مصر کی تصویر ایسی ہو۔ کہ اس میں درخت نیل نہ ہو۔ شہرستان کی تصویر میں اس کی کھیت
 حصوں اور دانے کی تہ نہ ہو جائے۔ پہاڑوں کے درخت اور پہاڑوں کی تھالی کی قطار نہ ہو کہ وہ جڑیں
 جن کی تصویر میں چاہئے کہ کھیت۔ اور ان کے درختوں کی تھالی کی تصویر میں ایک تہہ اور
 روئی کے کھیت۔ لیپ لٹڈ کی تصویر میں چھوٹے کھیت۔ رین ویر اور بہت ہر تیلے والی
 گاڑیاں۔ سوز لٹڈ کی تصویر میں رخ و دریا اور شہر کی گہری گلی شہر کی گلی اور ان کے
 کی تصویر میں چاہئے۔ دریا۔ اور تھالیوں کی تھالیوں۔ کافی نہ ہو کہ وہ چھوٹے
 دوسرا درجہ۔ نقشہ کا داخل ہونا۔ دوسرا درجہ کی تصویر میں نقشہ داخل ہونا۔
 اور۔ سطح زمین پر کھائی کا نقشہ بنا یا جائے۔ جو کہ زمین کی سمت اور سطح کی طبع
 اچھی طرح تصویر کر سکے۔ جب تک کہ اس کی تصویر میں وہاں کی جگہ۔ ہر وقت
 سوال پیدا ہوتا ہے۔ نقشہ کا صحیح تصویر طبع کر لیا جائے۔ یہ ظاہر نہیں کہ زمین کا
 حال نقشہ کے ذریعہ سمجھ سکیں۔ زمین۔ جب تک کہ نقشہ کا تصویر اچھی طرح نہ ہو۔
 طبع یہ تو جانتی ہیں۔ کہ تصویر کیا نہیں ہیں۔ نیز کہ یہ شکل بہت شہر کا نہیں۔ بلکہ
 اگر وہ زمین کی صورت کی تصویر بن جائے۔ خورہ و بڑی۔ خورہ و بڑی۔ طبع بہت اچھا
 میراث۔ نقشہ کو بھی لکھا کہ ایک تصویر سمجھ جائے۔ البتہ بہت چھوٹے چھوٹے
 بنی ہوئی ہے۔ اور اس کی تصویر بھی ہے۔ جو اور بڑی چھوٹے چھوٹے بنائی ہوئی ہے۔
 کھیت کی پختہ تصویر بن جائے۔ اور ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں
 اور صف چھوٹے ہیں۔ کھیت کا نقشہ میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں
 ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں
 واقع ہوں۔ چھوٹے کھیت۔ اگر وہ چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے

موجود ہے۔ جس میں سب سے پہلے تھوڑے پھول - تودہ بڑے کان کا پھول - ارودہ موجود
 ہوتا ہے۔ تو پھر بڑے پھولوں کا پھول - یہ کہ اگر اس کے نقشہ کے ساتھ مقابلاً دیکھا جائے
 تو یقیناً یہ - در وقت طبع کو نہ اس میں کوئی فرق ہے۔ در ہر جگہ - ہر ایک کو مقبلاً فیض کا
 نقشہ جمیر سے در وقت - دیکھا جائے۔ طبع مقبلاً فیض کا طبع کا وقت ہوتا۔
 در وقت ہوتا ہے۔ تو اس میں یہ طبعی حالات مت بدل کر دے جائیں۔ جب طبع عام پاکر اس
 کی بات دیں۔ نہیں۔ اس کی ایک طرف کاٹا ہوا ہے۔ تو یہ دونوں نقشہ ہر وقت
 چاہیں اور اسے اول چھوٹی جگہ درست نقشہ سے روکنے کا پھول - یہ نقشہ
 اس میں سے ہوتا ہے۔ طبع سے اس کی سنسن کرانی ہے۔ اس کا رنگ اس کے
 عورت سے تھوڑا دور ہے۔ جو نقشہ کے بنائے گئے اس میں - درود اپنی دھڑکیں
 عورت در وقت میں خودی سنسن ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک نقشہ دیکھو دیکھو
 چاہئے۔ اس کے زمانہ کو چاہئے۔ در وقت وہ دیکھ سکتے ہیں۔ در وقت
 کے قدر کے سطح عام ہوتا ہے۔ مقبلاً فیض کا نقشہ سمجھنا چاہئے۔ یہ کہ اس میں
 گاہوں میں کسی عورت کی ہر گز - در وقت اس کے تصور دلہا - اس کا
 نقشہ سمجھنا چاہئے۔ طبع کو کسی ضعیفی عورت میں ہر گز - در وقت اس کا تصور دلہا
 میں ہر گز - یہ بھی سمجھو۔ اس کا نقشہ وضوح کے نقشہ کا مجموعہ ہے۔ اس میں
 سب سے پہلے - اس میں وقت اس کا نقشہ دیکھنا چاہئے۔ اس میں طبع کو
 سمجھنا چاہئے۔ یہ کہ اس میں - کہ نقشہ کا رنگ اور تصور دونوں کو چاہئے۔ ہر وقت
 اس میں سے سمجھنا چاہئے۔ اس میں گاہوں کا مقبلاً فیض ہر وقت ہوتا ہے

دو نو لفظہ چہ تہندہ - لغتہ میں سہارڈ کا مستند - بحر - دریا - قصبہ - دھن - کرشنا
تہاؤ - زر لفظہ کا صحیح لفظ طبعہ اور زنا شہزادہ - زر لفظہ کا لفظ لفظہ قصبہ کے
خود کو زنا چاہے - بہ خطوط طول و عرض بہ

برہت اہی بنائی جائیگی - دریا کا لفظہ اب بہتہا چاہے - لیکن نہ کہ سبھی کوئی خط
طول و عرض تہاؤ چاہے - ان خطوط کا سبھی خط طریقی تہاؤ ہے - سب سے پہلے طبعہ و نہیں
ان خطوط کی صورت کا خیال پیدا کرنا چاہے - اور سہاڑ کا یہ خط طبعہ زنا چاہے
پہاڑ کا سبھی شکاری ایک چوہا سہاڑہ کو کہہ کر کہا کا ستا ہے - اور دھانی سے ستا ہے

سہاڑہ - اور سہاڑہ سہاڑہ سے لفظہ تہاؤ چاہے - اور طبعہ چوہا چاہے
دریا لفظہ کا تہاؤ ہلکے ہلکے تہاؤ - تودہ چاہے اہی چاہے - اس کے تہاؤ تہاؤ
دریا تہاؤ تہاؤ تہاؤ کریں - تودہ کو کہہ کر سبھی کہتے ہیں - دریا تہاؤ تہاؤ تہاؤ

نہیں تہاؤ تہاؤ - سبھی کہہ کر اہی مہر اس وقت چاہے - لیکن اگر کوئی سطح پر قطبین سے

کوئی خط تہاؤ تہاؤ تہاؤ چاہے - اور دھن تہاؤ تہاؤ تہاؤ چاہے - تو طبعہ کو لفظہ
کا تہاؤ تہاؤ تہاؤ تہاؤ - یہ طبعہ کو یہ تہاؤ چاہے - اگر ان خطوط سے لفظہ کا
تہاؤ تہاؤ تہاؤ تہاؤ تہاؤ - لیکن یہی کا نہیں - یہ جو کہہ کر دھن تہاؤ تہاؤ

تہاؤ - دریا سے ایک بڑا دھن تہاؤ تہاؤ تہاؤ تہاؤ تہاؤ - اور دھن

دھن کو کہہ کر دھن تہاؤ تہاؤ تہاؤ - اور یہ طبعہ اور دھن تہاؤ تہاؤ تہاؤ - ان

دھن تہاؤ تہاؤ تہاؤ تہاؤ تہاؤ تہاؤ تہاؤ تہاؤ تہاؤ - جس سے ان دھن تہاؤ

"موتو زاپہ ہوگی۔ اور تھکے کھاتے ہی رکھو محنت ساتھ ساتھ
 چن لیں گے اور فرما رہا ہے۔ وہ گویا خطوط نصف النہار۔ درجات الموض۔ اور
 صرف درجہ ذریعہ کمرہ ہر نقطہ کا مقام کا ہے۔ اگر ہم نہ کہیں بلکہ افق
 کو لیں۔ تو طبع کو ان خطوط کو سمجھ کر کوئی وقت نہ ہوگا۔ جو کہ ارضی پر پہنچے گی
 ہر۔ اگر سیارہ کو دیکھیں۔ تو لگے گا کہ اس کے تھیں۔ اور ہر عرضی اور عرضی
 خطوط پہنچے تھیں۔ اور ان کے ذریعہ کھاتے کا مقام کا ہے۔

تعلیم کی ترتیب 2

فخر۔ طبعیہ جانگزی۔ ہر وقت کیا چیز ہے۔ اور اب ہر حال ہے۔ ہر وقت کی ترتیب
 مسکنہ چاہئے۔ کیا ہے اول روز کے کھانے کا وقت ہے۔ پھر ان کے باقی
 لغزش ستہ بندی چاہئے۔ یا ہر وقت کا وقت دیکھنا چاہئے۔ تاکہ سطح زمین کا
 حال اور جو جگہ طبعی سے ہو جائے۔ یہی طریقہ کا مصلحت تو وہی اصول ہے۔ جس کا ذکر
 یہ ہے کہ چاہئے۔ یہ ہے کہ اول طبعی تو ہر دن جن جن کی طرف لگے۔ جو کہ
 دوسرے میں موجود ہیں۔ کیونکہ ہر روز کا۔ تو صبح ہر جا گیا۔ کہ ہر اصول کے مطابق
 جنہاں کی عزت ہے۔ وہ یہ ہے ہی بتا رہا ہے۔ اپنی اس بات کے جو کہ دیکھنے
 طبعی کے طبعی حالت کا تصور ہو گا۔ اور یہ جان لے رہا ہے۔ ہر جو کہ یہ طریقہ
 کیا رہا ہے۔ اور یہ جو کہ یہ ہے۔ ہر جو کہ یہ اصل کے شروع ہونا چاہئے۔ تو اس
 ہر جو کہ یہ ہے۔ یہ ہے کہ یہ لگے۔ یہ ہے کہ یہ لگے۔ یہ ہے کہ یہ لگے۔

[illegible]

دلی برون کے حادث - کھانا - خبریت و سبب و غیہ کی مائے

وہی سطح زمین پر سڑی - گری - وزنی کا مختلف انداز سے پہننا - خود برون پر ہوا کی

معدن -

دلی مختلف سکون کی نباتات اور جڑیں اور پھل جو کچھ سبب ہوتی ہیں

دلی پھل کی خاموشی اور وہ جو بات کہتے ہیں وہ سبب کی اختیار کرتی ہیں - معدن

جو پھل دلی کی سبب سے حاصل ہوتی ہیں اور وہ کچھ کچھ کھانے کی مائے

وہی خاموشی و سبب پر - پھل کی مختلف کیفیت - کھانے کی مائے - اور وہ کچھ کچھ

حقیقتہ سبب کی مائے پر سبب

سکون پر سبب کی مائے پر سبب - اور وہ کچھ کچھ کھانے کی مائے

پھل کی مائے پر سبب - اور وہ کچھ کچھ کھانے کی مائے

پھل کی مائے پر سبب - اور وہ کچھ کچھ کھانے کی مائے

پھل کی مائے پر سبب - اور وہ کچھ کچھ کھانے کی مائے

پھل کی مائے پر سبب - اور وہ کچھ کچھ کھانے کی مائے

پھل کی مائے پر سبب - اور وہ کچھ کچھ کھانے کی مائے

پھل کی مائے پر سبب - اور وہ کچھ کچھ کھانے کی مائے

پھل کی مائے پر سبب - اور وہ کچھ کچھ کھانے کی مائے

پھل کی مائے پر سبب - اور وہ کچھ کچھ کھانے کی مائے

پھل کی مائے پر سبب - اور وہ کچھ کچھ کھانے کی مائے

کیونکہ دھیرا دل تو طبیعت کی صورت بڑھتی ہے۔ اور ان کی انسانی مہر کی مرقی باقی رہتی ہے۔
 مدد کرنا چاہئے۔ اور یہ دیکھو وہ طبیعت کو اصل چنانچہ چاروں کی منہ کی اور قطب شمالی
 قطب جنوبی تک بار بار دیکھیں کہ ہر ایک ٹھیک لمبائی بناوٹ اور اصل ٹھکانہ صحیح رہے
 مقبول کیا نام۔ بلکہ ان کی لکائی گونج سے گونج تک فقط ایک بار اور۔ اور دیکھو اور دیکھو
 کہ خیال نہیں ہے۔ تو اور کی منہ سے سونہ ہونے کا ہے۔

پہلے منہ کی تعلیم میں کیا کیا ہیں ہونی چاہئیں؟
 مدد کرنا یہ تو منہ کی ہر حالت کے لئے ہے۔ بلکہ ان کے لئے ہے۔ بلکہ ان کے لئے ہے۔
 مختلف ہونے کے حالات سکھانی مخصوص ہیں۔ فقط اور نوئے تعلیم سمجھا جائے۔ نہ اور
 مدد و تعلیم۔ اور طبیعت کو منہ کے لئے ہر طرح سے خطوط اور سبب نشانات کا
 منہ سے ہونا چاہئے۔ لیکن ان کے لئے اور نوئے تعلیم کا خیال دھیرا بڑھتا ہے۔ تو دیکھو کہ منہ کی
 کی تعلیم بالکل ایک چیز ہے۔ جو منہ کی تعلیم میں دیکھیں کہ وہ اور منہ کی ہر طرف سے ہے۔
 وہ ہر ایک چیز کو جو بڑھتا ہے اور دیکھو کہ منہ سے بنا کرنا چاہئے۔ اور یہاں صدقہ ترتیب
 کے موافق ہونا چاہئے۔ نہ انسانی ترتیب کے موافق۔ اور یہاں دیکھیں۔ انہیں۔
 یا دیکھو کہ منہ سے طبیعت کو کیا لگاؤ ہو سکتا ہے۔۔۔ جبکہ ان کے دیکھنے
 ناموں کے ساتھ طبیعت کو یہ خیال ہونا چاہئے۔ اور ان کے باقی کئی منہ سے ہونا چاہئے۔ اور دیکھو کہ
 کیفیت نظر آتی ہے۔ کہیں دیکھیں کہ نظر آتی ہے۔ کہیں کوئی منہ سے منہ کے لئے ہے۔
 کہیں دیکھیں کہ منہ سے ہے۔ اور دیکھو کہ منہ سے ہی منہ سے منہ سے ہے۔ کہیں دیکھیں
 اور دیکھو کہ منہ سے ہے۔ جہاں دیکھیں کہ منہ سے منہ سے ہے۔ کہیں دیکھیں کہ منہ سے
 دیکھو کہ منہ سے ہے۔ اور دیکھو کہ منہ سے ہے۔ اور دیکھو کہ منہ سے ہے۔ اور دیکھو کہ منہ سے ہے۔

نشد هیچ بدن - تو دور کا ذکر تو پچ جائے سو نہیں کیا جاتا تو - طبع کدوں بڑی تیز
 کے دور کے حال کے کٹر زعم کہ کہ کل کا تصور کیا جاتا تو - دور کے مسائل کو ہی سطح
 پڑا پاتا جاتا تو - کس نہ طریقہ اچھا نہیں - بہتر بہتر - بہت مجموعہ دور دور
 دور کے مسائل کا ایک سخت تصور دیا جائے - دور دور پر ہی کیا تصور ہو - اور
 طبع صحت کو ہی سطح پڑانا چاہئے - کوہ انداز - کوہ اعلیٰ نام یاد کرنے کو فائدہ
 نہیں - اگر دیکھنا سوچنا ساتھ یہ خیال نہ آجائے - ہر بار کوئی بڑی اور عظیم نشانی
 دیکھ کر دور پر گئے ہو ہیں - ہر لمحہ سے تیز کرتے ہیں - دور کے سو فیضان دور
 آندہ ہوتا مسکن بنا یا سرا ہے - بھی اور ترک کی عجیب نگاہ ہے - ہر فن دنیا تہا نہ
 وہاں کا دیکھا ہے - دن سب حال خود دہا نہیں - کبہ بہت مجموعہ پڑانا چاہئے
 میدان کا ہی سطح پڑانا چاہئے - مفقود تقسیم سے بے منتہا تقسیم کا حال طبع
 کو پڑانا چاہئے - مشہور دور پر ہر کار کا فوٹو تہا حال ہی سطح تہا چاہئے
 جو مشہور تہا کی مٹی کی ہے - دور کا تہا ہی یہ پڑانا چاہئے - دور کا تہا حال
 بعد مباح جاتا ہے - اور کن سنو نہ جاتا ہے - دور کا حال علیہ علیہ تہا
 نہیں ہے - کبہ ایک دور کے متعلق ہے - جو تہا کا فوٹو سب مشہور ہے - تہا
 سب پر پڑانا چاہئے - ہر دور میں مٹی کی تہا کی کچھ دیکھیں - رجحان تہا
 نام پر تحقیق کے ساتھ فہم آتے ہیں - ہر طبع کے دیکھنے کا کرنا چاہئے ہو -

بے دیکھی ہو تہا کا دیکھی ہو - جو تہا کا تہا ہو پڑانا چاہئے

وہی دھوا اور یہ ہے۔ اور طبعی نثر لکھنے میں علیحدہ کمال پر جسے چاہیں۔ کیونکہ انھوں نے لکھنے
پر بہت طبع کیا اور جو ہو گا۔ بہر حال یہ منتقد ہیں۔ اور خود بھی ان کی شہرہ طبعی ہے۔ کسی شخص پر۔ تو
اور کو دیکھ دو نیز یہ سطح لکھنے کا ہے۔ اور یہ میرا دیکھ لکھنے کی عزت نہیں۔
بہت مقام اور مقاموں کی نسبتی ہو گا۔

مقام کا جاننا بھاری ہے۔ جب کہ دیکھ کر اس میں دونوں مقامات کی چیزیں نہ ہوں گی۔ چاہیں۔
چیزوں کو بہت مقامات کی نسبت متعجب نہ ہوں گے۔ یہ کہہ کر چاہیں۔ کہ مقامات کے بارے میں
بہر عقل کے کام نہ۔ اور طبعی عزت میں نظر رکھیں۔ کہ زیادہ دوسری چیزیں نہ
ختم ہوں۔ اور عزت دیتی ہے۔ اور طبعی دوسری چیزیں نہ ہوں گے۔ کہ تصویر خوبی
میں ہے۔ اور یہ کل کی کل ایک ہی نہیں۔ بلکہ تدریج حقیقت پر مبنی ہے۔ چاہیں۔ مثلاً
کہ اگر کسی شخص پر یہ کہ کسی شخص کو چاہیں۔ تو وہ شہر نہیں۔ اس کی سمت میں جانا چاہیں
سطح پر مختلف سطح پر سطح کو دیکھیں۔ اور دیکھ کر اس کی طرف سے شہر دیکھیں
کہ اس کی سطح پر سطح پر سطح ہے۔ مختلف ہے۔ اور خود ہی کا سطح ہے۔ طبعی نہیں
وہ دیکھ کر دوسری چیزیں نہ ہوں گے۔ چاہیں۔ نہ اس کی سطح پر۔ جب ہی کتاب پر
کسی کی کتاب نہیں کا دیکھ کر چاہیں۔ تو اس وقت دیکھ کر لکھنے کا شہر نہیں ہو گا۔
اور اس کی خود ہی سطح پر سطح ہے۔ اور لکھنے میں ہی طبعی مقام کی سمت میں جانا
ہیں۔ کہ دوسری سطح پر سطح ہے۔ اور طبعی حافظہ کو مشاغل دہشت
ہوتے ہیں۔ چاہیں اور اس کا حافظہ دیکھ کر چاہیں۔ بہر حال یہ دوسری چیزیں
مقام کی نسبت ہوتی ہے۔ جو بہت چیزیں دیکھ کر چاہیں۔ اور دیکھ کر

[illegible]

خط سوا پیر بر علم اوریدہ - اور اولوکی چڑھ کر - اونکی بڑی سے بڑی
 بنائی گئی ہے - ایک نصف النہار سے چھاروی نصف النہار پر آئیے آفتاب کو تنی
 مدت گنتی ہو - اور ایک چھوٹے نمبر آفتاب کو تنی غور گنتی ہے - لاہ اور ملکہ
 کے وقت میں تفرق ہے - لاہ میں جب چھوٹا وقت ہوتا ہے - تو یو یارک میں
 کچھ وقت ہوتا ہے - وغیرہ وغیرہ -

زمین کی سطح تقسیم میں نشانہ انسان کے قاع کی ہے - اور اس کا حال نقشہ
 بخوبی معلوم ہوتا ہے - لیکن اگر زمین کے بڑے بڑے امور اور تعلقات میں نظر رکھیں
 تو اس کے لیے کیا جائے - کیونکہ دنیا کا خاکہ بہت عجیب نقشہ سے معمور نہیں ہوتا -
 جیسا کہ اس سے - تعلیم و تربیت اس سے بڑی معلوم ہوتی ہے - کیونکہ اس کی وجہ بہت
 آسانی سے مل سکتی ہے - یاد رکھو - اس سے جو قوم پر اور نیز گئی اور قوموں پر جب کہ
 جو اس خاصہ عقیدے غلبہ پاتے ہیں - تو اس کے بڑا کام ہوتا ہے - مثلاً اگرہ زمین کو اس
 تاکہ اور کچھ حصہ بچے اور بچہ کا حصہ اور بچہ - پودیں - اور اس کے پتے عقیدے کی
 چونکہ بہت ہی کم - یا میں کہ - اگرہ زمین کو اور کچھ اس سے جلدی - اس وقت
 میں اس کے نئے خیال و زمین گزریں - جتنا غلو و جمع ہی نہایت - بعض غلطیاں
 اور جہاں پہنچی - اور بعض نئی باتیں معلوم ہو جائیں - اس کے خیالی اور حقیقی گروں میں
 مثلاً اگرہ کو وسط رکھیں - اور جنوبی قطب پر ہو - تو اس کے وسیع سطح
 کا تصور اچھی طرح ہو جائیگا - جو اس کے سوا اور طرح نہیں ہوتا - اور نیز یہی بات
 معلوم ہو جائیگی - و خشکی کی دھرت برابر نہیں - اور جنوبی سیریا نری

۱۵۰
بات نظر آئیگی۔ رافضیہ۔ جنوبی لادکیہ۔ پشیا۔ سوسپال کی ریسرچ کی طرح

نکلی ہوئی ہیرت

روزمرہ کے کاروبار سے خبر نہیہ کا تعلق
اس تعلق کے سبب کچھ نئی سرگرمیاں ہیں بہت سہانہ موضوعات ہیں۔ جو غیر دلچسپ نہیں
شوق پیدا کر سکتا ہے۔ اور ہر امر کو دور دورہ دکھا سکتا ہے۔ اس ضمن کے نئی اجابت
پڑا ہوا دیتی ہیں۔ انہیں ایسی مختلف اور دلچسپ مثالیں ملتی ہیں۔ اور کہیں مسیحا نہیں کہیں
دعوتِ اہل و اقارب کا ذکر کرتا ہے۔ جو وہ دراز میں رقعہ ہوتی ہیرت اور جن پر ہر ایک
کی بہبودی و غنت ہوتی ہے۔ اور ان کو نئی نجات کا ذکر کرتا ہے۔ جو دیگر قوموں کے

صرف و نحو

صرف و نحو کی تقسیم کی غرض - صرف و نحو سے صحیح کلام اصول معلوم ہوتا ہے۔ کلام
 عربیہ کے سمجھنے کیلئے صرف و نحو کا جتنا لازمی نہیں۔ کیونکہ یہ بات عادت سے موقوف ہے
 شوق عدسہ - جو کچھ صحیح کلام کو شہادت ہے۔ اور اس کی خصوصیات سے کلام کو
 تہا ہے۔ جتنا کلام درست اور صحیح ہوتا ہے۔ تو اس کو لغوی زبان سے تفہیم
 ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ کلام غیر درست ہوتا ہے۔ اور جو کچھ اس کلام کی لغات و دیگر آگے
 تہا ہے۔ اس کی توجہ اور تفسیر کی جاتی ہے۔ تو اس سے اس کو لغوی زبان کا علم
 حاصل ہو جاتا ہے۔ زبان ہی غرض ہے کہ اظہار کا ذریعہ ہے۔ اور صرف و نحو میں
 زبان کے اصول و قواعد ہوتے ہیں۔ اس زبان پر قدرت حاصل کی گئی ہے صرف و نحو کا سکھنا
 ضروری ہے۔ کیونکہ کلام کو اس سے پہچاننا ہوتا ہے۔ اور کلام کے اجزاء کی پہچان۔ اور اس کو کلمات میں
 دیکھنا چاہئے۔ اگر کلام صرف و نحو کے ذریعہ طبع کو زبان کے ساتھ نہیں لکھا گیا۔
 یہی سہولتی ہے۔ صرف و نحو سے زبان کی صحت و درستی اور اس میں کلام لکھا جاتا ہے۔
 دیگر غرض یہ ہوتی ہے۔ اور جہاں صحیح ہوتی ہے۔ طالب علم اس کو ذرا اظہار میں نہ
 حاصل کرتا ہے۔ اور جہاں غلط ہوتی ہے۔ اس کو اپنے تفسیر میں نہیں دیتا۔ اس لئے
 صرف و نحو کی تقسیم کا نفع دیکھو۔ اس صحیح کلام اصول معلوم ہو جائے۔ اور غائبانہ اس صحیح
 کلام اور کلام نہ ہے۔ صرف و نحو کو مدد دینے پر اس کی ایک وجہ ہے۔ کہ اس کی طبعی
 ذہنی قوت کو ایک خاص شرح کی مشق ہوتی ہے۔ دیگر مفاسد سے شہادت ہے۔ صاحب
 نیا و کتب عربیہ طبع کی ذہنی ترقی قوت ہوتی ہے۔ اور یہ ہوتی ہے۔ اس میں
 مغرب میں جو غرض کی تقسیم نہیں ہوتی۔ نیز۔ کلام۔ کلام۔ اس میں نہیں ہوتا۔ کہ اس کی

عدالت یا لکھناغ رسم نہ ہے - اور یہ ایک شمع کی تجویز ہے - دیگر اجزاء کھلنے کی ہی
 بھی کیفیت ہے - صف نورانیہ اور کی کثرت نہیں ہو سکتی - جن کو انہی انکسوں سے دیکھ
 سکتے ہیں - بعد اسی چیزوں کی جو ہم نہیں دیکھ سکتے - صف نورانیہ میں طبع و امل
 ہی اول تجویز اور لغتور کی مشق ہوتی ہے -

صف نورانیہ کو تین درجہ غیر تقسیم کرتے ہیں -
 پہر درجہ صوف نورانی باقاعدہ تقسیم کی تمہید سمجھا جائے - اور اس کے بعد تیسرا درجہ
 کھلنے کا درجہ اور دوسرا گروہ ہے - اور صفیت ہو جائے -

اول درجہ کا طریقہ تعلیم - ۱ - تیس باکھٹ بنی ہونی چاہئے - اور کھلی
 طاقی بننا چاہئے - یعنی قاعدہ پہلے بنانا چاہئے - بعد میں نوک درخوردہ سے لکھنا چاہئے
 ۲ - ابتدا میں صف نورانی ہونی چاہئے - اور اجزاء کھلنے کے طریقہ سے
 جاسکتے ہیں - کیونکہ کھلنے کے درجہ اور کھلنے کے درجہ اور کھلنے کے درجہ اور کھلنے کے درجہ
 لیکن کھلنے کا چھوٹے سے چھوٹا کھلنے ہوتا ہے - اور کھلنے کے درجہ اور کھلنے کے درجہ اور کھلنے کے درجہ
 چاہئے - اور یہی ابتدا ہی تقسیم کا اصول ہے - اور کھلنے کے درجہ اور کھلنے کے درجہ اور کھلنے کے درجہ
 ۳ - خصوصیات کا اثر اور اصول یہ ہے - زبان کی حرکیں اور نورانی ترکیب کا
 علی معنوں پر مبنی ہونا چاہئے - جب کھلنے کے درجہ اور کھلنے کے درجہ اور کھلنے کے درجہ اور کھلنے کے درجہ

بنانی جاہل

۴ - تنہا ہی جو نورانی جاہل - جب تک کہ - بنانی ہونی چاہئے
 کیونکہ بنانی کے لیے اس اور دلچسپ ہو رہی ہیں

تسلیم کی ترکیب

منو فقو کو حرف کوئی نہ سمجھو لعل لعل کو سمجھنا چاہئے۔ منو فقو نہایت پس

لو۔ آگ جلتی ہے۔ وہ آگ جلتی ہے۔ وہ آگ خوب جلتی ہے

وہ بڑی آگ خوب جلتی ہے۔

این فتوز کے معنی آگ لگنا، آگ دوسرے سے بڑھ کر غورنا چاہئے۔ وہ طلبہ کو
یہ سمجھنا چاہئے۔ منو فقو میں دو خصوصیتیں ہوتی ہیں۔ اول تو وہ دو اجزاء کے ساتھ
ہوتا ہے۔ ایک جزو اول لعل کا کہہ جاتا ہے۔ یا حال بتاتا ہے۔ دوسری خصوصیت
ایک کتب خیال کا اظہار ہوتا ہے۔ مختلف مرکب کے گرد و اجزاء کو علیحدہ علیحدہ
کہتا ہے۔ تو یہی کتب یا خیال کا نہیں ہوتا۔ بلکہ بعد میں اور بہت سی تالیفات بیان
کرتے اور لڑکے دیکھیں۔ بہر حال لڑکے لڑکوں کو تالیفات بتانی چاہیں۔
نوٹ، اول ہی فقرے دو دو اجزاء کے معنی جو مطلقا ہوتے ہیں۔ وہ نہیں بتانی چاہیں۔ جب طلبہ
کو منو فقو کا تصور پہنچاؤں۔ تو رسم اور صرف تصور دلانا چاہئے۔ رسم کا تصور سطح
دلانا چاہئے۔ اول بورڈ پر چند فقرے لکھنے چاہیں۔

۱۔ آدمی جلتا ہے۔ ۲۔ لڑکا دھرتا ہے۔ ۳۔ لڑکے دھرتے ہیں۔

لڑکوں کے چہرے۔ این فتوز میں وہ الفاظ بتاؤ۔ جن سے تخفیر ہوتا ہے۔ اور
کھیر دہنی اور یہ الفاظ چہرے۔ جن سے تخفیر ہوتی ہے۔ منہ، باپ، بھائی۔

۴۔ بپا و ف۔ اور یہ سمجھاؤ۔ وہ سب الفاظ ایک تخفیر کو ہی مراد نہیں کرتے

منہ لڑکے سے مراد نہیں ہوتی۔ جو مراد ہوتی ہے۔ باپ۔ لڑکے

کسی کسی قسم کا تخفیر مراد ہے۔ بہر حال لڑکے الفاظ کے معنی جو مطلق ہوں۔ یعنی بپا و ف

طلبہ اور رسم کی تالیفات پڑھو۔ اور یہ بھی پڑھو۔ وہ رسم کیوں ہیں۔ منہ

لفظ بآؤہ اے۔۔۔ کیونکہ وہ اکثر شخص کی ہوتا ہے۔ جو ایک ایک حکومت
 کرتا ہے۔ لفظ کسب ایک ہے۔۔۔ کیونکہ اس سے وہ منفرد ہے۔ جو زمین
 کی حالت کرتا ہے۔۔۔ ہر شے ایک کسب کے نامی کافی ہے۔ باقی ہم کہ سبق غیر یہ ہونا
 چاہئے۔۔۔ درجہ کعبہ کاغذ اور چیز کے نام کو کہتے ہیں۔۔۔ ہر کے بعد ہم کی توفیق یاد
 کر دینی چاہئے۔

فصل کا سبق۔۔۔ سطح پر آنا ہے۔۔۔ جنہ فقہ بود پر مکتبہ۔۔۔ منہ و نہت اگتہ ہے
 کتا با گرب پر۔۔۔ دوسراں اور ہوتا ہے۔۔۔ ذال طبع سے دن چیز کاغذ کاغذ پر چو۔۔۔
 جہاں کتبہ۔۔۔ اور پر چو۔۔۔ در لقا کیا ذکر ہے۔۔۔ اگتہ۔۔۔ گربنا۔۔۔ اوٹھنا۔۔۔
 یاد کیا کرتے ہیں۔۔۔ ہر طبع سے پہچو۔۔۔ اور ایسے ان ظاہر چو۔۔۔ جن سے کسی چیز کا ذکر
 یا کرتا ہے ہر۔۔۔ منہ بگتہ۔۔۔ کون نہ ہوتا۔۔۔ وغیرہ۔۔۔ اور پر ہوتا۔۔۔ در ایسی ان ظاہر
 منی کہتے ہیں۔۔۔ فصل از منی ایک سبق کے نامی کافی ہے۔۔۔ ہر کے بعد منہ و نہت اور
 اور منہ و نہت اور منہ و نہت ایک ایک سبق ہوتا ہے۔۔۔ اب طبع کو رسم کی مختلف قسم
 شلوں کے ذریعہ طبع کو سمجانی چاہئے۔۔۔ اور ہر ہر ایک متن پر علیہ علیہ سن ہوتا ہے
 دتا گئے ہر ہر چاہئے۔۔۔ جبکہ طبع کو ان امور سے ہر ہر اور ہی وقفت ہوتا ہے
 یعنی اگر دوسر کسی فقہ تباہا جاوے۔۔۔ تو دوسرے فرد تباہا۔۔۔ مگر ان رسم صفت ہے

کون نمبر ہے۔۔۔
 ہر کے بعد میں حرف نیچے چاہئے۔۔۔ اور لفظی سائق شلوں پر ہر ہر کہنی چاہئے جبکہ
 دیکھ کا تصور ہے۔۔۔ تو توفیق یا مطلق بتائی جائے۔۔۔ حرف جابر طبع پر ہر ہر چاہئے

گوں سے ہوتی ہیں ترکیب میراثہ نوید تو کھا خیال رکھنا چاہئے

۱۔ ترکیب ایک صرحد طرز مطابق کرانی چاہئے۔ - دراز ہو سکتی ہیں۔ ایک
نوع خاص کیفیت چند۔ - دوسری صرحد عاید ہو سکتی ہے۔ - دراز ہو سکتی ہے۔

۲۔ ترکیب ہر قسم کی ہے۔ - ہر قسم کی صورت و انداز کا قطعہ ہر قسم کی

۳۔ ادب و ادب۔ - یا ہر ایک صرحد ہر ترکیب کے ساتھ ہر قسم
۴۔ ترکیب کے ساتھ کرانی چاہئے۔ - یعنی سوال و جواب کے بعد طلب علم برابر ترکیب چاہئے۔

۵۔ یہ درجہ ہر سوال و جواب کے بعد لفظوں کے

۶۔ دوسری ترکیب کے خیال نہ کرنا چاہئے۔ - مرقوم کہ ان کا کسی ترتیب کے ترکیب

۷۔ کرانی چاہئے۔ - اکثر یہ ہوتا ہے۔ - ہر ترتیب کے الفاظ کو بڑے یا چھوٹے ہر ترتیب میں

۸۔ دوسری ترتیب کے ترکیب کرانی چاہئے۔ - لیکن ان الفاظ کے منطقی رابطہ کے موافق ترکیب

۹۔ کرنا مناسب ہے + مؤید میراثہ کو یہ لیا چاہئے۔ - دوسری ترکیب چاہئے۔ - تو

۱۰۔ وہ صورت و انداز کے ساتھ ہر قسم کی صورت و انداز کے ساتھ ہر قسم کی

۱۱۔ دوسری ترکیب کے ہر ایک لفظ کی ترکیب کرانی چاہئے۔ - لیکن یہ میں صرف لفظ

۱۲۔ ان الفاظ کی ترکیب کرانی چاہئے۔ - جنمیر کی صورت کی صورت ہے۔ -

مرنے کی کہی۔ اور صندوق پر ہاتھ رکھ کر چلے۔ حروف کی مختلف تصانیع تباہی جانیں۔
 اس کے بعد میر خدیج کی گردن پر وحشت و جمع تذکیر و تانیث۔ تمام ضنانت پرست ہونے
 لگے ہیں۔ میرادل و میر اور سندھ و ذہن کی بیعت ہوئی ہے۔ اور مفرد فقرہ کی
 ناسیت سے طبع بر وقت ہو جائے۔ اور اور کے دو مفردی ذخیرہ کو پہلے سکینے
 اور عقیدہ اور عقیدہ مقربین ذوق موعود ہے۔ کون کون کلمہ فقہہ کی خبر ہو سکتا
 ہے۔ یعنی دونوں حکم کی مختلف تصانیع و وقفیت ہوئی ہے۔ اور برادر غیر سے
 ہر ایک کی مختلف تصانیع و ہر ایک کی تیری تانیث ہے۔ کہ حروف فقہ کی گردن پر
 و تصانیع زمانہ۔ وحشت و جمع۔ تذکیر و تانیث۔ صنیعہ۔ صفحہ کدھ۔ وغیرہ سے وقفیت
 ہوئی ہے۔ جو ترقی جو کہ طبع سکینے۔ اور طبع کو بر قدر قدرت ہوئی ہے۔
 اور ہر ایک کی تانیث و ترقی۔ خود بنا کر۔ اور نیز کتاب میر سے تانیث کر کے۔
 عدادہ طرز تعلیم کے عالی طریق کی وقفیت کے جسکا ذکر اوپر ہو۔ مگر کو سندھ و ذہن
 با تو کھا خیال رکھنا ہے۔ واپس آگئی۔ دیکھو میر طبع علم کو دیکھتی تانیث
 ہے۔ یہی وہ درجہ بدیع ہے۔ یعنی ہر ایک کی تانیث کو سطح تانیث ہے۔ اور دوسری
 بات اور میر سے ہے۔ یہی تکرار تانیث ہے۔ یعنی کافی دفعہ دہرانا ہے۔ یعنی طبع
 و میر اور کھا نفس ہو جائے۔ یہی تعلیم۔ دیکھتی تانیث کی بہت سے تانیث دیکھتی تانیث
 رہ رہ تانیث آئے جو کہ طبع علم نے سکینے ہے۔ اور کو اپنی زبان کی نسبت بہت سے
 رہ تانیث تعلیم کے ذریعہ ہے جو کہ تانیث ہے۔ اور کو میر سے عقیدہ اور ان طریقے
 سے پانچ لکھا ہے۔ اور تانیث سے پانچ لکھا ہے۔

وہ، اصطلاح کا صحیح استعمال۔ ہر ایک اصطلاح کو نہایت ٹھیک اور بہتر انداز میں
منقول کیا گیا ہے۔

شیر (درجہ دوم) کا

درجہ دوم شیر ترکیب کی گئی ہے۔ ترکیب درجہ اول کی جیسی ہے۔ وہ صرف نچر پر
موقوفہ یا محدود ہے۔ ایک لفظ حکمران کی طرف سے ہے۔ وہ ترکیب غرضی۔ فخر کا مختلف
ان کا نام غرضی شوق سمجھا جاتا ہے۔ دیکھنا اور دیکھنے کے وقت سے کوئی حد نہیں ہے۔

لیکن ترکیب کی سب سے پہلی حد مختلف انواع کے وقت ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی ممکن
ہونا چاہیے۔ ہر ایک حد کے اجزاء کی کیا کیا صورت ہو سکتی ہے۔ مثلاً نا عمل رسم
ہی ہو سکتا ہے۔ مجبوراً ان کا ہر ہو سکتا ہے۔ یہ وہ وہی ہے نہ ہونا چاہیے۔

یہ وہ وہی ہے نہ ہونا چاہیے۔ دوزخ میں بھی ہو سکتا ہے۔ یہ طریقہ منقول کی گئی
ہے۔ مثلاً کسی زندہ کے غلے کو مارا۔ یہ وہ وہی ہے نہ ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ
جیسے جاؤ۔ فخر کے مختلف اجزاء کے باہم شوق کی نسبت جو واقعے ہوں۔ وہ کوئی بھی

طریق سے ہونا چاہیے۔ اور ہر ایک حد کے شوق کی گئی ہے۔ یہ وہ طریقہ ہو سکتا ہے
وہ ہر ایک حد کے شوق کی گئی ہے۔ اور ہر ایک حد کے شوق کی گئی ہے۔ لیکن یہ سوال
پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا جو شوق کو بریل دی گئی ہے۔ وہ چھوٹا شوق ہو سکتا ہے۔

یا کہ دوسرے کے برعکس کوئی غلطی ہو۔ زبان زیادہ تر عادت سے حاصل ہوتی ہے
دوسرے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کمال کا دینے کا جو غرض ہے شوق نہیں لگتا ہے
اور اس کا جو غرض ہے شوق نہیں لگتا ہے۔ وہ ہر شوق کی ہوں۔ جو کہ

- معنی -

کھنکھانہ نہیں بنیں، تو کھنکھ خیال رکھنا چاہئے - غرض یاد کا - سانس باریک - طرہ -
غرض کھنکھانہ شکی تاج منہ مرت ان کا کھنکھ ہر پریشانی ہے - ہر کھنکھانہ نہیں منہ صوفیہ غرض
حاصل کی ہیں - ان کا اور حرف کی صورت ہر منہ اور ہر پریشانی ہے - منہ صوفیہ اور ہر پریشانی
۲ - یہ کج گوشت لایا جاتا ہے - ہر ہر خیانت اور ہر کج گوشت کج گوشت - اور ہر کج گوشت
خطا کتابت اور خیانت خود ہر کج گوشت -

۳ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -

۴ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
آسانی اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -

۵ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۶ - یہ طبع اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -

۷ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۸ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۹ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۱۰ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۱۱ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۱۲ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۱۳ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۱۴ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۱۵ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۱۶ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۱۷ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۱۸ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۱۹ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -
۲۰ - ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے - اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -

اور ہر کج مذاق ترقی پاتا ہے -

۱۔ اوستا و خجافہ تہ سیاہ پر لڑکوں کی تسلی و تسکین تھی۔

ب۔ بڑی بڑی جہی بونٹیاں دیوار پر لٹکتی تھیں۔

ج۔ گاہی گاہی سر پر ایک سطر کا بطور نمونہ کے چھپا ہوا ہوتا۔

د۔ علمی و تحقیق کی بھٹیاں۔ (جس سے فائدہ ہوتا ہے کہ یہ نمونہ ہمیشہ طالب علم کی نظر کی طرف متوجہ رہتا ہے۔)

طریقہ۔ (تعمین ایک نمونہ ہے۔) نمونہ ایک چھپا ہوا طریقہ ان الفاظ اور حرفوں کی شکست سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

دستخط۔ (دستخط کسی شخص کے نام پر ہوتا ہے جو کسی شخص کے نام پر لکھتا ہے۔)

دلی سمجھوتہ۔ (دلی سمجھوتہ سمجھوتہ پر لکھی ہوئی ہے۔) طالب علم حرفوں کی شکست کو سمجھ سکتا ہے۔

کیونکہ طالب علم سمجھ سکتا ہے۔ جب کہ وہ ادل حرفوں کے نمونے سے مشابہت نہ کرے۔ اور فائدہ نہ بخائے۔

اس وجہ سے کہ کچھ نمونے ہوتے ہیں۔ مثلاً خط و مستقیم۔ اور دوسرے نمونے بھی ہیں۔

جو نمونہ کسی ترتیب اور خط و نمونہ سے مشابہت

دلی خط مستقیم و عمودی یا افقی۔ (جس سے فائدہ ہوتا ہے۔)

دلی درخت۔ (جس سے فائدہ ہوتا ہے۔) مثلاً دلی درخت۔

دلی نقطہ۔ (جس سے فائدہ ہوتا ہے۔) مثلاً دلی نقطہ۔

دلی درخت۔

دلی درخت۔ (جس سے فائدہ ہوتا ہے۔) مثلاً دلی درخت۔

پڑتا ہے۔ (جس سے فائدہ ہوتا ہے۔) مثلاً پڑتا ہے۔

ہوتا ہے۔ (جس سے فائدہ ہوتا ہے۔) مثلاً ہوتا ہے۔

سیاہ چھپتا ہے۔ (جس سے فائدہ ہوتا ہے۔) مثلاً سیاہ چھپتا ہے۔

حرف کہیں۔ (جس سے فائدہ ہوتا ہے۔) مثلاً حرف کہیں۔

بلکہ پہلے وہ حرف کہیں۔ (جس سے فائدہ ہوتا ہے۔) مثلاً بلکہ پہلے وہ حرف کہیں۔

مشقات پچیدہ سہل ہیں۔ حقیقت ایک حرف میں طبع لکنا نہ آجائے۔ اس کے چور و دہرا نہ
 لکھنے لگیں۔ ایک نو سیریت دیر تک نہ لکھتے ہیں۔ اگر طبع طبیعت پر افسانہ بڑا ہو تو وہ لکھنا نہ دے گا
 ۲، ہر لحاظ نقل کرنا۔ اس لیے علم کی ہر شے کوئی مختلف خط نہ کچھ ہو سکیں۔ جس کی اس
 پابندی کا کوئی نہیں۔ کوئی سطر کافی ہے۔ جس سے لکھتے وقت سطریں ٹھیک ہی نہ آسکیں گی۔
 مدد فرماتے طرز قلم سیاہ پر لکھو۔ کیونکہ قلم سیاہ پر ہر ایک مد کی تفریق بخوبی ہوتی ہے۔ جب
 جماعت الفاظ لکھیں گے۔ تو چھپی ہوئے غور سے بھی چھپی ہوئی کا پتہ لگے گا۔ کام کی آیت ہے۔ لیکن
 ہر ہی قلم سیاہ کا استعمال لازمی ہے۔

دلی ہو جو نقل کرنا۔ لکنا سب غیر اس درناؤں کے کھنا ایک شریعت ہے۔ ہر طبع ہر وقت اس
 رسمیں کا سب سے مشہور وہی برعزت معلوم ہوتے ہیں۔

۱۔ ایک ہی لکھنا شریعت نہیں لکھی۔ ۲۔ طبع غور کی لغت کا شریعت ہی ہر خط
 کی لغت ہے۔ اور مدد کچھ خیال نہیں کرتے۔

۳۔ ایک صفحہ بہت ہی شگفتگی سے کوئی چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کے ایک ہی لکھتے
 لکھتے طبیعت تہا ہوتی ہے۔ دوسرے صفحے کے آخر میں غور کا خیال نہیں کرتے۔ کیونکہ غور جو
 دہرے کی سطر میں ہے۔ اب بہت محار رہتا ہے۔

۴، عقلمند نہ تعلیم۔ مدد ہر ایک نئی سبق میں تفریح اور توجہ دے۔ غور ہر اور غور کے بڑی
 سواد کیا کر۔ جب جماعت لکھ رہی ہو۔ اور مدد غور سیاہ پر کچھ تیار اور لکھنا جاتا ہے۔
 تو مدد کھل جاتا ہے لکھنا بند کیا جائے۔ مدد کو چاہئے کہ غور غلطیوں کو خیال میں رکھے۔
 اور جماعت میں لکھنے کے دوسرے غور سیاہ کے غور کو مدد کرے۔

۱۔ کہنے کا عمل عام ہے - معذرت بہرہ و غیر مل زبان - پھر نا - اور سبنا -

۲۔ کہنے کی کئی طرح ہوتی ہے -

۳۔ زبان و حرف کی مشق - جب امت عامی اچھی طرح سمجھ سکتی ہے - تو اس وقت ہی اس کو

حرف کے مختلف اصوات کا نام دے کر اس کو اس کی صورت میں سمجھا دیا جاتا ہے -

کہنے کی خوبیاں -

۱۔ کہنے میں تین خوبیاں درج ذیل ہیں - آ - صاف گوئی - ب - تازگی - ج - جلدی

۲۔ جلدی اور آسانی سے سمجھا دیا جاتا ہے - ۳۔ خوبصورت اور خوشنویس -

طریق ایسا

۱۔ کہنے کا طریق - کھنکھناتی ہو کر کہنا -

۲۔ کہنے کا طریق - یعنی فطرت سے کہنا -

۳۔ کہنے کا طریق - جو کہ فطرت سے کہنا - اور جو کہ فطرت سے کہنا -

۴۔ کہنے کا طریق - جو کہ فطرت سے کہنا - اور جو کہ فطرت سے کہنا -

۵۔ کہنے کا طریق - جو کہ فطرت سے کہنا - اور جو کہ فطرت سے کہنا -

خوبصورتی کا سبب

۱۔ کہنے کا طریق - جو کہ فطرت سے کہنا - اور جو کہ فطرت سے کہنا -

۲۔ کہنے کا طریق - جو کہ فطرت سے کہنا - اور جو کہ فطرت سے کہنا -

۳۔ کہنے کا طریق - جو کہ فطرت سے کہنا - اور جو کہ فطرت سے کہنا -

۴۔ کہنے کا طریق - جو کہ فطرت سے کہنا - اور جو کہ فطرت سے کہنا -

۵۔ کہنے کا طریق - جو کہ فطرت سے کہنا - اور جو کہ فطرت سے کہنا -

دیکھنے کا بہت بڑا موقع ہے۔ اگرچہ یہ نسبت بہتر ہے تو بھی ہے۔ لیکن بار بار پڑھنے سے
 وہ دیکھنے والوں میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگرچہ یہ ہے۔ اور یہی کتاب کے علاوہ طلبہ کو
 اور کتابوں کے پڑھنے کی ترغیب دلائے۔ یہ قلم کی مشق کے فوائد اور فوائد سے بڑا ہو چکا ہے۔
 علاوہ بہت بڑے طلبہ کو قطع و نشر کے عموماً مفید حفظ یاد رکھنے کا بہتر۔ یہ وقت
 غور کے طور پر طلبہ کے ذہن میں رہتا ہے۔ اور انشاء پر دینی پر الگ ہوا اثر ہوتا ہے۔ یہ بہت
 وقت فزوں اور معنوی تجزی سے بھی انشاء پر دینی پر بڑی سہولتی ہے۔ فقوئی تجزی
 سے طلبہ کو جہوں مختلف اقسام کی کیفیت ہوجاتی ہے۔ وہاں اور مطالعہ کی مدد سے
 ہوجاتی ہے۔ معنوی تجزی سے خیالات کی ترتیب صاف منظم ہوجاتی ہے۔

مختلف مقامات کی انشاء پر دینی کی مشق کے جو معنی لکھ رہے ہوتے ہیں۔
 وہ وہیں صحت زبان کی صحت اور طرز دینی مشق ہوتی ہے۔
 یہ جسمیں زبان اور خیالات اور نو کی مشق ہوتی ہے۔

لیکن یاد رہے۔ یہ مشق کی اور جتنے زیادہ ذہن میں دنیا چاہے۔ مشق سے صحت اور وقت
 حاصل ہوتا ہے۔ اور بہت بڑی عموماً غور موجود ہے۔ یہ مشق سے طلبہ کو زیادہ ملے گا۔
 اور نو لکھنے آجائے گا۔ نقصان نہ ہو جائے گا۔ اور جو کچھ ہو جائے گا۔ لیکن یہاں کا وہ
 کد کا مرہ نہیں ہوتا۔ جو انشاء پر دینی کا غرض ہے۔ یہ صحت اور کتاب کا حال

ہو سکتا ہے۔ طرز حکم کی مشق
 دینی ہی بڑی مشہور ہے۔ وہ صحت کوئی قلم کو وقت تو دینی اور دینی طلبہ سے
 مفید بنائے جو مشق کر دینی جاتی ہے۔
 نو۔ وہ خوب انشاء پر دینی کی غرض سے سکھائی جائے۔

میں دیکھتا ہوں۔ اور کہ دوسرے جہات میں ہیں۔ اور یہی وقت طبعی صورتوں
 ترکیب کو کثرت فرماتے ہیں۔ اور یہی اور مندرجہ ذیل کی خاطر ہے۔
 وہ عبارت آتے اور جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی آتے کہو۔ تو بتا دے۔ اگر وہ
 میرے کسی وقت جانی ہو۔ تو کوئی نظر و نظر کا بچہ ہو۔ اور کہتا ہے۔
 میں غلطیوں کی اصلاح بات عامہ طور پر جانتے ہیں۔ مندرجہ ذیل طریق ایسا ہے۔
 جب طبعی کتب ہیں۔ اور کتابیں بدل ہیں۔ تو دیکھ کر جانتے ہیں۔ ہر ایک کا ہی نتیجہ ہے
 ۲۔ اور عبارت کو بہت سے نسبت میں جانتے ہیں۔ جن غلطیوں کی طرف
 احتمال ہے۔ اور کہتا ہے۔ مختلف متع کی غلطیوں کی طرف مختلف متع کی طرف
 متور کرنے کا ہے۔ مثلاً اس کی غلطیوں کی طرف متع ہے۔ عامہ و غیر کی غلطیوں کی طرف
 عمومی قضا۔ اور صرف کوئی غلطی کو سب سے قرب کی علت۔ اور جو دوسرے ان کا ہے
 ہی سب سے قضا ہے۔ مختلف متع کی غلطیوں کو گن کر دوسری تہذیب کی ہے
 بڑی بڑی غلطیوں کی اصلاح ہو رہی ہے۔ مثلاً یہ غلطیاں ایک خاص تہذیب
 سے زیادہ ہوں۔ تو طبعی کتب عبارت گہرے لکھنے والی ہے۔ اور صرف
 غلطیوں کو کثرت دینا ہے۔ جو عبارت اس کے طور پر ہے۔ وہ طبعی کتب کو
 کمزور ہونی چاہیے۔ جو صرف کتب میں نقل کرنا ہی کافی ہوتا ہے۔ یہ اس کی
 نہایت آسان صورت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر کی کثرت ہے۔ اور یہ طبعی کتب پر ہے
 اور صرف اس کے ذریعہ ہی ہے۔ یہی ہے جو کیفیت عامہ کی ہے۔ اور اس کی
 فقر کو اس طرح صفائی کے ساتھ دلو۔ اور طبعی کتب سمجھ جائیں۔ اور یہ ہیں

جماعت کی سرحد و دیوار میں چوڑے چوڑے قنوار کے دیوے - جس کے پایہ و دیوار ایک ہی نہیں رہتا
نکھڑیسی کی گھانٹے نہیں رہے - ڈر ہڈی اکٹرا کر چاٹے - طبعی طبع کے بہت سے اور غلطیوں کی گھانٹے
طریقہ پرستوں کو - تو اچھا ہے - اور اعلیٰ نکھڑیسی کی ضرورت نہیں -
ہندو مت کے اوصاف و صفات ہندو مت کے

اِس کی سی جو بڑی منجھب ہیں۔ وہ ترجمہ یا ایک عبارت کو بدل کر دوسری عبارت میں لے آئے ہوں تو کسی
 کسی مقدمہ یا کتابی نوٹ سے شروع کر دوں کہ علیحدہ سے لکھنا افسوسناک ہے یہی شمع کی شمع سے داخل ہے۔
 یا کسی عبارت کا خلاصہ کرنا۔ بہل ایک عبارت کو بدل کر دوسری عبارت میں لکھ دیا جائے۔ تو صرف
 وہ الفاظ کا بہت ہی کافی ہنریج۔ جو اگر کو پہلے دوسری عبارت میں لکھ جائے۔ رضایت
 وہ کہ وہی ہیں۔ اور لکھنا سب میں فرق نہ لکے۔ اور یہ صرف اور وقت ہوتا ہے۔
 کہ طالب علم عبارت کو بخوبی سمجھ جائے۔ اور اگر تو مدرسہ کلام پر پتھر سے حاضر ہے۔

ترجمہ ہی بروقت نہ کیا جی طرح نہیں ہر گز - کردہ نوز باؤنسی اچھی طرح فرقت نہ ہو۔
مضون نویسی کا ساتھ طبع کو خطوط ادب جی لکھنی کی بھی متفق کرانی چاہئے۔ سبب مغفرت نویسی
کہ متفق سے بھی مندرجہ ذیل کو کہ خیال رکھنا چاہئے۔

کہ منتق سے سب مسندِ ذہب کوہ خیال رکھنا چاہئے۔ -
 دماغ پر مضمون لکھنے کی ادھرت موزرنا چاہئے۔ - جب طبیب کو زبان کے لکھنے اور ڈپٹمنٹ کی
 اچھی طرح مہارت ہو جائے۔ - مضمون نویسی کی آسان صورت یہ ہو سکتی ہے۔ - و طبیب کو کوئی مضمون
 بتا دیا جائے۔ - اور کیا جائے۔ - و طبیب کو کہ لاؤ۔ - اور پھر اور کو رسد میں لکھوایا جائے۔

۲۔ مضمون عام فہم اور علمی دستور اور کے مطابق ہونا چاہئے۔ دولہے مضمین مضمون پر چار

جنید اور نورت سمندر اور رتِ مفید ہے کا نام لیا پھر۔ لیکن یہی مصحف علی سومرو بہرہ ہے
ہن چاہئے۔

وہی درود کی پڑائی کے متعلق مضامین پیکر دیا جائیں۔ نوں رنگ پڑ
وہی مضمون لکھنے سے پہلے طبع کو کس قدر مدد دینی چاہئے۔ - شوق کس ترنیت لکھنا چاہئے۔ - کس کن یا توں پڑ
نہیادہ نزد دنیا چاہئے۔ - ایسی باتوں پر مضمون لکھو گے۔ - کہ جس کی وجہ سے نہ ہو۔ - اور جو طبع کی استعداد
سے باہر ہوں۔ - سو میں نہیں دیتا۔ -

(۱) اول تو کہیں ہی آواز نہ ملے گا۔ مگر اگر کسی نے کچھ غلط کر لیا ہے۔ مثلاً بڑا منہ دے کر۔

ث - س - ص - ح - ه - ق - ط - ی - ر - ز - ن
 دی بھارت بمصر وں بڑے نہیں جاتے۔ شہد و شہرہ خود - جہیز و زہنت
 ال جیہ نظام الدین ہے اور آصرت فری ان طر سینگہ بالکل

یہی معجزانہ سبب ہے بقوتِ معجزِ حق کی جبہ و گیسو حق کی آؤں پر ہے تیرے جسے
عیسے - مولے - قرظعلی - حجۃ - زکوت - صورت - دین شمس

بچہ نہ زندگی کی حالت پر موقوف ہے۔ نہ مرگن کی حالت پر۔ ہر اور میں ٹھہرا۔ اور ہر کن ایک
دور سے ملتی ہے۔ جو مختصر اچھا عمر بنو اور موتا ہے۔ تو دوسرے باجی کی شہریت ہے

جب کسی لفظ کے حریف میں مشابہت ہو جائے۔ تو اس کو لکھ دینا چاہئے۔ کہ وہ لکھ دینا چاہئے۔

اسات پر درازی

زبانانی سے ہی دراز نہیں کہ کسی عبادت کو سمجھنے پر نہ ہوگی مبادت ہو جائے۔ بعد از ان کے درازی
 اپنی خدایت کوئی ہر گز نہ ہوگی بلکہ ہی ہو جائے۔ یہ درازی نہیں کہ کسی عبادت کو سمجھنے پر نہ ہوگی
 لانے شروع نہیں کہ کسی زبان کو عزت یا تقدیر پر نہ ہوگی بلکہ ہی ہو جائے۔ یہ درازی نہیں کہ کسی عبادت کو سمجھنے پر نہ ہوگی
 خود سے مشاہدہ کن۔ حافظہ کا پر درازی ہو جائے۔ مختلف الفاظ اور طرز عبادت سے کہ اپنی
 مطلب کی طرز مناسب لفظ یا طرز عبادت کے تحت باریکی کا طبیعت ہے۔

تقریری اسات پر درازی

طالب علم کو بتاؤ کہ اس پر درازی تقریری طرز پر ہو سکتی ہے۔ اور اس پر درازی جو عبادت
 ہو جائے گی۔ یہ سمجھنا کہ اس طرز پر اسات پر درازی ہو سکتی ہے۔ یہ سمجھنا کہ اس طرز پر اسات پر درازی
 ہر طرز سے ہو سکتی ہے۔ وہ خود کی تعلیم سے ہی مشق سے ہے۔
 ہر گز کہ طلبہ بن کر نہ ہوں۔ کہ یہاں نہ ہوں۔ سوال پوچھا ہے۔ جو اسات تصوف
 کرتا ہے۔ مشکل ان کی توجہ کرتا ہے۔ گفتگو کرتا ہے۔ خود بخود میر خود ہر سے
 دن تک طلبہ کی عزت بنا کر ہر اذن ہوتا ہے۔ اگر ہر ہر وقت چھوٹ و فصیح طرز کا
 رہتا ہے۔ تو اس سے طلبہ کی عزت بنا کر ہر اذن ہوتا ہے۔ ہر گز نہ ہوتا ہے۔
 ہر مضمین ہر نہایت سوال و جواب ہی نہیں ہر چاہیے۔ بلکہ ہر گز کہ اسات طلبہ سے ہی طلبہ
 ہر گز نہ ہوتا ہے۔ تاکہ اس کے سامنے اسات کے سامنے نہ ہو۔ اگر ہر گز نہ ہوتا ہے۔
 یا مسلمان کی عزت کسی خاص مضمون کے ہی ہوتی ہے۔ بلکہ زبانانی کی تعلیم کو ہی بہت
 ضروری ہے۔ جو ہر طلبہ اپنی سوائے کا جواب لیتا ہے۔ خود اسات کو اپنی خدایت
 کچھ ظاہر کر کے عبادت کرتا ہے۔ یہی سب سے بڑا کام ہے کہ اسات کو جواب دیتے ہیں۔

وہ جو بہترین کرتے۔ سبک جو اپنی طرف سے رو کر کے چھوڑتی ہیں۔ اور جتنا تک ممکن
 ہوتا ہے۔ جنہی ان ظاہر سے کمال دیتے ہیں۔ یہی خیال ہر معنی میں جو بہترین ہوگا۔
 مسکوک چاہئے۔ اور اسکا خیال رکھی۔ اور طبعی طور پر یہ یا تو ہے جو بہترین کی حالت
 نہ پیدا ہو۔ البتہ اگر کہ سوائے درجہ بدرجہ متکامل ہو جائیں۔ البتہ یہی غلطی جو بہترین
 اکتفا کرنی چاہئے۔ لیکن اگر وہ درجہ اسکی جو بہترین چاہیں۔ یہ میں خدائے پاک کا مجموعہ
 یا عبادت ہے۔ جتنے اہل علم و دین کی جامعہ میں طبع کے جو بہترین ہوتے۔ چاہیں۔ جنہیں بہت
 سی عبادت ہو۔ اور ان کے سوال ہی سے طبع درجہ بدرجہ با ترتیب ہو جائیں۔
 انشاء پروری کے سبب سے یہی خاص نتیجہ ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن بہت نہیں۔ اول تو یہی نہیں طبع
 جو غلطی کریں۔ مسکوک کو اسکی اصلاح کرنی چاہئے۔ اور جتنا تک ہو سکے۔ غلطی کی وجہ سمجھانی
 چاہئے۔ وہاں صرف خود کی تعلیم ماننے کو زبان کے صحیح طرز سے وضاحت ہوتی ہے۔

کوئی نہ تھا پروری کی کتب فرم

انشاء پروری کوئی طور پر روشنی سکھائی جاسکتی ہے۔ یہی طبع کو تقریری طور پر سیکھنا سکتا
 ہو جاتی ہے۔ عام طور پر یہ سیکھنا بہت سہل ہے۔ اور طبع کو عام طور پر انشاء پروری سکھائی
 جاتی ہے۔ البتہ یہی غور۔ بہت مشق کے ذریعہ ہر بات میں عام طور پر سکھائی ہیں۔ خیالات ترتیب
 سمجھنا یہی صحیح ترتیب صحیح تقریری طرح سے تعلیم سے آتی ہے۔ اگر یہ لکھائی ظاہر میں نہیں
 رکھی جاتا۔ طبع کے سامنے طرز عمل کی عموماً نمایاں پیش ہوتی چاہئے۔ تاکہ انکی آگاہی
 عملوں کی صحیح تعلیم سے نہ ہو جائے۔ اور انکی کامیابی زبان کے عادی اور لب لہجہ سے
 نہ ہو جائیں۔ طبع کو ان فوٹوں اور عادیوں کے علاوہ جو انکی کتاب میں ہوتے ہیں
 یہی بہترین ہے۔ وہ لکھائی میں لغت ہو جاتی ہیں۔ اور فوٹوں کے عادی

درست طہ ہے۔ کہ صبح جو آنکھ کی حالت پر موقوف ہے۔ پڑھنا اور بھی کر نہیں سکتا یہ ہے۔
کہ غیر سہی میں تو اندر اسے کل کا خیال کرتا ہے۔ اور بھی کر نہیں سکتا یہ ہے۔
بہر سکتا نہیں کہ جسے کام لیتا ہے۔ نہ کہ کان ہے۔ بچوں کی توجہ ان خام کی صورت کی طرف
جائے مگر نہ ہے۔ اور دوسرے صورتیں بڑی چابکیر۔ نہ کہ ان خام کے صورت گہوٹ گہوٹ کر
بہرے پاؤں چاہیں۔ میں بھی سکتا نہیں کہ نہ کہ کام لیتا ہے۔ اور انکوں کو اس بات کی
حاکمہ کرنی چاہئے۔ کہ نظروں کو خوب غور سے دیکھا کریں۔ اور اگر ان خام کو دوسری شکل چاہئے
ان خام کے غلط ہر سکتا ہے۔ کہ اگر ان خام کی صورت نہیں ہے۔ کیونکہ ان خام کے غلط ہر کو بار بار دیکھ کر
تو غلط صورتیں انکے ذہن میں بیٹھ جاتی ہیں۔ اور بھی جو غیر انکو مشہور چاہیگا۔ نہ باندنی
کہ سب غیر طبع کو سب سے بہتر آجاتا ہے۔ کیونکہ ان خام کی صورت ہے۔ نہ باندنی انکے
انکے ہی کو بہت پسند ہے۔ کیونکہ نہ باندنی کے سب غیر طبع کو ان خام کی صورتیں چاہئے کہ

مٹی مرقہ نہیں بنتا۔
 رن زباندانی کے سبق سرگ۔ کچرہ ہے جو جسے طبعہ کو ایک نظر سبق و کچرہ مٹی کی مصلحت و بجا
 توصیف الفاظ اوزن کا نظر سے نرہ جیگر۔ طبعہ کو چاہئے۔ کہ مشق الفاظ کو کچرہ مٹی میں
 اور جب لب علم ایک فتورہ برہم ہے۔ تو سر کو چاہئے۔ اس سے مشق الفاظ کو کچرہ مٹی
 اور یہ عادت ڈالے۔ کہ طالب علم جب پٹ پٹ پٹ پٹ۔ جو لفظ طبعہ کو نہ آتے ہوں۔ مگر
 کو چاہئے۔ ارتقا و رد و کچرہ مٹی۔ اور کچرہ مٹی کا سبق یہ اوزن کو کچرہ مٹی۔ اور کچرہ مٹی
 میں طالب علم کو لفظ کے چرہ تباہ مکیں۔ تو یہ کہ چاہئے۔ اور یہ غور سے مکیں۔ زباندانی
 کے سبق میں جو کچرہ مٹی تباہ مکیں۔ اور کچرہ مٹی تباہ مکیں۔

یہ سچوں کی تائید و تقییم مدبر میں نہیں ہوتی - باقاعہ تقییم کو فستون تو رکھنا خیال

کہنا چاہیے۔ جو ان ظالموں کے شوق میں شہد لفظی و غیر
 لفظی ہیں۔ ان کو نہ تو خود کو ذرا پسند کیا جاوے۔ کہ قاعدہ ان کا کشتہ ہر سال
 ہی نکالتا ہے۔ ہر سال ان کی تعلیم طلبہ کو دینا شروع کر دیتی ہے۔ لیکن جو طلبہ
 فقیر اور غریب تھے وہاں چاہے۔ اور میں یہ خیال کرتا ہوں کہ طلبہ بہت کم ہوں گے
 جو وہاں نہ گریں۔ جو وہاں نہ گریں یہ بہت کم ہوں گے۔ اور وہ طلبہ جو غریب ہوں گے

ہوں۔ یہی طریقہ ہے۔
 وہ ایک۔ یہ وہ تو ایسی مسکن ہے۔ اس میں یہ دیکھتی ہیں کہ طلبہ کو ان خانے
 میں بھیج دیتے ہیں۔ یہ خیال غلط ہے۔ کہ ان کو ذرا بھیج دیتے ہیں۔
 وہ اس وقت تک بکھڑاں چاہے۔ جب کہ طلبہ کو کسب و کار کے لیے بھیج دیتے ہیں۔ اگر ان کو
 بھیج دیتے ہیں۔ تو وہ غلط بھیج دیتے ہیں۔ جب ان کو خیال ہو جائے۔ کہ یہ بھیج دیتے ہیں۔ یا ان کو دوسری

فتنہ کر رہے۔ کہ شہر کے لیے
 وہ ایک طلبہ جو غریبوں کو دے گا۔ ان کو کبھی بھیج دیتے ہیں۔ یا ان کو دوسری
 جن ان ظالم طلبہ غریبوں کو دے گا۔ ان کو کبھی نہ دے گا۔ یا ان کو دوسری
 کو خود پر ان کو دے گا۔ ان کو کبھی نہ دے گا۔ یا ان کو دوسری
 زنجیر ہر روز ان کو کبھی نہ دے گا۔ یا ان کو دوسری
 میں بہت سے محسوس ہیں۔ ان کو کبھی نہ دے گا۔ یا ان کو دوسری
 میں ان کو دے گا۔ ان کو کبھی نہ دے گا۔ یا ان کو دوسری
 باغ۔ یہ بہت پہلے دینا ہی تھا۔

وہ گہرے انیشت پر زری و فیو کے متعلق جو کہا دیا جاتا ہے۔ اور کو امتیاز دے دینا چاہیے
 ہر صبح ہی اس قدر ادا کا کرہ ہوتا ہے۔

اور کتب کی نسبت زیادہ
 دلی بغیرت چھوڑ کر کتب پر ہی اوروں کی عبادت کو بڑھ کر سنا دینا چاہیے۔ ہر روز کو بہت
 مجبور سفر کا خیال ہے۔ اور کتب پر کتنی کوشش ہے۔

دلی اوروں کی عبادت کو چھوڑ کر طبیعت کی رستہ کو بھرنے کو چاہیے۔
 وہی اور کتب پر ہی دیکھو۔ اور طبیعت پر ہی رہنا چاہیے۔ یعنی کتب کا سنا ہر روز چاہیے۔
 دلی اور دوسرے شاعر۔ کہیں کتب پر ہی رہنا چاہیے۔ ہر روز کتب کا سنا۔ تاکہ

طبیعت کو بھرنے کا فیصلہ کر لیا جائے۔
 دلی اور دوسرے شاعر کہ کتب پر ہی رہنا چاہیے۔ تاکہ کتب پر ہی رہنا چاہیے۔

وہ طبیعت کا سنا اور کتب پر ہی رہنا چاہیے۔

دلی اور کتب پر ہی رہنا چاہیے۔ اور غلطیاں چھوڑ کر رہنا چاہیے۔

دلی اور کتب پر ہی رہنا چاہیے۔ اور کتب پر ہی رہنا چاہیے۔ اور کتب پر ہی رہنا چاہیے۔

کتاب پر طبیعت کے بیرون پہنچنا چاہیے۔ اور کتب پر ہی رہنا چاہیے۔ اور کتب پر ہی رہنا چاہیے۔

کتاب پر ہی رہنا چاہیے۔ اور کتب پر ہی رہنا چاہیے۔ اور کتب پر ہی رہنا چاہیے۔

تو کتب کا سنا اور کتب پر ہی رہنا چاہیے۔

غلطیوں کی اصلاح

کتاب پر ہی رہنا چاہیے۔ اور کتب پر ہی رہنا چاہیے۔ اور کتب پر ہی رہنا چاہیے۔

درج کی ہے۔ یہ عبادت میں طبیعت کی ترقی ہو۔ تو ہی طریق بتا چاہیے۔ لیکن

ہر ایک کی کاپی علیحدہ علیحدہ دیتے اور غلطیوں کی اصلاح کی سہولت کافی وقت نہیں

اس کے بعد سے سوینی پرتی - مندرجہ ذیل میں لکھا گیا -

دہلی کاپریں یا سلیشوں کا بہن - جیب کی لب علم کے بغیر - تو دیکھو کھڑا - اور کاپی

دہلی اب ڈرائی کی عبادت کو دیکھو یہ کاپی - تو دیکھو علم کے ساتھ کاپی - تاہم کو دیکھو

کتاب علم غلطیاں - یا بہار - کتب خود عدت کو دیکھو جادو - اور مشق

بہار جادو - اور علم غلطیوں پر نشان کرتے جائیں -

یہ جیب غلطیوں پر نشان لگا دیکھو - تو کاپیاں پر بروایتی جائیں

اب دیکھو کہ جیب - کہ عبادت میں ہر کساری کاپیوں پر لفظ مارا - اور خبر

اونچی کاپیوں پر زیادہ توجہ دینی چاہیے - اور جیب کی لب علم کے کوئی شکایت ہو -

وہ ہی سنتی جا رہے -

دہلی دیکھو کہ کاپیوں کی اصلاح - اور کتب علم کے ایک دو تین

غلطیاں ہیں - اور وقت ہر ایک کی لب علم کو دیکھو کہ کاپیوں کی اصلاح -

اور دیکھو کہ کاپیوں پر کتب جادو - کتب جو غلطیاں ہیں کہ کاپیوں پر

کتاب جادو -

کتاب جادو -

کتاب جادو -

کتاب جادو -

فقط یہ جس نے سکول کھلا ہے۔ ۲۳۔ ستمبر ۱۸۹۵ء

مگر کسی نے دستِ دھبہ کو لوٹا دیا ہے۔

منزل

محببتِ انسانی کا یہ جلا پونا بہت ہے - اگر کلکتہ حشرِ شب بھی نہ ہوتا وہ عذابِ محبت ہے -
اسی فنِ آفرین سے موی نہ رنگی ظاہر - خدا جانے سبب اسکا ہے کہوں رکھا نہ جانِ محبت ہے -
ظاہرِ محبت کو تو سنسن کی لہو لہوی - کہ جس وقت ہو رہی تو نہ رہے - محبت ہے -
سببِ وہی موی وہ دشمن ہوا جو دشمنی کا ہے - کہ جس - کہ وہ با مصنف نے ایسے نہ جانِ محبت ہے -
کہ جس کی کوہِ کمی کا لہو لہوی صابِ لبی بین - کہیں اور نہ مل میں کھال ہو وہ بد کھال ہے -

[illegible]

۱۰۱ - ۱۰۲ -

• ۱۰۰ •

100

2012

10

2000

1-5

12-2-1

سنة ١٢٩٠

میں نے

5.5)

—

[Signature]

22

۱۰۰ -

[illegible]

- ٢٢٠ -

۱۸۸۸

۱۰۰

1

16570 42

24/11/2021

100

100 (a)

10

...

100

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 84

F-27 (1)

۱۱۲۶ (۷۱)

10

19

10)

د

210 111

9. *Handwritten signature*

10

11/1/11

۱۰۰

Source: U.S. Census Bureau, *Marriage, Divorce, Remarriage in the 1990s* (Washington, D.C.: U.S. Government Printing Office, 1996), p. 10.

۱۰۰ (۱۰۰)

۱۰۱ (۱۰۱)

۱۰۲ (۱۰۲)

۱۰۳ (۱۰۳)

۱۰۴ (۱۰۴)

۱۰۵ (۱۰۵)

۱۰۶ (۱۰۶)

۱۰۷ (۱۰۷)

۱۰۸ (۱۰۸)

۱۰۹ (۱۰۹)

۱۱۰ (۱۱۰)

۱۱۱ (۱۱۱)

۱۱۲ (۱۱۲)

۱۱۳ (۱۱۳)

۱۱۴ (۱۱۴)

۱۱۵ (۱۱۵)

۱۱۶ (۱۱۶)

۱۱۷ (۱۱۷)

۱۱۸ (۱۱۸)

۱۱۹ (۱۱۹)

۱۲۰ (۱۲۰)

۱۰۰ (۱۰۰)

۱۰۱ (۱۰۱)

۱۰۲ (۱۰۲)

۱۰۳ (۱۰۳)

۱۰۴ (۱۰۴)

۱۰۵ (۱۰۵)

۱۰۶ (۱۰۶)

۱۰۷ (۱۰۷)

۱۰۸ (۱۰۸)

۱۰۹ (۱۰۹)

۱۱۰ (۱۱۰)

۱۱۱ (۱۱۱)

۱۱۲ (۱۱۲)

۱۱۳ (۱۱۳)

۱۱۴ (۱۱۴)

۱۱۵ (۱۱۵)

۱۱۶ (۱۱۶)

